اوم
سمتا آپار شکتی

سرب آدھار

سربہمبر ستنیمر

# "رہنمائے معرفت"

ارتھات

شری ستگوردیو مہاراج منگت رام جی
دوارہ جگیاسوؤں کے پرشنوں کے اُتر


پرکاشک :

"سمتا درپن" سمتا یوگ آشرم نرائنہ۔ نئی دہلی ۲۸

دوسری بار ۱۱۰۰ سنہ ۱۹۷۴ء

مہاں منتر

اوم

پرہم ستیم نرنکار اجنما ادوّیت
پُرکھا۔ سرِب ویاپک، کلیان
مُورت پرمیشورائے
نمستنگ

# منگلا چرن

نارائن پد بند بھٹے تاپ تین ہوئے دُور
نمو نمو نت چرن کو جو سرب آدھار حضُور

ہردے سمرو نام کو نت چرنی کرو ڈنڈوت
ست شردھا سے پُوجئے رکھ ستگُور کی اوٹ

دُبدھا مٹے منگل ہوئے جو چرن کنول چت دھار
رِدھ سِدھ آدے گھر ماہیں پاویں رہے جے کار

ساچا مٹھا کر سرب سمرا اتھا اپرم شکت اپار
منگت کیجے بندنا نت چرنی بلہار

ست مارگ سوجھی ملی تن من بھیّا نہال
گون مٹی سنسار کی ستگُور ملے دیال

بار بار کروں بندنا ستگور چرنی ماہیں
منگت ستگور بھینٹ سے پھیر گربھ نہیں آئیں

# دو شبد

ستگورو منگت رام جی مہاراج کے سمپرک میں کئی لوگ آئے۔ ان میں گاؤں اور شہروں
کے ودوان اور ان پڑھ سماج کے سبھی درگوں کی جنتا تھی۔ انہوں نے مہاراج جی سے کئی پرکار کے
پرشن پوچھے اور اپنی شنکاؤں کا سمادھان پراپت کیا۔ کچھ پرشن تو پرچلت سماجک ریتی رواج
پہ تھے۔ کچھ آتمک اُنتی کے سادھنوں پر تھے اور کئی ایک ادھیاتم واد کی گوڑھ گتھیوں سے
سمبندھت تھے۔ ادھک تر پرشن اور اُتر ایسے ہی تھے جن کا کوئی ریکارڈ نہ رکھا گیا لیکن
کچھ ایسے تھے جو پتر ویوہار میں آئے یا کہیں کہیں کسی جگیاسو سجن نے اپنے سنشے نورتی
کے ساتھ ساتھ یا سننے کے اُپرانت انہیں قلمبند کر لیا۔ ایسے پرشن اور اُتروں کا سنگرہ
پستک کے روپ میں جنتا کی سیوا میں پہلے بھی پیش کیا جا چکا ہے لیکن اردو خواندہ لوگوں کی
مانگ پر اس پستک کو ایک بار پھر نیا روپ دے کر شائع کیا جا رہا ہے۔ آشا ہے جگیاسو
سجن "رہنمائے معرفت" کی نئی ترتیب کو نہ صرف پسند ہی کریں گے بلکہ اپنے سنشے نورتی
میں ایسے بڑا سہائک پائیں گے۔ ہندی بھاشا کے پریمیوں کے لئے یہ پستک
"سمتا گیان دیپک" کے نام سے پہلے ہی شائع کی جا چکی ہے۔ اُتروں کی بھاشا کیول اُن
جگیاسوؤں کی ہے جنہوں نے ان کو قلمبند کر لیا تھا۔ بھاؤ شری مہاراج منگت رام جی کے ہیں۔
یہ پستک "رہنمائے معرفت" ارتھات معرفت کے رازوں کو وا کرنے والی گیان کا لاثانی
خزانہ ہے جس میں جیون کی سادھارن دن چریا سے لیکر ادھیاتم مارگ کے نہایت مخفی رازوں
پر بالکل آسان اور با سمجھ بھاشا میں پرکاش ڈالا گیا ہے۔ اس سے انیک سنشے نورت
ہوتے ہیں اور ست مارگ کی جانکاری ملتی ہے۔ پرشن کو پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ ست پرش
خود ہمارے انگ سنگ کھڑے ہو کر ویوہارک کٹھنائیوں کو حل کرنے کے لئے ہمارا مارگ درشن کر
رہے ہیں۔ آشا ہے کہ نشکام گیان کے ابھیلاشی اور ادھیاتم پد کے نامی سجن "رہنمائے معرفت"
کے [illegible] "ستنام [illegible]"

# یوگیراج مہاتما منگت رام جی

## کا

# سنکھشپت جیون پریچے

پوجیہ پاد شری ستگورو دیو مہاتما منگت رام جی ورتمان یُگ کے جنم سِدھ ست پُرش ہوئے ہیں۔ آپ کا جنم منگلوار بروز ۹ مگھر سمت ۱۹۶۰ تدانوسار ۲۴ نومبر ۱۹۰۳ء کو شبھ ستھان گنگوٹھیاں براہمناں ضلع راولپنڈی (پاکستان) کے ایک کلین براہمن پریوار میں ہُوا۔ آپ بال برہمچاری، پُورن یوگی، پرم تیاگی، پرم نشٹھ آتم درشی مہاپُرش تھے۔

آپ بچپن سے ہی سِدھ پرش تھے اور آپ میں "ستیہ پرگیہ" کے سارے لکشن پُورن رُوپ سے گھٹتے تھے۔ تیرہ ورش کی چھوٹی آیو میں آتم ساکھشاتکار کر لینے کے پشچات آپ سانسارک پرانیوں کا اُودھار کرتے رہے۔ دیش اور کال کے انوسار جہاں کہیں بھی آپ نے دھرم کی مریادہ کو بھنگ ہوتے دیکھا تھا سماجک نیموں کے پالن میں ترُٹی پائی وہاں پر ہی دھرم کی مریادہ کی ستھاپنا کی اور سداچاری جیون بتانے کا اپدیش دیکر سماجک ڈھانچے کو بگڑنے سے بچا لیا۔

آپ اپنی مدھر بانی اور نرمل وچاروں دوارہ ہر ایک کو پربھاوت کر لیتے تھے اور سرل اور یا سمجھ کیا شابین ادھیاتمکتا کے گمبھیر مسئلوں کو سہج ہی سمجھا دیا کرتے تھے۔ آپ نے سمتا کے اُدیشیہ کا جگہ جگہ پر پرچار کیا اور یہ سدھ کر دیا کہ سمتا سِدھانت کو اپنا کر ما لو فرقہ پرستی، کوتاہ نظری اور ذات پات

کے بندھنوں سے اُوپر اُٹھ سکتا ہے ۔

آپ نے سالسارک پرانیوں کو ست شانتی کی پراپتی کے نمت سمتا کے پانچ مکھیہ سادھنوں (۱) سادگی (۲)، ستیہ (۳)، سیوا (۴) ست سنگ اور (۵)، ست سمرن کو اپنے نجی جیون میں ڈھالنے کا اپدیش دیا ہے ست پر آدھارت ہونے کے ناطے آپ کے سبھی اُپدیش وشو کلیان کو اپنے میں سموئے ہوئے ہیں ۔

آپ نے بھارت کے بھِن بھِن کھشیتروں میں بھرمن کر کے جہاں دقیانوسی خیالات اور اندھ وشواس کا کھنڈن کیا، وہاں ست کے جگیاسوؤں کو سمتا کا پاون سندیش دے کر انہیں پرمارتھ پتھ پر آروڑھ کیا ۔

آپ کی بانی کا سنگرہ گرنتھ "شری سمتا پرکاش" اور جیون کا سنگرہ گرنتھ "شری سمتا ولاس" کے روپ میں پرکاشت ہو چُکا ہے ۔

آپ ۴ فروری ۱۹۵۴ء کو پچاس ورش کی آیو میں اپنے نشور شریر کا تیاگ کر کے پرماتما میں ولین ہو گئے ۔

# وشے سوچی

تیسرا بھاگ

سمتنا آپار شکتی

اوم برہم ستیم — سرب آدھار

# پہلا بھاگ

## ۱- جیون اور مرتیو - جیو اور دیہہ ینتر یا ورسنسار سمبندھی پرشن اُتر

پرشن ۱ : پیدائش کا کارن کیا ہے یعنی جیو کو دیہہ کیونکر ملی؟
اُتر :- جیو کے دیہہ دھارن کرنے کا کارن کامنا یعنی خواہش ہے۔ جس وقت کا منا انتہ کرن میں پرگٹ ہوئی اُس وقت جیو دیہہ کی قید میں آگیا۔ یعنی دیہہ سروپ کو دھارن کر کے اپنی کامنا پورن کرنے کی کوشش کرنے لگا اس کامنا کا نام ہی مایا بھرم ہے۔

پرشن ۲ : دُنیا کب اور کیوں بنی؟
اُتر :- اس کا کوئی جواب نہیں۔ نہ ہی اس کے جاننے سے کوئی فائدہ حاصل ہوگا۔ یہ اپنی سمجھ کا فرق ہے۔ اِس بات کی کھوج بے سود ہے بہتر یہ ہے کہ اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کی جاوے۔

پرشن ۳ :- آخر یہ سنسار کب شروع ہُوا؟

اُتر:۔ اس جھگڑے میں بھی پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

پرشن ۴:۔ دیہہ اور جیو کا کیا سمبندھ ہے؟

اُتر:۔ جیو اور دیہہ کا سمبندھ مالک اور مکان کے مطابق ہے۔ یعنی شریر رُوپی مکان میں جیورُوپی مالک ہے۔ گیتا کے آٹھویں ادھیائے میں ادھی بھوت۔ ادھی دیو۔ ادھیاتم سُروپ پرکرتی کا مالک ادھی یگیہ سُروپ جیون شکتی کا بیان ہے اس کا وچار کریں۔

پرشن ۵:۔ دیہہ کے نشٹ ہونے پر جیو کی کیا حالت ہوتی ہے؟

اُتر:۔ دیہہ کے ناش ہونے سے جیو دوسری دیہہ کو دھارن کرتا ہے اُسی کوشش میں اپنی خواہش کے مطابق یہ اُپدیش ارجن کو شری کرشن جی نے سمجھایا ہے کہ جیسے مانش پُرانے کپڑے اُتار کر نئے دھارن کر لیتا ہے اسی طرح ایک دیہہ سے دوسری دیہہ میں جیو پرویش کرتا ہے۔ نگن حالت یعنی بغیر جُوتی پرویش کے ایک لحہ بھی الگ نہیں رہ سکتا۔

پرشن ۶:۔ دیہہ کی قید سے مخلصی (نجات) کیسے ملتی ہے؟

اُتر:۔ دیہہ کی قید سے جیو کو مکتی نشکام کرم سے ملتی ہے۔ گیتا کا لُبِ لُباب یہی ہے نیز تمام رشیوں اور پیغمبروں کا سدھانت بھی یہی ہے یعنی کامنا یُکت کرم دیہہ کے بھوگوں میں آسکت کرتے ہیں نشکام کرم دیہہ کی کامنا سے آزاد کرتے ہیں۔ جیسے تمام ست پُرشوں کا جیون۔

پرشن ۷:۔ دیہہ اور سنسار کا بھید کیا ہے؟

اُتر:۔ دیہہ اور سنسار کا بھید کوئی نہیں ہے۔ یعنی دیہہ دھارن کرنے

سے سنسار کا نرواہ چلتا دکھائی دیتا ہے۔ دیہہ کے ناش ہونے سے ظاہری سنسار آپ ہی ہو جاتا ہے۔ دیہہ اور سنسار کا ایک ہی روپ ہے۔ دیہہ کے ساتھ سنسار ہے۔ اصلیت میں سنسار کوئی چیز نہیں ہے۔ جیسی جس کی دیہہ ہے ویسا ہی اس کا سنسار ہے۔ اس لئے دیہہ پر قابو پانے سے سنسار پر قابو پایا جاتا ہے یہ نشچے کریں۔

پرشن ۸ :- مہاراج جی! زندگی اور موت کس شکتی کے ہاتھ میں ہے؟

اُتر :- پریمی! یہ دونوں من کے ہاتھ میں ہیں۔

پرشن ۹ :- مہاراج جی! کیا شریر کے جیوت رہنے کی خاص عمر ہوتی ہے یا نہیں؟

اُتر :- پریمی جی! شریر کی عمر کوئی خاص لکھی وغیرہ نہیں ہوتی۔ کرم کے مطابق شریر بنتا ہے اور کرم کے مطابق ہی بگڑتا ہے۔ کوئی خاص میعاد یکٹر تے کی نہیں ہوتی ہے اور واستو میں شریر ہی کرم روپ ہے۔ اس کو چھن بھنگر کہا گیا ہے۔ یعنی ایک پلک میں ناش ہونے والا۔ اس واسطے یہ بھی سماں جیون یاترا کا گذر رہے پوترتا سے گذارنا چاہیے۔ یہی لابھ اس ناشوان شریر کا ہے۔

پرشن ۱۰ :- موت کا وقت طریقہ اور جگہ مقرر ہے۔ کیا جگہ بجگہ بھاگ جانے سے اس میں کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے؟

اُتر :- موت کا وقت۔ طریقہ اور جگہ کوئی مقرر نہیں ہے۔ کرم کے انوسار ہے۔ جب باپ کا بل آدوے ہوتا ہے تب ضروری ہانی ہو جاتی ہے۔ باہر کی رکھیا کام نہیں کرتی۔ کرموں کے چکر کا پتہ لگانا نہایت مشکل

ہے۔ صرف سکھ یا دکھ کے نتیجے سے ہی پتہ چل سکتا ہے :۔

پرشن ۱۱ :- کیا اکال مرتیو کوئی چیز ہے اگر اس کو مان لیا جاوے تو کیا اوپر والے دونوں اصول کمزور نہیں ہو جاتے ؟

اُتر :- اکال مرتیو کوئی چیز نہیں ہے۔ صرف تین تاپوں سے شریر کا ناش ہوتا ہے :-

(۱) آدھی یعنی من کے دکھ کھید سے :۔

(۲) ویادھی یعنی شریرک روگ سے :۔

(۳) اُپادھی یعنی باہر کے کسی حادثہ سے :۔

یہ تینوں تاپ کرم انوسار پراپت ہوتے ہیں اور لازمی ہیں۔ شریر کا مرتک ہونا ان ہی کارنوں سے ہے۔ اس واسطے کوئی مقررہ سماں جیون کا نہیں ہے۔ اگر ان تینوں تاپوں سے بچا رہے تب تک شریر بنا رہتا ہے۔ یہ سنسار ادھک کٹھن ہے۔ ایک پربھو کے پرائن ہو کر ہی تمام تہمات سے چھٹکارہ ملتا ہے اور جیون یاترا کے صحیح مقصد کو حاصل کر سکتا ہے۔ شریر کا ناش ہونا لازمی ہے۔ خواہ کسی وقت بھی ہووے اس واسطے اس چھن بھنگر شریر سے جو کارج پرمارتھ انکول ہووے جلدی سے جلدی کر لینا چاہیئے۔

پرشن ۱۲ :- مہاراج جی! موت کیسی ہے جو نہ بچے کو چھوڑتی ہے۔ نہ جوان، نہ بوڑھے کو دیکھتی ہے۔ پیدا ہونے والے بچوں سے کیا کھوٹے کرم ہو جاتے ہیں جو جلدی مر جاتے ہیں، آج ہزاروں آدمی گنگھ میں دب کر مر گئے۔ کیا سب مرنے

والوں کے ایک ہی وقت ایسے کھوٹے کرم اُدے ہو آتے ہیں؟
اُتر:- پریمی! موت کسی کو نہیں چھوڑتی۔ اس کے آنے کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔ جب آندھی طوفان چلتا ہے بڑے بڑے صدیوں کے کھڑے لمبی جڑوں والے درخت اُکھڑ اُکھڑ کر گرنے لگتے ہیں۔ اُن کے گرنے سے کئی ساتھ چھوٹے درخت بھی پس جاتے ہیں۔ آپادھی جب پرگٹ ہوتی ہے سمجھدار بھی ناسمجھ ہو جاتے ہیں۔ بچے، بوڑھے، جوان، استری پرش راجا، رانا، غریب، امیر کسی کا لحاظ نہیں کرتی۔ بے انت ایشور کی مایا ہے کون کہے تو ایوں نہیں ایوں (ایسے نہیں ایسے) کر۔
پرشن ۱۲: مہاراج جی! ایک انسان کی عمر اسی سال ہے ساٹھ سال بیت گئے بیس اور رہتے ہیں صبح شام کھاتے پیتے کسرت کرے۔ محنت کر کے دنیا کے کاروبار چلاتے ہوئے یہ کیسے سوچ سکتا ہے کہ مر جانا ہے۔ موت تو وقت پہ آئے گی ہر وقت موت کا خیال رکھنا اپنے واسطے ایک گراوٹ کا ماحول تیار کر لینا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟
اُتر:- پریمی! عام دنیا داروں کے واسطے تمہاری بات صحیح ہے۔ اُن کو اس بات کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ موت کا خیال کیا جاوے۔ اُن کو موت کا خیال اسی سمے آتا ہے۔ جب اُن کا کوئی نزدیکی دوست، اتی رب اُن سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جاتا ہے اس وقت چند لمحوں کیلئے ساری دنیا اُن کے واسطے اندھیرا نظر آتی ہے مگر سمے کے پلٹتے ہی سب بھول بھال جاتے ہیں اور موت کا خیال اُن کے واسطے ایک سپنا ہو

جاتا ہے کوئی ہی جگیاسو پرش جس کے بڑے سنسکار اُودے ہوں گے یہ خیال رکھ سکتا ہے جب بدھی میں ست وشواس دُرڑھ ہوتا ہے تب ہی موت ہر وقت سامنے نظر آتی ہے۔

پرشن نمبر ۱:۔ مہاراج جی! شریر اپورن کیسے ہے اور اس سے عبور پانے کا کیا علاج ہے؟

اُتر: پریمی جی! سب سے پہلے اپورنتائی تو یہ ہی ہے کہ شریر ہمیشہ تبدیل ہوتا رہتا ہے یعنی لحظہ بہ لحظہ یہ شریر اپنے آپ بدل رہا ہے جو ایک وقت میں اس کو سکھدائی محسوس ہوتا ہے۔ وہ ہی دوسرے چھن میں دُکھدائی معلوم ہونے لگتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہر وقت ضرورت مند رہتا ہے کبھی کبھی ترپت نہیں ہوتا۔ بھوک پیاس سردی گرمی سکھ دکھ راگ دویش موہ اہنتا وغیرہ وغیرہ ہر وقت اسے ستاتے رہتے ہیں۔ اس کر کے شریر بڑا لاچار ہے مجبور ہے اور نالاں ہے۔ کیا کرے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اس کر کے ست پرشوں نے کہا ہے کہ من کے منے مت چلو۔ ہمیشہ اس کے الٹ چلو۔ جہاں اس من کو خوشی یا پرسنتا محسوس ہونے لگتی ہووے۔ وہاں اسے ترکیب کے ساتھ ہٹا دے بلکہ زبردستی ہرگز نہ کرے۔ اس کے سامنے ست گرہی پرشوں کے جیون چترر کھے۔ اُن کے جیون کا گہرا دچار کرے۔ ارے من! دیکھ اُن لوگوں نے کیسے اپنا جیون چلایا اور اپنے آپ کو شانت مئے بنایا تو بھی اُن کے نقش قدم پر چل تیرا بھی کلیان ہو جاوے گا۔ آخر سکھوں کے پیچھے چلا کتنے انسانوں کی زندگیاں ختم ہو گئیں اور آخر کو دیکھا یہ گیا ہے کہ وہ ہائے ہائے کرتے ہوئے دنیا سے چلے گئے۔ کچھ ان کا نہیں بنا۔ تو اُن سے

سبق لے اور گنی پُرشوں کے راستے پر چل۔ اِس زندگی میں ہی اپنے آپ کو
سنسار کے سکھوں سے اُونچا اُٹھا لے۔ اِس طرح کا گیرا نشچہ جب پرپکّ ہو
جاتا ہے تو وہ دھیر پُرش بڑے بڑے دُکھوں میں بھی کشٹ محسوس
نہیں کرتا۔ اس کی یہ بھاونا پکّی ہو جاتی ہے کہ پربھو جو کرتا ہے بہتر ہے
بھلے کے لئے کرتا ہے اور بڑے بڑے دُکھ بھی اُسے سکھدائی محسوس
ہوتے ہیں۔ اِس کے نیک سنکلپ دوارہ اور پربھو کی رضا میں راضی رہنے
کے کارن قدرتِ کاملہ عجیب طرح کے پھل اُس کے لئے رنج دیتی ہے
لوگ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں۔

**درشٹانت:-** گجرات کے علاقہ میں ایک شاہ بدولہ نامی بڑے
فقیر کرنی والے ہو چکے ہیں۔ ایک سمے دریائے چناب میں بہت بارٹھ
آ گئی۔ سب لوگوں نے خطرہ محسوس کیا کہ اب مرے کہ اب مرے۔ کئی اچھے
لوگ اکٹھے ہو کر شاہ بدولہ صاحب کے پاس گئے اور انہوں نے شہر کو
بچانے کے لئے اُن سے پرارتھنا کی کہ آپ دُعا کریں اور چل کر خود حال
دیکھیں۔ شاہ بدولہ صاحب خود سب کے ہمراہ چل کر دریا کے کنارے
پر آئے۔ فقیر کو جب انوبھو ہوا کہ اُس رب کی مرضی گاؤں کو بہانے کی ہے
تو سوچا میرے مالک کی مرضی ہمیشہ ٹھیک ہوتی ہے۔ چلو ہم اُس کی
مرضی کے اندر کام کرنے لگیں۔ مست فقیر اُٹھا۔ پھاوڑا لے کر دریائے
چناب کے بندھ کی مٹی کو اُکھاڑ کر دریا کے بیچ دور پھینکنے لگا۔ لوگ اس پر
گھبرانے لگے۔ جب وہ مٹی دُور جا کر پڑی اُس سمے دریا نے رُخ بدل لیا
جہاں وہ مٹی پڑی تھی اُس سے لگ کر بہنے لگ پڑا۔ بندھ سے کافی دور

دریا کا بہاؤ چلا گیا۔ گاؤں بہنے سے بچ گیا۔

جو لوگ اپنی اچھیا نہ رکھ کر ربّ کی رضا میں راضی رہتے ہیں۔ اُن کے لئے قدرتِ کاملہ عجب قسم کے اسباب پرگٹ کر دیتی ہے کہ وہ دیکھ کر خود بھی حیران ہو جاتے ہیں ؎

پرشن ۱۵ :۔ مہاراج جی! زندگی کیسے چلانی چاہیئے؟

اُتر :۔ پریمی جی! فرض والی زندگی بناؤ غرض والی زندگی نہ چلاؤ ؎

پرشن ۱۶ : مہاراج جی! فرض والی زندگی کیسے کہتے ہیں؟

اُتر :۔ پریمی! اندریوں اور شریر کے سُکھوں کو پراپت کر کے سُکھ بھوگنے کی جو لالسا لے کر زندگی بتاتا ہے وہ غرض والی زندگی جانو۔ اس کے الٹ فرض والی زندگی چلانے والا انسان سب کچھ قربان کر کے دوسرے جیووں کے دُکھوں میں اپنے سُکھ ارپن کرتا ہے یا یوں کہو کہ وہ انسان جو فرض والی زندگی بتاتا ہے وہ اپنے کارج پر جو آ گیا ہیں سونپتا ہوا انمت ماتر اپنے جیون کی کریا کرتا ہے اور ہر دن نت پربھو کے اپنے آپ کو سمرپن کرتا چلا جاتا ہے ؎

پرشن ۱۷ :۔ مہاراج جی! سنسار کیا ہے؟

اُتر :۔ سنسار شکوک کا سمندر ہے ؎

پرشن ۱۸ :۔ میرا اس سنسار سے کیا سمبندھ ہے؟

اُتر :۔ اگیانتا کر کے جیو اہم بدھی دھارن کرتا ہے اس کر کے ہی سنسار میں پھنسا ہوا ہے دیب بدھی سادھن کرتے کرتے نہ سنگ اوستھا کو پراپت کرتی ہے۔ آتم اسنخشی کر کے سنسار غائب ہو جاتا ہے۔ سب شکوک ناش کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ جیو پرم نت میں لین ہو جاتا ہے ؎

پرشن ۱۹: منش جیون کا دھیہ کیا ہے اور کیوں ہے؟

اُتر: منش جیون کا مقصد یہ ہے شانتی سے ایسی خوشی جس میں تبدیلی کا ڈر نہ ہو یہ تب ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جب جسم کی تحقیقات کر کے اس کے اندر جو جیون شکتی ہے سے معلوم کیا جاوے۔ اس کے معلوم ہو جانے پر کیوں کا جواب خود بخود مل جاوے گا۔ انسان اُسے پتہ لگ جاویگا کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور کہاں اس نے جانا ہے یہ جیو اگیان کی وجہ سے حقیقی شانتی کی تلاش اپنے اندر کرنے کی بجائے سنساری پدارتھوں میں کر رہا ہے چونکہ سنسار کی سب چیزیں فانی اور ناپائیدار ہیں۔ اس لئے ان سے ملنے والے سکھ بھی فانی اور ناپائیدار ہونے کی وجہ سے دکھ اور اشانتی کا موجب بن جاتے ہیں جو جیو سکھ چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنا سکھ دوسروں پر نچھاور کرے۔ اس سے اُسے سکھ مل جاویگا۔

پرشن ۲۰: مہاراج جی! ادھیاتمک جیون کو تھوڑے سے لفظوں میں بیان کریں؟

اُتر: پریمی! شریر کے کرم کرتا کرمتا اُن کی آہ سکتی سے الگ ہو جا اس کو نہ کرم ہونا کہتے ہیں یہ ہی ادھیاتمک زندگی ہے۔ فاعلیت ہی اس سنسار اور سنسار کے متعدد پدارتھوں کی جڑ ہے۔ گیانی پرش فاعلیت سے پوتر ہو کر یعنی غیر فاعل ہو کر کرم کرتا ہے یہ ہی فرق گیانی اور اگیانی کا ہے ست پرش یا گیانی پرش جو بھی کارج کرتا ہے وہ آسکتی رہت ہو کر فرض جان کر کرتا ہے مورکھ اگیانی ہستاری پرش ہر کارج سوارتھ بھاؤ کو لے کر اپنی غرض کو مقدم روپ میں سامنے رکھ کر کرم کرتا ہے

پرشن ۲۱ : مہاراج جی! رامائن میں آیا ہے کہ "چدآنند مے دیہہ تمہاری"؟

اُتر : پریمی! اوتاروں اور مہاپرشوں کا شریر بھی پانچ تتوّوں کا ہوتا ہے یہاں یہ بھاؤ نہیں ہے کہ شریر ان کا ایسا تھا یعنی شریر ست چت آنند مئی تھا۔ اس بھاؤ کو آگے کھولا گیا ہوگا

پرشن ۲۲ : کئی ودوان لوگ کہتے ہیں کہ اوتاروں کا شریر پانچ تتوّوں کا نہیں تھا۔ ان کا شریر دویہ تھا یا چن مئے تھا؟

اُتر : پریمی! ایسا نہیں ہے۔ سب کا شریر جو بھی اس سنسار میں آیا چاہے وہ پیر ہوں یا اوتار پانچ تتوّوں کا تھا۔ لیکن اُن میں اتنی شکتی ہوتی ہے کہ وہ جب چاہیں شریر کو الوپ کر سکتے ہیں۔

## (۳) آتم کلیان اور بھوساگر اُترنے کے اُپائے

پرشن ۲۳ : بھوساگر کیا ہے؟

اُتر : شریر کے بھوگ ہی بھوساگر ہیں۔

پرشن ۲۴ : مہاراج جی! کن سادھنوں کے اختیار کرنے سے ہم سنسار سے عبور پا سکتے ہیں؟

اُتر : پریمی جی! اس باہری سنسار سے چھوٹنے کی کیا ضرورت ہے۔ پہلے تو اس پنجرے کے سنسار کو چھوڑ جو کہ گندگی سے بھرپور ہے۔ اس گندگی کو اندر رکھ کر باہری سنسار کو چھوڑنے سے کیا فائدہ؟ اس پنجرے کے سنسار کو چھوڑنے سے ہی باہری سنسار چھوٹ سکتا ہے۔ اس پنجرے کے ساتھ ہی سنسار کا تعلق ہے۔ اس سے چھوٹنا ہی سنسار سے چھوٹنا ہے۔ اس لئے پہلے تو پنجرے کے سنسار کو چھوڑ تو یہ باہری

سنسار خود بخود ہی چھوٹ جائے گا۔ سنسار کا چھوٹنا نشچے کر کے ستریہ کا چھوٹنا ہے پنجرے کے سنسار سے چھوٹنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ستریہ کے جو سکھ ہیں اور جن کے لئے مانش ہر وقت دوڑ دھوپ کر رہا ہے ان سے چھٹکارہ حاصل کیا جاوے اس کے لئے ایسے اصولوں پہ عمل کرنا لازمی ہے جیسے سادگی سیوا۔ ستیہ۔ ست سنگ اور ست سمرن۔ جوں جوں ان پہ عمل کرتے جاؤ گے تم کو ایشور کی ستا کا پتہ چلے گا اور اس سنسار کے سب سکھ ناشوان محسوس کرو گے جس سے سنساری بھوگ پدارتھوں سے تمہیں ویراگ پراپت ہوگا اور تم ایشور پریم میں مگن ہو کر سنسار سے رہت ہو جاؤ گے۔

**پرشن ۲۵: ۔ مہاراج جی! استری کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟**

اُتر: ۔ پریمی جی! مہابھارت میں یدھشٹر کے بن باس کے دوران میں یکھش نے ایک ایسی طرح کا سوال یدھشٹر جی سے کیا تھا انہوں نے کہا ہے کہ استری یہ ترشنا ہی ہے۔ استری سے پار ہونے کا مطلب ترشنا سے عبور پانا ہے۔

**پرشن ۲۶: ۔ اگر ہر ایک مکتی میں لگ جاوے تو دنیا کا کاروبار کیسے چلے؟**

اُتر: ۔ مکتی کی چاہنا نہ ہر ایک کر سکتا ہے اور نہ کسی کو ضرورت ہے۔ کسی مہاپرش کو ہی مکتی کی چاہنا ہوتی ہے اور کوئی کوشش صحیح کرتا ہے اور کوئی ہی حاصل کر سکتا ہے۔ باقی تمام نمائش ہے۔ دل میں اور ہے اور زبان سے اور کہتے ہیں یہ دنیا دو رنگی ہے جب تک خواہشات نفسانی

کا غلام ہے۔ تب تک مُکتی بہت دُور ہے حالتِ بے خواہشی کو
مُکتی سمجھتے ہیں۔ کوئی ہی حاصل کر سکتا ہے۔ کا ئرلوگ زبانی بادمُباد میں
وقت گنوا دیتے ہیں حاصل کچھ نہیں کر سکتے۔ صحیح طرزِ زندگی کو اختیار
کرنا ہی مُکتی کی شاہراہ ہے۔ اس کے بغیر جہالت ہے۔

پرشن ۲۷: کیا آخیر وقت بوقت موت اگر ایشور کا نام لیا جاوے
تو مُکتی حاصل ہو سکتی ہے جیسے :—

"ایک دفعہ ایک شخص کے پاس ایک سادھو آیا۔ اس نے اُس کی
مہمان نوازی کی۔ سادھو نے نصیحت کی کہ وہ اپنے بیٹے کا نام نارائن
رکھے۔ اس نے اُس کی حسبِ ہدایت اپنے پسر کا نام نارائن رکھا
جب اس کا وقت نزدیک آیا اُس نے نارائن کو بُلایا۔ اس کے بعد
وہ مر گیا۔ جم دُوت اس کو لینے کے واسطے آئے۔ دُوسری طرف سے
سورگ سے بھگوان نے بوان اُسے لینے کے واسطے بھیجا۔ جم دُوتوں
نے یم راج کے پاس شکایت کی کہ اُن کو بھگوان کے دُوتوں نے مارا
ہے اور اُن کو اس شخص کو لانے نہیں دیا۔ یم راج نے کہا کہ وہ مکت ہو
چکا ہے کیونکہ اس نے آخر وقت میں نارائن کا نام لیا ہے"؟

اُتر: یہ دنیاوی کہانیاں ہیں۔ ایشور کے سروپ میں مِلاپ ہونا مُکتی ہے
باقی جو کچھ کسی نے کہا ہے ایشور نام کو النکارک رُوپ دیا ہے کیونکہ رُوچک
باتیں دُنیا کو پسند آتی ہیں یتھارتھ کوئی ہی جان سکتا ہے۔ ٹھیک ایشور
کے نام سے مُکتی ملتی ہے بغیر صحیح تسلی کے اس کا نام کبھی نہیں لیا جا سکتا
صحیح تسلی بغیر وچار کے نہیں آ سکتی ہے۔ وہ مُورکھ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں
کہ آخرت میں نام لیا جاوے تب ہی بھلا ہو سکتا ہے۔ آخرت میں نام لینا

اچھا ہے آئیندہ کی زندگی اچھی ہوتی ہے مگر کرموں سے نجات نہیں ہو سکتی ہے۔ جب تک جیوت ہیں آتم درشن نہ کر لیوے۔ سب دُنیا ہی جہالت میں ہے جب تک آتم نشچے نہ ہووے اس واسطے بہت باتوں کو چھوڑ کر اپنی بدھی کو آتما میں لگانا چاہیئے اسی میں کلیان ہے۔

پرشن ۴۸:۔ مہاراج جی! اگر جنم بھر میں نے اچھے کرم کیئے اور مرتو کے سمے اوستھا کچھ خراب ہو یعنی انتم سمے من رجوگنی تمو گنی حالت میں ہو جائے تو ہمارا سب کیا کرایا نشپھل گیا۔ کیونکہ ست پُرشوں نے کہا ہے "انت متا سو گتا"

اُتر: جیو اسا تیری شریر چھوڑتے ہوئے رہیگی ویسی ہی تجھے جونی پراپت ہوگی مگر تیرے شبھ کرم ویرتھ نہیں جاویں گے۔ اس جونی میں بھی وہ تجھے پراپت ہو رہیں گے۔ مثال کے طور پر جو پرش مرتے ہوئے ستو گنی برتی میں پران چھوڑتا ہے پر اُس کے کرم زندگی بھر تمو گنی رہے ہیں تو وہ مانش جونی لے کر بھی مہا جنڈال تتھا ہنسک کرم کرنے والا آدمی بنے گا۔ دوسری مثال یہ ہے کہ اگر کوئی پرش رجو گنی اوستھا میں مرتا ہے پر اُس نے ساتوک کرم جیون میں زیادہ کیئے ہوئے ہیں تو وہ پشو پنچھی یونیوں میں جا کر اچھے نیک سبھاؤ والے پکھشی کی جونیوں میں جنم لے گا جہاں سے اُس کے کرموں کا سُکھ روپ پھل اس کو اوشیہ پراپت ہو گا جیسا کہ بعض پشو پکھشی جانوروں کی جونی میں ہوتے ہوئے بھی مَنش جیت گنوں والے ہوتے ہیں اور بڑے نیک تتھا پر اپکاری برتی کے سدھ ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تمو گنی اوستھا میں پران چھوڑتا ہے ذا مَنش کو جیرا یونی پیر طرح عنبرہ کی پراپتی ہوتی ہے تو وہاں رہ کر اپنے شبھ یا اشبھ کرموں دوارہ لوگوں کو فائدہ تتھا نقصان پہنچایا کرتا ہے یعنی کہنے کا مطلب یہ

ہے کہ انتم واسنا کے مطابق جیسی جیسی جونی جس جیو کو پراپت ہوتی ہے اُس میں اپنے پُوراتن کرم اچھے یا بُرے کئے ہوئے کا پھل ضرور بھوگنا پڑتا ہے یعنی کرم کیا ہوا کسی صورت میں ناش نہیں ہوتا ہے بغیر تتو گیان پراپتی کے۔

پرشن ۲۹ :- مہاراج جی! آتم کلیان کے لئے کن کن باتوں کی ضرورت رہتی ہے؟

اُتر :- پریمی! اگر انتہ کرن روپی کھیتی میں ویراگ کی نمی پائی جاوے شردھا کا موسم ہو۔ گورو روپی کسان ہو اور سرلشٹ سادھنا کا بیج ہو جو گورو کرپا دوارہ پراپت ہو چکا ہو۔ ایسا بیج ہو تب بیڑا پار ہو جاتا ہے۔

پرشن ۳۰ :- مہاراج جی! اس دُنیا میں دُکھ کیا ہے؟

اُتر :- لال جی! من کر کے جس وستو کی یہ جیو اچھا کرتا ہے اور اُس میں سُکھ پراپت کرنے کی من میں کلپنا بنا لیتا ہے اور جب وہ پُورن نہیں ہوتی تو دُکھ کا جنم ہو جاتا ہے یعنی من کی چاہ کی اپُورن حالت کا نام ہی دُکھ ہے۔ ویسے دُکھ کا اصلی سروپ اپنا کوئی نہیں ہے۔ من کی کلپنا کر کے ہی دُکھ ہے۔ من کی کلپنا کر کے ہی سُکھ۔

پرشن ۳۱ :- مہاراج جی! دُکھ کا کارن کیا ہے؟

اُتر :- پریمی! شریر اور شریر سے سمبندھت پدارتھوں میں ممتا ہی دُکھ کا مُول کارن ہے۔

پرشن ۳۲ :- مہاراج جی! میرا شریر بیمار رہتا ہے۔ شریر دوارہ ہی سب سادھن ہو سکتے ہیں۔ ان حالات میں میرے لئے آپ کی کیا آگیا ہے؟

اُتر :- پریمی! پُراتن سنسکاروں وش تیرے اندر وہ آگ جل رہی ہے جو تجھے

چین سے بیٹھنے نہیں دیگی۔ اِس خاکی جسم کے روگوں کی تو فکر نہ کر۔ جیسا بھی ہو سکے، کم اور زیادہ۔ اُلٹا سُلٹا نام جپتے جاؤ۔ بُدھی کو بے کار ہیں اِدھر اُدھر نہ بھٹکاؤ بلکہ سیدھے راستے پہ چل پڑو۔ یہ بُدھی سنگی ہے۔ اس کو اِس جسم اور دُنیا دار لوگوں کے سنگ سے الگ کرو تب یہ ست نام کا سنگ کریگی۔ شریر کر کے پرسیوا کرو۔ گورو میں الوٹ شردھا دھارن کرو۔ شریر کو ناشوان سمجھتے ہوئے تم من کو سنسار سے ہٹا کر نام پرائن کرنے سے ہی کچھ بنے گا۔

پرشن ۳۳: مہاراج جی! بانی میں ایک جگہ آیا ہے:۔

سو کلیان سروپ جیون برہمچاری، آیو دھرگ اروگ پدھاری

پھر یہ تکلیف آپ کے پاس کیسے آ گئی؟

اُتر:۔ پریمی! پہلے اچھی طرح شبد پڑھا کرو۔ پھر تحریت یا نزدیں میں قدم رکھا کرو۔ جس بات کا پتہ نہ ہووے پہلے پوچھ لینا چاہیئے۔ شریر تو نِت ہی روگ رُوپ ہے۔ چاہے سنت کا ہے چاہے سنساری کا۔ کلیان کاری جیون اُن ہی ست پُرشوں کا ہے جن کی بُدھی نِت ہی پرم تت آتما میں استھِت ہے۔ آتما کی کھوج میں لگی ہوئی ہے۔ آتم پراپت ہونے کا یتن کر رہی ہے۔ پار برہم پرمیشور کے ہی روپ میں جن کی بُدھی انتر وِرکھے نِت لین ہو رہی ہے۔ دس نو دواروں کے کوٹ گڑھ میں وِچرتی ہوئی اِس کے دُکھ سُکھ سے اُپرام جن کی بُدھی ہے اور ہر سمے برہم آنند میں وِچرنے والی ہے وہ ہی برہمچاری اصل میں ہے اُن کو ہی اروگی سمجھو۔ شریر تو میعادی اور روگی نِت ہی ہے جو ان نو دواروں کے سامان بھوگ پدارتھوں کو پراپت کر کے چھِن بھنگر رسوں میں پھنسا ہوا ہے وہ ہی نِت ترشنا روپی روگ میں گرسا ہوا ہے جس نے شبد سروپ برہم تت میں استھتی پائی ہے وہ ہی اصلی برہمچاری ہے

ویسے تو ہر شریر دھاری جیو کی بدھی بالک پالک وِ کلپ شریر کی لالسا میں
پھنسی رہتی ہے وہ ہی شریر کے مانسک روگوں میں جکڑی ہوئی جگا جگ
تک بھٹکتی رہتی ہے پر برہم تت کا وچار کرنے والے اس کا اُدپ ہو جانے
والوں کی آیو، ویرگ مطابق ہمیشہ کی شانتی کو پراپت کر لیتے ہیں جن کے انتر
سے اس بات کا بھاؤ ہو گیا ہے ۔ میں مر جاؤں گا میں دُکھی ہوں سُکھی ہوں
وہ ہی برہم چاری نِت ہی اپنے آپ کو اجر امر اوناشی جانتے ہوئے نِت ہی اروگ
رہتے ہیں ۔ شریر کے روگ آتے جاتے رہتے ہیں ۔ شریر ایک میعادی چیز
ہے سمے پر اس کے تت بدل جاتے ہیں ۔ چاہے کتنی ہی اس کی حفاظت
کیوں نہ کی جائے ۔ گرو شنکر اچاریہ اور گورکھ ناتھ کو بھگندر روگ نے
گھیر رکھا تھا ۔ رام کرشن پرم ہنس کو کنٹھ مالا نے ۔ کرم گتی اپار اور گہن ہے ۔
پرا ربدھ کرم سب کو بھوگنے پڑتے ہیں ۔

پرشن ۳۴ :۔ مہاراج جی ! شریر میں بھی وکار ہی بھرے پڑے ہیں ۔
کسی سمے ایک حالت میں نہیں رہتے ۔

اُتر :۔ بچو ! شریر روگ روپ ہی ہے ۔ نو دواروں سے ہر سمے ہی گندگی
جھڑ رہی ہے ۔ بچپن ، جوانی ، بڑھاپا سب ہی دُکھدائی اوستھا ہیں ۔ بچپن
میں جوانی چھپی ہوئی ہے ۔ جوانی میں بڑھاپا ۔ اروگ میں روگ اور زندگی میں
موت چھپی ہوئی ہے ۔ جی جی کر آخر اس شریر نے گرنا ہے ۔ چاہے سو نہیں
ہزار برس تک بھی اسے رکھ لو ۔ پھر موت مائی نے آ کر اسے گرا ہی دینا ہے
چاہئے اس کا خیال رکھنا ضروری ہے ۔ اتنا پرہیز رکھتے ہوئے بھی پھر تکلیف
کا آ جانا کرم روگ ہے ۔ سب کو کرم ڈنڈ بھوگنا پڑتا ہے ۔

پرشن ۳۵ :۔ آپ فرمایا کرتے ہیں تین تاپوں سے سمرن چھڑا لے

والا ہے۔ پھر کیوں آ کر یہ روگ گھیر لیتے ہیں؟

اُتر: یہ بھی ادروگ سوگ تو آتے ہی رہتے ہیں۔ یہ من کی استھتی پر منحصر ہے ظاہر تم کو تکلیف میں پرتیت ہوتے ہیں۔ انترک گیان او ستھا میں نہ روگ ہے نہ اروگ۔ سنساری شاریرک مانسک وغیرہ دُکھوں میں سنجوگ وِجوگ ہونے پر تپتے رہتے ہیں۔ ان میں کرتاپن دِرڑھ ہے۔ خالی منہ سے کہنے کر کے ایشور آ گیا کچھ لابھ من کی شانتی نہیں دے سکتی۔ ہونا نہ ہونا دُکھ سُکھ سار ہے دونْد چکّر ایشور آ گیا سمجھ کر انتر میں درڑھ ہو۔ پھر کلیش کلپنا نہیں ستاتی تمہاری بدھی باہر مُکھی رہتی ہے۔ انتر سے وِچار کیا کرو۔ ان کو بدل بدل کر چیزیں لیتے دیکھ کر تو بھرم میں پڑ جاتا ہے۔ جب تک یہ پنجرا ہے تب تک کھٹر پٹر لگی رہے گی۔ ان باتوں سے استھتی میں فرق نہیں پڑتا۔ آدھی وِیادھی۔ اُپادھی تین پرکار کے دُکھوں میں اور تین پرکار کے سُکھوں میں جیو پڑا ہی رہتا ہے۔ گیانی وہ ہی ہے جو سمت کریا کو ایشور آ گیا میں دیکھتا ہے اور ہر حال میں اس کا شکر گزار رہتا ہے۔

پرشن ۳۶ : مہاراج جی! ان کا نرنے کر کے ذرا سمجھانے کی کرپا کریں؟

اُتر: شوک، مد، لوبھ، زکھانسی بخار۔ جلاب اور کئی پرکار کی بیماریوں دوارہ جو دُکھ پیدا ہوتے ہیں۔ ادھیاتمک یعنی آدی دُکھ کہلاتے ہیں سانپ شیر، چیتا۔ بھیڑیا ہاتھی وغیرہ درندے جانوروں کے دوارہ مانسک دُکھ کلیش ہے جو پیدا ہوتا ہے۔ آدھی بھوتک یعنی وِیادھی دُکھ کہلاتے ہیں طوفان۔ آندھی۔ بارش۔ بجلی۔ سردی۔ گرمی دوارہ جو دُکھ پراپت ہوتا ہے۔ اُن کو آدی دیوک یعنی اُپادھی کر کے کہا ہے۔ اسی طرح سُکھ بھی تین طرح

طرح کے ہیں۔ اپنی پیاری پریہ دستوؤں کی یاد۔ ترپرک بل ترپرک
شندرتا۔ اپنی عقلمندی۔ بدھی متا ابھیمان کا سُکھ۔ کرتویہ یعنی گنوں کے
ابھیمان۔ گھمنڈ۔ وارہ جو سُکھ محسوس کرتا ہے یہ ادھیاتک سُکھ کہلاتا ہے
استری۔ پُتر۔ پتی۔ بھائی بندھو۔ متر۔ دوستوں کے سنجوگ اور انیک دستوؤں
کے مِلاپ سے جو سُکھ مِلتا ہے۔ آدی بھوتک سُکھ کہلاتا ہے۔ اِسی طرح
ٹھنڈی ٹھنڈی شیتل وایو کے سپرش سے۔ برسات کی ننھی ننھی پھوہار
سے اور ندی نالوں۔ پہاڑوں۔ باغوں اور کئی طرح کے سُندر درشیہ
مان سنسار کو دیکھنے کر کے جو سُکھ مِلتا ہے یہ آدی دیوک سُکھ کہلاتا
ہے۔ پریمی! حاضر اِس سمے کو ہی دیکھ کِس قدر جمنا کا ویگ ٹھاٹھیں مار
رہا ہے۔ چاندنی رات کتنا من کو پرسن کر رہی ہے۔ ایکانت کا اور بھی
آنند آ رہا ہے۔ دیکھ دیکھ کر من ترِپت ہو رہا ہے۔ یہ سب مایا تبدیلی
شیل ہے۔ جِس کا من اِن اندریوں کے سُکھ دُکھ کی پراپتی اپراپتی بیں
چلائمان نہیں ہوتا۔ انترو کھے بنے کر ودھ کا منا سے رہت ہے وہ ہی
عقلِ سلیم والا استھر چت ہے۔ کِسی کے استھر چت کا پتہ تم کو پوری طرح
ٹھیک نہیں لگ سکے گا جب تک تم خود ایسی استھتی کو پراپت نہ ہو جاؤ۔
ذرا ذرا سی بات میں من سنشے یُکت ہو جاتا ہے۔ ہر ایک کے من کی ایسی ہی
حالت ہے۔ کرشن سدا ہی جنتی اور دُر باسا جب کچھ کھا پی کر کہہ رہا ہے
جاؤ۔ پریو! جمنا مائی سے کہنا دُرباسا نرآہاری ہے تو راستہ دے دے۔
پرشن ۳۷ :- مہاراج جی! یہ کتھا کِس طرح کی ہے؟
اُتر :- پریمی! سنت پرشوں کے جیون کو سمجھنا بڑا ہی مشکل ہے۔ وہ
اپنی گیان اوستھا میں کنول کی طرح نرلیپ رہتے ہیں۔ چاہے وہ باتیں

کر رہے ہوں چاہے لیٹے ہوئے ہوں۔ چاہے اور دنیا کے بیوہار کر رہے
ہوں وہ کرم کے بندھن میں نہیں پڑتے۔ دُنیا کی نگاہ میں وہ کرم کر رہے ہوتے
ہیں۔ لیکن گیان دیپک اُن کے ہردے میں ہر سمے پرکاش کرتا رہتا ہے
جس کر کے کرتا پن بھاستا ہی نہیں ؛

ایک سمے کسی دیوی نے جا کر کرشن کے آگے پرارتھنا کی کہ مہاراج جی!
کرپا کریں پُتر کے سُکھ کو دیکھ سکوں۔ اِس پر کرشن نے فرمایا جا کر دُرباسا
سے پرارتھنا کر۔ سکھی نے عرض کی۔ مہاراج! دُرباسا جمنا پار رہتے ہیں کیسے
پار جا سکتی ہوں۔ شری کرشن نے فرمایا جا کر جمنا مائی سے پرارتھنا کرو کہ
کرشن سدا جتی ہے تو راستہ دے دے۔ وہ گوپی من ہی من میں یہ وچار
سُن کر بڑی حیران ہوئی۔ مہاراج جی نے کیا بات کہی۔ کس طرح اعتبار
کیا جاوے۔ اُن کی آگیا پاکر مشٹان بھوگ پدارتھ لے کر سہیلیوں
کے ساتھ چل پڑی۔ جمنا کنارے پر جا کر اس نے پرارتھنا کی جمنا نے
راستہ دے دیا۔ جب گوپیاں پار پہنچیں رشی جی کے پاس جا کر پدارتھ رکھ
نمسکار کر کے اپنی منو کامنا کے واسطے پرارتھنا کی۔ دُرباسا جی نے سب
کے سب میٹھے چکنے نمکین پدارتھوں کو کھا کر گوپی کو آشیرواد دی "تتھا استو"
کہہ کر فرمایا۔ جاؤ تو گوپی نے پرارتھنا کی۔ مہاراج جی! اب ادھر سے جمنا
پار کیسے جاؤں؟ انتریامی دُرباسا رشی نے فرمایا۔ اب جا کر جمنا مائی سے
اس طرح کہو دُرباسا رشی نے ساگ پات کے سوائے کبھی کچھ کھایا
ہو تو راستہ مت دینا۔ سدا برتی ہیں تو راستہ دے دو۔ یہ وچار سُن
کر اور بھی حیرانگی ہوئی۔ من میں سوچا اور کہا۔ ہمارے سامنے سب کچھ کھا
پی کر کہہ رہے ہیں۔ سدا برتی ہیں تو راستہ دے دے۔ آخر نمسکار کر کے

ایسا ہی جمنا مائی سے کہا۔ جمنا ماتا نے راستہ دے دیا۔ سب نے پار پہنچ کر پھر شری کرشن کے پاس جا کر نمسکار کر کے پرارتھنا کی۔ مہاراج! ان باتوں کا ہم کو بھید سمجھاؤ۔ آپ جتی کس طرح ہیں اور دُرباسا سدا برتی کس طرح ہیں؟ کرشن جی نے فرمایا۔ سنو! ہم اندریوں کے وشے بھوگ اپنی من کی خواہش سے نہیں کرتے۔ نہ ہی اندریوں کا سکھ دُکھ دیکھنا ہے۔ اسی طرح دُرباسا جی نے بھی تمہاری اچھا کو پورن کرنے کی خاطر سب کچھ گرہن کیا ہے۔ من سے نہیں پریمی! مہاں پرشوں کے کرنے نہ کرنے کی طرف نہ پڑا کرو کہ مہاراج جی سب کچھ چھوڑ کر صرف جائے پی رہے ہیں۔ فقیروں کی نقل کرو گے تو نشٹ ہو جاؤ گے۔ ایسی استھتی پیدا کرو۔ لگاتار ایک جیسی ناپ تول کی گرہستا کہاں تک بن سکتی ہے۔ اور کس طرح لاکھوں چیزیں تیرے سامنے آتی ہیں کیا ان کو گرہن کرنے کی طاقت نہیں یا شرم آتی ہے۔ یا چھیا نہیں کر سکتے بیا ہو سکتی۔ کس بات کی کمی ہے۔ یہ روگی مشریر نہیں ہے۔ کبھی مکی کے دانے اور چنے بھنے ہوئے کھا جاتے تھے۔ تب کچھ نہیں ہوتا تھا۔ یہ تو ان کے اندر کھانے پینے، دیکھنے سننے کی چیشٹا ہی پیدا نہیں ہوتی۔ گرہن کرنا نہ کرنا ایک برابر۔

سنتوں کا جیون:۔

شعر:۔ جیسے جل ہیں کنول نرالم مُرغابی نشا نیئے
سُرت شبد بھو ساگر ترئیے نانک نام بکھانیئے

یہ سب نام کی مہماں ہے تیرے سامنے رہنی والے سنت موجود ہیں۔ جب تک ایسی رہنی سہنی بہنی نہیں بنتی تب تک منزلِ مقصود تک پہنچنا محال ہے اور سکھیا کیا ہے۔ جیتے جی مرنا ہے۔ پھر زندہ ہونا ہے۔ یو ہر طرنہ

پادے مرتا ہے۔ زیادہ لکڑیوں کو نہ دبا سکا وہاں جانے نہ دے۔ جہاں نہ سورج ہے نہ چندرماں نہ دھرتی ہے نہ اگنی وایو۔ س

کبیر جس مرنے سے جگ ڈرے میرے من آنند
کب رہیئے کب پایئے پُورن پرمانند

(۱۹۴۲ء کے سمیلن میں شری مہاراج جی کے کانوں میں سخت درد ہو گیا تھا جو اڑھائی مہینے رہا۔ اس دوران آپ سے مندرجہ ذیل پرشن دریافت کئے گئے جن کے اُتر ہیں)۔

پرشن ۳۸:۔ جہاں تک دھارمک پستکوں میں جو یوگ سے کبھی تعلق رکھتی ہیں پڑھا ہے کہ یوگیراج اپنا دُکھ خود نوارن کر سکتے ہیں۔ آپ کیوں ایسا نہیں کرتے؟

اُتر:۔ مہاپرش قدرت کے کسی کام میں دخل نہیں دیتے۔ گو وہ سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن ایشور اِچھا میں شاکر رہتے ہیں۔

پرشن ۳۹:۔ آپ کا جیون اِتنا پوتر ہے تمام عمر آپ نے تیبر تیاگ دھارن کر رکھا ہے اور بہت زبردست تپسیا کی ہے کہ آپ اس اعلیٰ معراج کو حاصل کر چکے ہیں۔ پھر آپ کو اتنا دُکھ کیوں ہوا ہے؟

اُتر:۔ کئی جنموں کے کرموں کے پھل بھوگنے ہوتے ہیں شاید کسی جنم کے کرموں کا پھل بھوگنا پڑ گیا ہو جسے بھوگنا ضروری ہو۔ مہاپرش جو نروان اوستھا کو پراپت کر چکے ہوتے ہیں وہ اپنا سب حساب بیباق کر کے چولا چھوڑتے ہیں۔ سوامی رام کرشن پرم ہنس کو کنٹھ مالا کے عارضے نے بہت دُکھی کر رکھا تھا سوامی رام تیرتھ کو سنگرہنی کا عارضہ ہو گیا تھا وغیرہ بیان انہوں نے ...

کے حکم کو نہیں توڑا۔ بعض اوقات مہاپُرش اپنے ششوں کے کرور کرموں کی سزا کو اپنے اُوپر لے لیتے ہیں اور ششوں کے تمام تاپ ہرن کر لیتے ہیں۔ یہ اُن کی بڑی اُدارتا اور دَیا لتا ہے یعنی بعض دفعہ مہاپُرشوں نے سنسار کے اُدّھار کی خاطر بڑے سے بڑے کشٹ اپنے شریر پر اُٹھائے۔ یہ اُن کی پرم اُوچیہ اوستھا کا لکشیہ ہے۔ آپ بھی اس وقت کے شریریک کشٹ کو اپنی اور سنسار کی کلیان کا موجب ہی جانیں۔ ایشور آگیا پورن ہوئی ॥

پرشن نمبر ۴: مہاراج جی! جیو کی سنسار کے سکھوں میں زیادہ رُچی کیوں رہتی ہے اور ست سنگ اور اچھے کرموں کے کرنے کے واسطے اُتساہ پیدا نہیں ہوتا۔ کیا یہ بھی پراربدھ کرموں کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے؟

اُتر: پریم بابڑا اچھا وچار تم نے کیا ہے۔ جنم جنمانتر سے جیو کا رُخ سنسار کی طرف بنا ہُوا ہے۔ سو بھاوک سنسار کے سُکھ بھوگوں کی طرف جنم کال سے اس کی رُچی بنی ہوئی ہے۔ جس طرف چِت کا لگاؤ موہ زیادہ ہو۔ اسی طرف یہ چِت دوڑتا ہے شبھ اشبھ کرم جیو سے ہوتے رہتے ہیں۔ جب تک چت کے اندر پربھو پریم لگاؤ ست مارگ کی طرف نہ ہو تب تک ست سنگ اور اچھے کرموں کو اپنا نہیں سکتا۔ پُورن بھاگ اس جیو کے ہیں جس کے اندر پربھو چرنوں میں پریم بنا ہُوا ہے وہ ہی ست سنگ کی طرف جاویگا اور ست سنگ میں جانے والے کے اندر ست وچار پیدا ہوتے ہیں۔ ورنہ موڑھ متی کسنگ کی طرف تو لگا ہی ہُوا ہے جب ست وچار پیدا ہوتا ہے تب اس کا ست وشواس ایشور کے پرتی بننے لگتا ہے۔ ست وشواس کر کے گورو کی شرن میں جاتا ہے۔ سچائی کو تیرتھ بن پہاڑ گُفاؤں میں ڈھونڈنے لگتا ہے کہیں سے کوئی ست پُرش مل جائے تو اُن سے

گیان اُپدیش لے کر ست سادھن کو اختیار کر کے سدھتا کو پراپت کر لیتا ہے۔ بغیر سادھنا کے سادھو نہیں بن سکتا۔ انیک طرح کے یتن پریتن کرنے میں لگا رہنا ہے۔ پریم کے بنا کوئی کارج سدھ نہیں ہوتا جس کام میں اس کی رُچی ہوتی ہے اُسے پورا کر لیتا ہے۔ پریمی! بار بار اپنے آپ کو پربھو آگیا میں دِرڑھ کر کے اس کرم روگ سے خلاصی پا جاتا ہے۔ جب تک کرم کی واسنا دگدھ نہیں ہوتی تب تک سنسار کے سُکھ بھوگوں کی طرف چت دوڑتا رہتا ہے جس وقت سُرتی ست نام میں لگ جاتی ہے۔ باہر کی سُدھ بُدھ بھول کر کیوں نہ وہ اس حالت میں بچرتی ہے تب بھوگ مئی ورتی غائب ہو جاتی ہے نشکام پریم بھاؤ سے مالک کے چرنوں میں دو گھڑی من چت کو لگایا کرو۔ جب تک ست جگتی سے پربھو نام سمرن میں بدھی نہیں لگتی۔ تب تک ورتی دوڑتی رہیگی کسی گورو پیر کا آسرا لے کر چلنے سے سپھلتا مل جایا کرتی ہے۔ جب سنسار کے سب کاموں کو سیکھنے کے لئے اُستاد کی ضرورت ہے تو دھرم کے مارگ میں پریمی بڑے بھاری تیاگی ست گورو کی ضرورت ہے۔ تم لوگ بڑے بیوپاری ہو۔ ست کا سودا لینے کی خواہش ہو گی تب ہی تو خریدو گے۔ پہلے تڑپ پکی بناؤ پھر یتن بھی بن جائے گا۔

پرشن نمبر ۱:- مہاراج جی! اس جیو کو دن رات سُکھوں کی چاہنا رہتی ہے اور اس چاہنا کے زیر اثر ہو کر یہ وہ سنسار میں نانا پرکار کے کرم کرتا ہے۔ تدانوسار آواگون کے چکر میں پھنس جاتا ہے۔ مہاراج جی اگر یہ ٹھیک ہے تو اس کا کیا علاج ہے؟

اُتر:- مہا پرشوں نے کہا ہے کہ سُکھوں کی اچھیا ہی منشوں کی اصلی بیماری ہے تھا سُکھوں کی اچھیا ہی تمام اشانتی کا کارن ہے پریمی جو [illegible]

صحیح ہے کہ منش! اس سکھ کی اچھا کر کے ہی آواگون کے چکر میں پھنستا ہے
اس کے لئے تمہیں اپنے من کو یہ کہہ کر سمجھانا چاہیئے ہے من! جو سکھ
بدلنے والا ہے وہ ہی دکھ کا روپ ہے اور ان سکھوں کو پراپت کر کے بھی
جو تو نے اپنے میں سنچے کئے ہیں اُن سے تسلی اور شانتی پراپت نہیں ہو
سکیگی۔ مثال کے طور پر اگر تو ذرا دھیان سے سوچے تو پہلے کے سکھ اپ
بھوگوں سے جو تو بھوگ چکا ہے اُن کے بھوگ لینے کے پشچات تیری کیا
اوستھا رہی۔ اس سے سبق لے سکتا ہے ٭

پرشن نمبر ۲ :۔ مہاراج جی! کرپیا شانتی والا پہلو بھی صاف کریں۔ بشر
جب کچھ سکھ یا آرام کبھی تھوڑی دیر کے واسطے محسوس کرتا ہے
تو وہ یہ کہتا پایا گیا ہے کہ مجھے بڑی شانتی پراپت ہوئی۔ کیا یہی
وہ شانتی ہے یا اس کا بھی کچھ اور سروپ ہے؟

اُتر:۔ پریمی! یہ تو لوگوں نے اپنا من پسند نام دے رکھا ہے تم اسے
اصلی شانتی کا ملمع کہہ سکتے ہو۔ اصلی شانتی منتر یہ وتج نہیں ہے۔ بشر بد میں تو
سکھ اور دکھ ہیں۔ شانتی کو کوئی تعلق سکھ و دکھ سے نہیں ہے۔ وہ ان سے
بھن وستو ہے۔ جب یہ بدھی اس پرکاش سوروپ چیتن ستا کو جان کر اس
میں لے ہو جاتی ہے جس کے دوارہ یہ بشر یہ پرکاش مان ہے تو وہ اوستھا
شانتی بلکہ پورن شانتی کہلاتی ہے ٭

پرشن نمبر ۳ :۔ یہ سمجھا نہ جا سکا۔ جب بدھی لے ہی ہو جاتی ہے تو انوبھو
کون کرتا ہے اور کیسے انوبھو کرتا ہے کہ کیا اسے کھول لیں؟

اُتر:۔ پریمی! اب تمہیں کیا بتلاویں کہ کون انوبھو کرتا ہے اور کیسے انوبھو کرتا ہے
ذرا ہمت کرو۔ دور نہیں ہے جب آ جاؤ گے تو آپ سے آپ پتہ چل جائے گا۔ ایک مانز

اُس ستّا جیون شکتی کے بنا اور کچھ ہے ہی نہیں۔ نمک سمندر کی تعداد لینے چلا مگر آپ ہی کھو یا گیا۔ اشانت بدھی چلی۔ اپنے ادگم ڈھیرا اُس کی جگہ ستھان کی کنوج میں۔ پتہ ہی نہیں چلا۔ کہاں گئی اور کیسے گئی۔ رہ گئی چیتن ستّا ماتر۔

پرشن ۱۴: مہاراج جی! یہ جیو مرنے سے بڑا ڈرتا ہے۔ ہمیشہ ہی جیتا رہوں۔ کوئی دُکھ نہ آئے۔ سُکھ کے واسطے ہی نت یتن کرتا رہتا ہے؟

اُتّر: رہ گیان سمان کو دھن نہیں سمتا سمان نہیں سُکھ
جیوت سم آشا نہیں لوبھ سمان نہیں دُکھ

مانش۔ پشو۔ پکھشی۔ کیڑے۔ مکوڑے۔ جتنے بھی شریر دھاری جیو ہیں سب کے سب زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ کوئی شریر چھوڑنے کے واسطے تیار نہیں۔ اگر کیسی وچار کیا جائے تو جینے جی کون مرنا چاہتا ہے۔ کوئی آتم گیانی پرش جس نے شریر کو تچھ سمجھ رکھا ہے۔ اپنی مرضی سے کوئی نہیں جانا چاہتا۔ کال چکر کے آگے کسی کی چال کارگر نہیں ہوتی۔ شریر ختم نہ ہو تو بھی گند پڑ جائے۔ سپر کھو آگیا ہے جو شریر کی تبدیلی کا تیم بنا ہوا ہے اس سے سر یادہ قائم رہتی ہے۔ جب بردہ اوستھا آتی ہے تب بعض ہاتھ جوڑتے ہیں۔ ایشور کرپا کر جان چھڑا۔ اصل میں جیو پران چھوڑنا چاہتا کبھی نہیں ہے۔ ایک غرض ہی اس کو مجبور کرتی رہتی ہے ورنہ شریر کے بہت دیرتک رہتے ہیں کیا سکھ ہے۔ ہاں وہ ہی جیو شریر دھاری سُکھی رہ سکتا ہے۔ جس کے اندر وِکھے کچھ روشنی ہو چکی ہے۔ اِس مستی میں چاہے ہزاروں برس گنّدچادیں۔ گذار کر سُکھی رہ سکتا ہے۔ اندریوں کی لالسا میں پڑا ہوا جیو شریر کی اوستھا کمزور ہو جانے پر ہر طرف سے لاچار ہو جاتا ہے۔ مجبوری سے موت کو آوازیں لگاتا ہے۔ اتی لوبھی۔ اتی موہ وادی لوگوں کے چولا چھوڑنا اچھا

نہیں لگتا۔ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں ایک ساہوکار تھا۔ پتر، پوتے والا تھا۔ اندر پونڈوں کے صندوق بھرے پڑے تھے۔ پتر پوتروں کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا تھا۔ جب اس کے مرنے کا وقت آیا۔ اس کی جان نہ نکلے۔ پتر کچھ دان پن آخری سمے کروانے کے واسطے چاول لے آئے۔ آکر کہنے لگے۔ لالہ جی۔ کچھ اس میں نقدر کھ کر ہاتھ لگا دیں۔ اٹھ کر لالہ جی کہنے لگے "میں مرنے والا تھوڑا ہی ہوں جو دان کر دوں۔ تم تو گھر کو اجاڑنے لگے ہو، میرے سامنے ہی۔ لے جاؤ چیزوں کو اندر رکھو۔ میں نے جس طریقہ سے کمایا ہوا ہے۔ مجھے پتہ ہے تم کو کیا قدر ہے" اتنا کہتے کہتے لالہ جی سرہانے پر گر پڑے۔ سوانس نکل گئے۔ پتروں نے سرہانے سے چابیاں نکال کر اسی گھڑی پہلے اندر پڑی دولت بانٹی پھر لالہ جی کے مرنے کی خبر شہر میں کری۔ سب جیو سکھ چاہتے ہیں کوئی دکھی نہیں رہنا چاہتا۔ کون ایسا سنسار میں جیو ہے جس نے ہمیشہ سکھ پایا ہو۔ دکھ کو نہ دیکھا ہو۔ اس کے اختیار میں ہے کچھ نہیں۔ کیول کرم کی چھاؤں کو لے کر نتیجے میں پھنسا ہوا ہے۔ سب کرم کے نتیجے میں پھنس کر جنم جنمانتر تک بھٹکتے رہتے ہیں جو پربھو کے پراپن ہو جاتے ہیں ان کی سکھ۔ دکھ۔ لابھ۔ ہان میں سمان بدھی ہو جاتی ہے وہ سدا سکھی رہ سکتے ہیں چاہے شریر رہے یا نہ رہے۔ ایسی بدھی ویرلے جیو کو ست سنگ دوارہ ہی ملا کرتی ہے۔ سنسار میں جینے جیسی آشا سے بڑی آشا کوئی ہے ہی نہیں۔ وشٹے کے کیڑے کو اس گندگی سے الگ کر کے رکھو۔ وہ بھی تڑپنے لگتا ہے۔ ایشور کرپا سے گیان اسے ملے تب سنتوش روپی دھن دوارہ ترپت ہو سکتا ہے۔ سنسار کی کوئی چیز اس من کو ترپت کرنے والی نہیں ہے پربھو۔ لوبھ موہ۔ کیچڑ میں اس کو نہ پھنسائے۔ یہ ترشنا ہی ویترنی ہے۔ گیان روپی ناؤ کا پر سوار ہو کر ویترنی ندی سے پار کوئی ورلا ہی سنسار میں ہوتا ہے۔

## (۳) کرتاپن اور شرناگتی

پرشن ۴۵ :- مہاراج جی ! یہ کرتاپن یا ابھیمان" میں کرتا ہوں"۔ ایسا بھاؤ کدھر سے آیا ؛ ایشور کو کیا ضرورت پڑی تھی ۔ اتنی لمبی چوڑی سرشٹی بنانے کی ؟

اُتر :- یہ یمی ! کرتاپن کہاں سے آیا - اس کا کارن آج تک کسی نے نہیں بتایا۔ یہ بھاؤ تو ایسے پیدا ہوا جیسے جل میں ترنگ پیدا ہوتی ہے ۔ اس کا کارن کون بتائے ۔ ایسے ہی آتم ستا میں سے خود بخود کرتاپن یعنی مایا کا سروپ پیدا ہوا۔ کرتاپن میں ہی جنم مرن یعنی پیدائش اور ناش کا سلسلہ کھڑا ہوا ہے اس کا کوئی کارن نہیں بنا کارن ہے ۔ اسی کو بھرم اند مکار ۔ اودیا ۔ اگیان کہتے ہیں ۔ جس کا نہ شروع ہے نہ آخر ۔ درمیان میں اسچرج دستار دکھائی دے رہا ہے اور ہمیشہ ہی رنگ بدلتا رہتا ہے ، باقی جب اس پرم ستا آتم آنند میں بدھی پرویش کرتی ہے اس اوستھا میں سنسار کا نام نہیں رہتا ۔ یہ اسچرج اوستھا ہے جب تک آنکھ کھلی ہے ، اس میں جیو غلطان ہے ، جنم سے لیکر مرن کال تک کسی چیز کی پراپتی اپراپتی سے اصلی خوشی سمتا شانتی کو پراپت نہیں ہو سکتا جب تک رغبت ۔ نفرت کا سلسلہ جاری رہتا ہے تب تک دکھی رہتا ہے راجہ سے لیکر رنک تک ۔ برہما سے لیکر چیونٹی تک ہر ایک جیو کئے بھیت ہے جب تک اکاگر چت سے اس موہ مایا کے جال کا وچار نہ کیا جاوے تب تک اصلیت کا پتہ نہیں لگ سکتا ۔ اکاگر چت ہونے کے واسطے ہی سب سادھن کریا نیم ۔ سنجم بنے ہوئے ہیں لیکن پل پل دکھی مایا کے ادبھت روپ میں جیو غلطان ہو جاتا ہے ۔ جن گوردؤں نے یہ نگری آباد کی ہے ۔ آج وہ اگر ہوں

تو اُن سے پُوچھنا چاہیئے۔ کس طرح آپ نے سنسار کا مقابلہ کیا ہے۔ دھرم کا رُوپ ہی ان ست پُرشوں نے سمجھا تھا۔ آج لمبی لمبی سُروں میں مہاپُرشوں کے بچنوں کو گا کر سارے مطلب کو ہوا میں ہوا کر دیا جاتا ہے۔ اِس طرح کبھی چِت (من) اکاگر نہیں ہو سکتا جب تک کوئی صحیح سادھن نہیں تب تک من کا استقر ہونا ناممکن ہے۔ باقی آپ لوگ تو وکیل ہو۔ بال کی کھال نکالنے والے ہو۔ زندگی موت کا مسئلہ کہیں باتوں دوارہ تھوڑا حل ہو سکتا ہے۔ اِس طرح وچار کرتے رہا کرو۔

پرشن ۴۴:- مہاراج جی! یہ کرتاپن کہاں سے اور کیوں پیدا ہو جاتا ہے؟

اُتر:- یہ رُوپی اہنکار یعنی ننگ بھاؤ۔ کرتاپن کے پیدا ہونے کا کوئی کارن نہیں ہے۔ بغیر کارن کے ہی یہ کھیل ہو رہا ہے۔ یہ ہی اُپادھی جیو کو لگی ہوئی ہے جب کرم کر کے پھل پراپت ہوتا ہے تب اس کے راگ دویش میں اگنی کی طرح پل پل وکھے تپایمان ہوتا رہتا ہے۔ یہ ایسا اسچرج کھیل ہے۔ ایک پل کے واسطے بھی جیو اسے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ نہ چھوٹ سکتا ہے۔ انیک طرح کے جتن کرنے پر بھی کرتاپن نہیں جاتا۔ وکاروں کی مُول جڑ یہ ہی ہے۔ جب تک یہ سمجھ رہی ہے میں اور میرا شریر۔ تب تک وکار ساتھ ہی ہیں۔ اِس واسطے ست پُرشوں نے ایک جگتی بتائی ہے کہ عاجزی۔ دینتا۔ سیوا۔ پر اُپکار۔ نشکام کرم۔ نرمل پربت ہے جو اِس مارگ پہ چلنے والے ہیں۔ وہ ایک روز وکاروں سے مُکتی حاصل کر لیتے ہیں۔

پرشن ۴۵:- مہاراج جی! فاعلیت اور انانیت کسے کہتے ہیں؟

اُتر:- پریمی! فاعلیت کرتاپن کو کہتے ہیں اور انانیت اہنکار کو کہتے ہیں۔

پرشن ۴۸:۔ مہاراج جی! سنت پرش کہتے ہیں کہ پرماتما کی مرضی کے اندر ہی سب کچھ دیکھنا چاہیئے۔ ہونا نہ ہونا سب اس کی آگیا میں ہے تو ہمیں حکم کیوں دیا جاتا ہے کہ نیک کام کرو۔ برے مت کرو۔ کرنے والے ہم کون ہوتے ہیں۔ جب سب یہ پرماتما ہی کرن کرانہار ہے اور اگر ہم کرنے والے بنتے ہیں تو سنتوں کی یہ بات کیسے سمجھ میں آوے ؂

"حکم رضائی چلنا نانک لکھیا نال"

اُتر:۔ تمہارے اس سوال کے تین پہلو ہیں۔ پہلی حالت میں جب تک مانشوں میں الیشور وشواس کم ہے تو ان سے کہا جاتا ہے اچھے و نیک کام کرو اور برے چھوڑ دو۔ ایسا کرنے کرتے اُن کی بدھی نرمل ہوتی جاتی ہے اور وہ آگے کی حالتوں کو سمجھنے لگتی ہے لیکن اس متھیا ابھیمان میں غلطاں رہتی ہے کہ میں بڑی پیشر ہوں۔ فلاں فلاں کرموں کی کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ اس کرکے وہ پرانی جنم مرن کے چکر میں تو پڑتا ہی ہے لیکن اس کی بدھی ؛ ودھیہ کاری اوستھا کے پاس پہنچ گئی ہوتی ہے۔ اتنا ہونے پر بھی وہ اس چکر سے چھوٹ نہیں نہیں سکتی۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ وہ کیسے نربندھ اور نہہ کرم اوستھا پراپت کرے یعنی اس جنم مرن کے گھرے عذاب سے کیسے چھٹکارا ملے تب سنت پرشوں نے حکم فرمایا ہے کہ اس نہہ کرم اوستھا کو پراپت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسری حالت میں اپنے سب نیک کرم پرماتما کے سمرپن کرتا جاوے تو وہ ان کے نتیجوں سے چھٹکارا پا جاویگا یعنی اپنے آپ کو نربندھ بنانے کے لئے جنم مرن کے چکر سے چھٹکارا پانے کے لئے اور نہہ کرم اوستھا پراپت کرنے کے لئے وہ سمرپن بدھی دھارن کرے۔ تمہارے سوال کا تیسرا

اور آخری پہلو یہ ہے کہ ایسی سمرپن بدھی دھارن کرتا ہوا جیو ہونا نہ ہونا کرنا نہ کرنا سب ایشور آ گیا ہیں دیکھتا ہوا اس پرماتما کا ہر گھڑی ہر لحہ چنتن کرتا رہے۔ جب ایسے نشچے کو بدھی پراپت ہوگی تب کرتاپن ابھیمان سے نربندھن ہو کر اپنے نج سروپ اکھنڈ انبناشی شبد میں اچل ہو جاویگی۔ کرم اور کرم پھل کے دوند روپی کھید سے نربندھن ہو کر ست سروپ میں اچل ہو جاویگی۔ اس استھتی کو ہی اسم پد تروان شانتی کہا گیا ہے۔

سار وچار یہ ہے کہ کرتاپن کے ابھیمان سے بدھی کرم پھل دوندوں میں آسکت ہوئی ہوئی ناناں پرکار کی کامناؤں کو دھارن کر کے جنم مرن روپی سنسار میں پھرتی ہے۔ اس جہاں اندھکار کرتاپن کے ناش کرنے کے واسطے پرتھم نشچے پربھو آ گیا ہیں سمرپن کرم یعنی پربھو کو کرتا جاننا اور اکھنڈ پریم کر کے چنتن کرتا ہی کلیان کے دینے والا سادھن ہے۔ اسی کو بھگتی کہتے ہیں۔ جب سمرپن بدھی پرپک ہو جاتی ہے تب یہہ کرم سروپ آتما میں استھت ہو کر آنندت ہوتی ہے ایشور کو کرتا جاننا کرم بندھن سے چھوٹنے کے لئے اپائے ہے۔ جیسے بدھی کرتاپن کی ابھیمانی ہو کر کے خود ہی کرم کر کے دوند روپی دکھ سکھ دھارن کرتی ہے یہی سنسار کا چکر ہے۔ ویسے ترپر کرتی تین گنوں کے کھیل کو آپ ہی کر رہی ہے اس میں صرف جیو ہؤیں کر کے پھنسا ہوا ہے۔ اس سے چھوٹنے کے لئے ہی پربھو آ گیا ہیں سمرپن کرم کرتے سے ہی چھٹکارا پراپت ہوتا ہے ویسے یہ بھو تو نہہ کرم سروپ ہے۔

پرشن ۹۴:- مہاراج جی! آپ فرماتے ہیں۔ "ذرے ذرے میں بھگوان ہے اور شرتی واکیہ بھی ایسے ہی کہتے ہیں۔ شرتی میں لکھا ہے:-

"ایسے اوا بیمہ ملاہم۔ سرودم۔ یت کنچ جگتیام جگت"

لیکن یقین نہیں آتا۔ وہ ذرّہ ذرّہ میں کیسے ہے بنسپتی جگت تک تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن جڑ میں اس کا آبھاس کیسے ہو ؟

اُتر:- پریمی! ہڈیاں ۔ ماس ۔ بال ان سب میں اس کی چیتنا نہیں تو اور کیا ہے یہ سب اُسی کا ہی ظہور ہے ۔ جل سے پرتھوی ۔ پرتھوی سے اگنی ۔ اگنی سے وایو ۔ وایو سے آکاش ۔ آکاش سے من ۔ من سے بُدھی اور بُدھی سے آتما ۔ اس طرح ان سب میں اُس مہان شکتی کا ہی پرکاش ہے ؛

پرشن نمبر ۵ :- جب ایشور کی شکتی کے بغیر ایک پتّا بھی نہیں ہل سکتا تو پھر اچھے یا بُرے کی ذمہ داری انسان پر کیوں ؟

اُتر:- یہ سُنی سُنائی بات ہے نتیجہ میں نہیں ہے کیونکہ جب ایشور کو کرتا مان لیا تو اپنا آپ نہیں رہ سکتا ۔ دوسرے لفظوں میں جب کرتاپن کو تیاگ کر ہر کام پربھو اَرپن سمجھ کر کیا جائے گا تب ہی کرم کی قید سے مخلصی حاصل ہو سکتی ہے ۔ جب تک خود کرتا بنتا ہے خود ہی بھوگنا پڑے گا ؛

پرشن نمبر ۵ الف :- مہاراج جی! شاستروں میں ایک طرف آتما کو کرتا مان کر ساری ذمہ داری اُس پر ڈال دی جاتی ہے اور دوسری طرف یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اکرتا ہے اور بَری الذمہ ہے ۔ دونو باتیں ایک دوسرے سے متضاد ہیں ۔ آپ اِس بارے میں ذرا صاف کرنے کی کرپا کریں :-

اُتر:- پریمی! آتما کے ہی یہ دونو سروپ ہیں ۔ ایک دوسرے کے مقابلہ میں جیو دیش کی سمجھ کے مطابق ست پُرش بیان کرتے آئے ہیں ۔ اصلیت میں نہ وہ کرتا ہے ، نہ اکرتا ۔ جب تم اس اوستھا تک پہنچو گے تو سارا بھید

تمہارے سامنے ہی کھل جاوے گا۔ آتما کو کرتا ماننا اور اپنے آپ کو نمت ماتر اس کی ہم گیا میں دیکھنا اپنے آپ کو نربندھن کرنے کا ایک اُپائے ہے۔ دوسری طرف ایسا کرتے کرتے بدھی اس اوستھا تک پہنچتی ہے۔ اس کو یہ انوبھو ہونے لگتا ہے اور سوکھشم سے سوکھشم تتو کو سمجھنے کی قوت پیدا کرتی ہے اور وہ دیکھتی ہے کہ گن گن میں برت رہے ہیں۔ آتما نرلیپ ہے اکرتا ہے۔ اس سے اور اوپر جب بدھی پہنچتی ہے تو اس کا استھان اور توازن اتنا سوکھشم ہو جاتا ہے کہ وہ کرتا اور اکرتا کے ٹنٹے (جھگڑے) سے اٹھ کر ایک ایسی استھتی میں پہنچتی ہے جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ استھتی گنوں کا گڑھ ہے جو استھتی پراپت ہو کر ہی جانا جا سکتا ہے ؂

پرشن نمبر ۵ :- مہاراج جی! اکثر دیکھا گیا ہے کہ سنتوں کے پاس لوگ کھچے ہوئے آتے ہیں جیسے مقناطیس کے پاس لوہا کھچا آتا ہے۔ اسی طرح ست پرشوں کے پاس بعض بعض ورتیوں کے انسان اپنی ورتیوں کو چھوڑ کر ان کے شرناگت ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ اس کا کیا کارن ہے؟

اُتر :- پریمی! تمہاری بات درست ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چکرورتی راجہ تک اپنے شریر کرکے واسناؤں کی تیاری میں ہیں اور ہر وقت شانتی بخش حالت میں رہتے ہیں۔ باقی کے انسانوں کی گنتی کیا ہے ہر جیو شانتی چاہتا ہے اور اس شانتی کو پراپت کرنے کی تلاش میں در در کی ٹھوکریں کھاتا ہے ست پرشوں کے اندر پورن شانتی ہوتی ہے اور ان کے انگ انگ سے وہ شانتی نازل ہوتی ہے۔ یہ ہی کارن ہے کہ لوگ

ست پرشوں کے پاس اپنی ناستکی حالت کو پورن نشٹھی میں بدلنے کے لئے اُن کی شرن میں آکر اپنے آپ کو سونپ دیتے ہیں اور اُن کے پاس رکیسے چلے آتے ہیں۔ مہاتما لوگ نشٹھی میں تدرُوپ ہوئے ہوئے ہوتے ہیں :۔

پرشن ۵۳ :۔ مہاراج جی! ایسا کہتے سُنا ہے :۔

بن ہری کرپا ملیں نہیں سنتا ؛ سب ست سنگتی سنسرتی کر انتا
بن ست سنگ وویک نہ ہوئی ؛ رام کرپا بن سلبھ نہ سوئی
ہو وہی ہی وویک موہ بھرم بھاگا ؛ تب رگھو ناتھ چرن انوراگا

اُتر :۔ پریمی جی! ستنتوں کا سنجوگ بڑی مشکل سے ملتا ہے اور بڑا دُرلبھ ہے پہلے تو یہ بڑا دُرلبھ ہے کہ سنت مل جاویں پھر یہ اور بھی دُرلبھ ہے کہ اُن کے پاس بیٹھ کر اُن کی سکھشا اور وچار سُنے جاویں یہ پھر اور دُرلبھ ہے کہ یہ سب سُنا سمجھ میں آجاوے۔ پھر اس سے یہ اور بھی دُرلبھ ہے کہ سُنی اور سمجھی ہوئی سکھیا پر چلا جاوے۔ جب تک سکھیا پر چلا نہیں جاتا سنتوں کے ملنے اور سننے کا کوئی مطلب نہیں کیونکہ یہ سب دُرلبھ ہی ہیں اس لئے یہ دُرلبھتا کر کے بات کہی گئی ہے سو۔ بن ہری کرپا ملیں نہیں سنتا
ست سنگتی سنسرتی کر انتا

## (۴) نشکام کرم نشٹھا اور شردھا

پرشن ۵۴ :۔ مہاراج جی! کیا آپ تھوڑے سے میں نشکام کرم کا سروپ بتلا سکیں گے؟

اُتر :۔ کیوں نہیں لو سُنو! جب بُدھی کرم پھل نند سکھ دکھ میں چلائمان نہیں ہوتی یعنی کسی بیکار کے پھل میں جو کہ ہوں دو دادہ پراپت

ہوتے ہیں۔ چلائمان نہ ہو کر اچل رہتی ہے تو بدھی کی اِس اوستھا سے کیا ہوا کرم نشکام کرم کہلاتا ہے۔ یہ سنسار یہ ایک گہرا گمبھیر ساگر ہے اس کو صدق اور شوق دوارہ ہی پار کیا جا سکتا ہے۔

پرشن ۵۵ :- آپ ابھی کہہ رہے تھے کہ صدق اور شوق سے یہ سنسار ساگر پار کیا جا سکتا ہے سو کرپا کر کے ذرا کھولیں کہ صدق اور شوق کسے کہتے ہیں ؟

اُتر :- ہاں پریمی جی! ضرور سمجھو۔ شوق تو ایسا ہو کہ آتم گیان روپی میدان اب مارا کہ مارا (فتح کیا) اب دیر نہیں ہے کہ میں اِس اوستھا پر پہنچوں۔ اِس طرح وشواس بھرا شوق ہو تمہارا صدق ہو کہ میں ضرور کامیاب ہونگا کوئی طاقت نہیں کہ میری کامیابی روک سکے بھید تھوڑا ہی ہے۔ دونو قریب قریب ایک ہی باتیں ہیں۔

پرشن ۵۶ :- مہاراج جی! اِس پرمارتھ کے راستے پر چلا نہیں جاتا اس کا کیا کارن ہے ؟

اُتر :- پریمی جی! صدق کی کمی ہے اور پھر یہ نام روپ اتمک سنسار میں ہزاروں اژدہا کھڑے ہیں۔ وہ تمہیں اِس راستے پر چلنے نہیں دیتے۔ اگر پریم پراپت کرنے کے لئے چلنا ہو تو باہوش ہو جاؤ۔ ایک لمحہ کی بھی دیری نہ کرو۔

پرشن ۵۷ :- کئی دفعہ بے غرض بھاؤ سے منش کسی سمبندھی یا سماج کی بھلائی کا کام سوچتا ہے اور شروع کرتا ہے مگر پھر بھی دکھ اور شوک کو پراپت کرتا ہے۔ ایسا کیوں ؟

اُتر :- جب تک ست پرائنتا میں پورن درڑھتا نہ پراپت ہووے تب تک (نش)کام کرم میں پریم بھاؤ درڑھ نہیں ہوتا ہے اور پریم کے بغیر نشکام کرم اکثر کھید سروپ ہی پرتیت ہوتے ہیں :

## (۵) کرم۔ کرم چکر اور کرپا درشٹی

پرشن ۵۸:- کون سے کرم بندھن کا موجب ہوتے ہیں اور کون سے مکتی کے؟

اُتر:- غرض کر کے جو کام کیا جاتا ہے وہ بندھن دیتا ہے اور فرض کر کے کیا ہوا کام آزادی دیتا ہے۔

پرشن ۵۹:- مہاراج جی! پچھلے جنموں کے پھل سروپ اس جنم میں بھی جیو اچھے یا کھوٹے کرم کرتا ہے تو کیسے اُن سے چھٹکارہ ملے؟

اُتر:- پچھلے کرموں کے انوسار ہی یہ موجودہ جسم اور اس کی عادات بنتی ہیں اُن عادات کے زیر اثر ہو کر ہی جیو کرم کرتا ہے۔ گھبرانا نہیں چاہیئے ہمت کر کے ست پرشارتھ میں لگے رہنا چاہیئے۔ ہر انسان کے اندر اچھے اور برے دونوں جنم کے سنسکار رہتے ہیں۔ اگر ست سنگ سیون کر کے اچھے سنسکاروں کو جاگرت کر لیوے تو برے سنسکاروں پر وہ حاوی ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے جیو اپنے کرموں کا سدھار کر سکتا ہے۔ ست سنگ کا اسی لئے بڑا پربھاؤ ہے۔

پرشن ۶۰:- کیا پشو پکشی و دیگر جونیوں میں بھی جا کر جیو کرم کرتا ہے یا صرف بھوگتا ہی ہے؟

اُتر:- پریمی! جیو کسی بھی جونی میں جاوے وہ وہاں بھی کرم کرتا ہے اور بھوگتا بھی ہے۔ اس کی کئی ایک مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ سب پرکار کی اندری سمبندھی چیشٹائیں سب جونیوں میں جیو کرتے پائے گئے ہیں۔ جیسے کرودھ کرنا۔ چالاکی کرنا۔ بدلہ لینا چوری کرنا۔ زبردستی کرنا۔ کمزور کو دبانا۔ دُکھی و سکھی

وغیرہ ذخیرہ منشیہ جونی میں ایک خصوصیت ہے کہ جیو اپنے نقص اور کمی کو سمجھ سکتا ہے اور اس نقص پر عبور پانے کی کوشش کر سکتا ہے اور عبور پا سکتا ہے۔ یہاں تک بھی ممکن ہے کہ اِس آواگون روپی سنسار میں آنے سے ہمیشہ کے واسطے مکتی حاصل کر لیوے۔

پرشن ۱۱:- مہاراج جی! آپ کا سیوک ہربنس لال بہت کشٹ میں ہے آپ اُس پر کرپا کریں۔ اُس کا کشٹ نورت ہو۔

اُتر:- پریمی! کرم چکر اٹل ہے۔ فقیر خود اس سمے کرم چکر کی لپیٹ میں ڈیڑھ ماہ سے آئے ہوئے ہیں۔ یہ اپنی تکلیف دور نہیں کر سکتے اور کسی کا کیا علاج کریں گے جس وشواس پریم سے اتنی دور چل کر آئے ہو۔ پربھو سہایتا کرنے والے ہیں۔ ہربنس لال تو ویسے بھی ان کو پیارا ہے۔ نہ جانے کس کرم چکر نے اُسے اس سمے لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ جنم جنمانتر کے شبھ اشبھ کرم سُکھ دُکھ دینے والے بن جاتے ہیں۔ اس جگہ اس جنم میں تو پریمی نے کوئی ایسا کرم نہیں کیا جس کر کے تکلیف مل رہی ہے۔ پربھو کرپا کریں۔ جلدی خلاصی مل جاوے۔ پریمی! اور بھی ہسپتال میں سینکڑوں بیمار پڑے ہوں گے ان کے واسطے تم کیوں نہیں پرارتھنا کرتے ہو۔ موہ وش ہو کر تم کو اِدھر آنا پڑا۔ پربھو بھاوی کو کون میٹ سکتا ہے؟

پرشن ۱۲:- مہاراج جی! سنتوں کے پاس بڑی طاقت ہوتی ہے۔ دیکھ میں میکھ مار سکتے ہیں۔ کرپا درشٹی کریں بھکاری بن کر آپ کے در پر آئے ہیں؟

اُتر:- پریمی! تم بچوں والی بات کرتے ہو۔ کیا تم پربھو آگیا کو نہیں مانتے؟ چھٹکارہ شبھ کرم کرنے میں ہی ہے۔ تم آئے ہو۔ تمہارا آنا کچھ نہ کچھ لابھکاری ہی

رہیگا۔ مگر جتنی دیر دکھ بھوگنا ہے بھگتنا ہی پڑیگا۔ پہاڑ کی لائی تو رہیگا ہی۔

نوٹ:۔ (یہ پریمی شری ہربنس لال کے سسر تھے۔ ایک وقت تھا جبکہ دوسروں کو مہاراج جی پاس آنے سے روکتے تھے۔ اپنی غرض لے کر چرنوں میں حاضر ہوئے تھے۔ چلتے سمے کچھ سیوا لفافے کی اور کہنے لگے:۔

"مہاراج جی! یہ سیوا لنگر میں ڈال دینا۔ مہاراج جی نے فرمایا:۔

"پریمی! یہ ہوٹل نہیں ہے۔ نہ ہی راستے میں سفر کرنے والے سے سیوا کروانے ہیں۔ اپنا بھاگ جیو کو کہاں سے کہاں لے جاتا ہے۔ تم اپنے آپ آئے ہو۔ کسی کے بلانے پر تھوڑے آئے ہو۔ اوشیہ سمے پر دانا پانی کھینچ کر لے جاتا ہے۔ سیوا پھر کسی سمے دیکھی جاوے گی)۔

## (۶) جیو گتی

پرشن ۶۳:۔ مہاراج جی! کرم ہم خود کرتے ہیں یا پچھلے سنسکار ہی ہم کو شبھ اشبھ مارگ پر لے جاتے ہیں؟

اُتر:۔ پریمی! بے شک پچھلے سنسکاروں کر کے ہی جیو کا سوبھاؤ بنتا ہے مگر اپنے سنسکار آپ بدل بھی سکتا ہے۔ ایشور نے بدھی دے رکھی ہے مگر استعمال نہیں کرتا۔ برائی کو چھوڑ کر اچھائی گرہن کر سکتا ہے۔ اچھا کرم کرتے کرتے برا کرم کرنے لگ جاتا ہے۔ اس واسطے ہر گھڑی ہر سمے دل کو ضبط کر کے ست مارگ میں درڑھ وشواس دھارن کرنی چاہیئے۔ جیوں جیوں پکے ارادے سے شبھ کرم پر چلتا ہے اُوچتا کو پراپت ہوتا ہے۔ اچھی سنگت اچھی طرف لے جاتی ہے۔ بلکہ سوبھاؤ والوں کی سنگت کرکے بدھی ملینتا کو پراپت ہوتی ہے۔ سنگت کا اثر لازمی ہے۔ اس واسطے بارم بار ست سنگت پر زور دیا جاتا ہے۔ سار بھنڈار

است رُوپ ہے۔ اگیانتا سے سنر اور سنسار کو سَت مان کر چلا جا رہا ہے جب دویک بُدھی پیدا ہوتی ہے تب ادھر سے ہٹ کر ست کی طرف گوئی بھاگ شالی جیو دِرڑھ ہوتا ہے۔ ست سنگ میں اگر چپ کر کے نہیں بیٹھے رہنا چاہیئے وِچار کرنا چاہیئے اسی طرح سے بُدھی سے بھرم دُور ہوتا ہے۔

پرشن ۶۴ :۔ مہاراج جی! سنسار کا کام کرتے ہوئے نام چنتن کیسے کریں؟

اُتر :۔ پریمی! سنساری کاموں کو کرتے ہوئے پرانی نام چنتن اس طرح سے کر سکتا ہے۔ اپنے کاروبار میں لگا ہوا انسان فرض کر کے اپنے کام کو نپٹاتا رہے لیکن چیشٹا اُس کی اُس کو ختم کر کے نام پرائن ہونے کی بنی رہے۔ اِس چیشٹا کی کشش اور کھچاؤ کر کے جو کشو کشتم رہتی ہے نام کے پرائن ہونا ہی ہے یعنی کام کرتے سمے تو نام سمرن نہیں ہو سکتا لیکن دھیان میں ادھر کی طرف کھچاؤ ہوتا ہی سو کشتم پرکار سے نام پرائن ہوتا ہے۔ جب کام ختم ہو جائے تو اپنی اُسی کشش اور کھچاؤ کر کے جو پہلے سے اُس میں موجود تھی لگا رہے۔

پرشن ۶۵ :۔ مہاراج جی! عبادت کرنے کیلئے کیا کیا باتیں ضروری ہیں؟

اُتر :۔ پریمی جی! غور اور یکسوئی کے بغیر عبادت ہونی مشکل ہے۔ سب سے پہلے بُدھی کو ایکاگر کر کے جس کی عبادت کرنے چلے اس کے واسطے چت میں تڑپ ہونی چاہیئے پھر غور پراپت ہو گی۔ تب عبادت کرنے لائق بنو گے۔

پرشن ۶۶ :۔ مہاراج جی! یہ جو پرماتما کے نام ہیں جیسے واہگورو، اللہ ہو۔ ست نام۔ رام ہری۔ گایتری منتر۔ اوم۔ رام کرشن ہری وغیرہ وغیرہ۔ ان کو جپنے سے کیا لابھ پراپت ہوتا ہے؟

اُتر :۔ الہٰی نام کا کام ہے منتر کرنا۔ بار بار یاد کرنا۔ سے یہ ست سنسار

کا چنتن ایک مدت سے کرتا چلا آرہا ہے اور چنتن کرتے کرتے پکا سنساری ہو گیا ہے
من کا سوبھاؤ ہے بار بار یاد کرنے کا پہلے نام کو یاد کرتا ہے پھر اس کا روپ کلپتا ہے
پھر اسی کے گنوں کی کلپنا کرتا ہے۔ پھر آگے اس کے لئے پراپت کرنے کا یتن کرتا
ہے ایسا ہی یہ کرتا چلا آیا ہے۔ ست پرشوں نے من کی ایسی خصلت کو جان کر
سنسار کے مقابلے میں پرماتما کے نام سمرن کو اس کو دیا تاکہ نام سمرن کے ذریعے
پرماتما کی یاد پکی کرتا جاوے۔ جیوں جیوں یہ ادھر پکا ہوتا جاویگا اتنا ہی نام روپ
است سنسار کی یاد اس کے اندر سے غائب ہوتی جاویگی۔ جب پرماتما کی یاد
پورن پکی ہو جاویگی تو وہ سنسار سے پوری طرح سے ہٹ کر اس آتم آنند کو
انوبھو کرے گا۔

اپنے مرشد کو ایشور کر کے سمجھ تو تیرے دل کے اندر اس کا خوف طاری
ہوگا اور پھر شردھا پیدا ہوگی۔ ساتھ ہی یہ جذبہ پیدا ہوگا جس سے وہ شیشیہ گورو
ہو گیا ہے اپنے آپ کو مٹا دیوے جس کے بعد گورو کرپا پراپت ہونے پر آتم ساکھیاتکار
خود بخود ہو جائے گا۔ یہ ہی کنجی ہے پار ہونے کی۔ فنا فی الشیخ ہوگا تو پھر فنا فی اللہ
ہی ہو جاویگا۔ شیخ سعدی نے کہا ہے کہ مرشد کے حکم میں لگ کر پہلے اپنے آپ
کو مٹا دے گا تو تو ست سروپ کو سویم بودھ کرے گا۔

## درشٹانت :-

ایک میرپور کے فقیر پیرا شاہ غازی ہوئے ہیں وہ اپنے شیشیہ کے ساتھ سفر
کر رہے تھے۔ راستے میں ایک ندی پڑی۔ مرشد کرنی دوارہ پار ہو گئے اور مرید کو
کہہ گئے کہ پیرا پیرا کہتا ہوا پیچھے چلا آ۔ جب وہ مرید پیرا پیرا کہتے ہوئے ندی میں
[illegible] کچھ دور چلا گیا ندی میں کچھ دور چلنے پر اسے خیال آیا کہ پیر تو اکبر کا نام

انسان ہی ہے۔ کیوں نہ اللہ کا نام لیا جاوے۔ جیسے یہ بھاؤ اس کے اندر آیا وہ غوطے کھانے لگا مرشد نے کنارے سے آواز لگائی۔ بیوقوف کہیں کا، پہلے پیرے کو تو پہنچ۔ پیچھے اللہ کو سمجھنا پھر وہ پیرا پیرا کہتا ہوا پار ہو گیا مطلب یہ کہ گورو بھگتی دواسہ پر بھو آپ ہی پراپت ہو جاتے ہیں۔

پرشن ۴۷:۔ مہاراج جی! اُس پرماتما کے ہزاروں نام ہیں کیا کسی بھی نام کو جپنے کر کے کچھ کال کے بعد سدھتا پراپت ہو جاوے گی ہم نے کئی منش دیکھے ہیں جو تمام عمر نام رٹتے رہے اور اُن کا کچھ نہ بنا۔ آخر اس میں ضرور کچھ راز ہو گا۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

اُتر:۔ سُنو پریمی جی! پرماتما کے نام انیک ہیں اور وہ سب ٹھیک ہیں پرنتو! جو نام کسی انوبھوی تتھا کمائی کئے ہوئے پرش سے پراپت ہوتا ہے وہ ہی نام اُس میں کچھ کمائی کرنے کے بعد جیسا وہ پرش بتلائے کارگر ہوتا ہے۔ مثلاً کسی بھی تلوار بنانے والے کی دوکان میں تلواریں ٹنگی ہیں اور وہ ہیں بھی سب تلواریں ہی۔ مگر جو تلوار شورویر کے ہاتھ میں ہو گی۔ وہی تلوار اصل میں تلوار ہے۔ وہ شورویری تلوار کے استعمال کا طریقہ بتلا سکتا ہے اور اس پر یقین بھی کیا جا سکتا ہے۔ باقی ماندہ جو تلواریں اُس تلوار والے دوکاندار کے پاس ہیں وہ دیکھنے میں تو تلواریں دکھائی دیتی ہیں پر واستو میں لوہے کا ٹکڑا ہی ہیں۔ ایسا ہی تم نام کے بارے میں سمجھو سب نام ہی ہیں۔ پر ستگورو دوارہ دیئے گئے نام کی مہما اپار ہے۔ تم جو کہتے ہو کہ نام کے جپنے والے سینکڑوں دیکھے ہیں۔ اُن کا کچھ نہیں بنا۔ سو ٹھیک ہے ہر ایک کار کے کام کرنے کے لئے چاہے وہ سنسارک ہو یا پرمارتھک شکتی ہوتی ہے۔ بنا شکتی کے کسی کام میں سپھلتا پراپت نہیں ہوتی سو بنا صحیح شکتی

جانے کے سبب تین اکار تھ ہی جانو۔ ایسا ہی ان لوگوں کا سمجھو ورنہ مہاپرشوں نے کہا ہے کہ ایک ست نام کے جپنے سے کروڑوں جنم کے پاپ ناش ہو جاتے ہیں۔ پری نام کو سہج بھاؤ سے ستگورو کی بتلائی ہوئی یکتی دوارہ جپتے چلو تو اور کچھ کرنا شیش رہاتی، نہیں رہ جاتا۔

پرشن نمبر ۶۸ :۔ مہاراج جی! جیون آگے نہیں بڑھ رہا ہے یعنی جیون میں آتمک اُنتی نہیں ہو رہی۔ اِس کا کیا کارن ہے؟

اُتر :۔ پریمی! ست مارگ میں درڑھتا سے چلنا ہوگا۔ کوئی بچوں کا کھیل تھوڑا ہے یہاں تو جیون میں ہی مرتیو کو قبول کرنا پڑتا ہے جو ڈیوٹی تمہیں ملی ہے اُسے بھی ٹھیک طور سے نہ نبھاؤ تو کیسے سپھلتا ہو۔ پریمیو! راضی با رضا کا منتر یاد رکھو۔

پرشن نمبر ۶۹ :۔ مہاراج جی! کیا بستر کھول کر بھی ابھیاس میں بیٹھ سکتے ہیں؟

اُتر :۔ ابھی تمہاری اوستھا اِس قابل نہیں۔ ابھی ابھیاس کے وقت بستر بند کر لیا کرو۔

پرشن نمبر ۷۰ : (ایک حکیم پریمی) مہاراج جی! آپ فرماتے ہیں کہ ابھیاس میں وقت کی پابندی ہونی چاہیئے۔ کئی دفعہ جونہی ابھیاس میں بیٹھتا ہوں روگی کی آواز آتی ہے کہ بہت تکلیف ہے دیکھئے۔ اس وقت کیا کرنا چاہیئے۔ داس کو روگی کو دیکھنا بھی اوشیک پرتیت ہو رہا ہے؟

اُتر :۔ پریمی! تو بھی روگی ہے اور اپنے روگ پورتی کا یتن کر رہا ہے اور یہ بڑا پرانا روگ ہے جو کہ انیت جنموں کا لگا ہے تو اس نورتی کا یتن کرنا بڑا اوشیک ہے اور اس مالک پر درڑھ وشواس رکھو کہ سب کے دکھوں اور روگوں کو دور کرنے والا وہی ایک پربھو ہے اور اُن کی کرپا سے اس کا روگ دور ہوگا اور اگر

روگی کی پراربدھ میں دکھ ہے تو اسے اوشیہ بھوگنا پڑے گا۔ اسے کوئی بھی دور نہ کر سکیگا۔

پرشن ۱۷ :- پربھو! اگر پریشانی ہو اور مریض کو بہت زیادہ تکلیف ہو تو کیا پھر سادھنا سے نہیں اٹھنا چاہیئے؟

اُتر :- نہیں پریمی! بالکل نہیں اٹھنا چاہیئے۔ سادھک روگی کیا، اگر تیرے مکان کو آگ لگ جائے تب بھی سادھنا چھوڑ کر نہیں اٹھنا۔ بڑی سے بڑی مصیبت آ جائے لیکن سادھنا کو اپنے سمے سے پہلے نہیں چھوڑنا چاہیئے :

پرشن ۱۸ :- مہاراج جی! شروع میں آتم چنتن میں کٹھنائی ہوتی ہے۔ اس لیئے پہلے تیرتھ یاترا وغیرہ سادھنوں کو دھارن کیا جائے اس کے بعد آہستہ آہستہ ابھیاس یعنی آتم چنتن کیا کر سکوں، ایسا عام لوگوں کا وچار ہے۔ اس کے علاوہ بچوں اور ان پڑھ ویکتیوں کے لئے تو بہت مشکل ہے کیا کر کے سمجھایئے؟

اُتر :- پریمی! سیدھا ہو کر چل، ہیر پھیر ڈالنے کا سمے نہیں۔ جیون تھوڑا ہے منزل لمبی ہے۔ ست مارگ سنتوں کا ایک ہی ہے سب سے پہلے سمتا کے پانچ اصولوں سادگی، ستیہ، سیوا، ست سنگ اور ست سمرن کو جیون میں دھارن کرنا اور بچوں کو ان ہی پانچ اصولوں کی سکھشا دینی اُنتی کا کارن ہے۔ سب سے پہلے سداچاری جیون بڑا ضروری ہے۔ بھگوان کی سب سے بڑی پوجا یہ ہی ہے :

پرشن ۱۹ :- "سداچار" سے آپ کی کیا مراد ہے؟

اُتر :- پربھو پریمتا ہی سداچار کا سروپ ہے۔ سداچار یعنی ست میں آچرن [illegible]



کرنا کیا ہو سکتا ہے جب جیون سمرپن کر دیا، ایشور ہی سب کرنے کے پیچھے یاد [illegible]

لیا جاوے اور تمام پرکرت جال کو اسی ست سروپ میں دیکھا جاوے۔ اس واسطے نِت پربھو کی یاد کرو اور اسی کا سمرن کرو ؛

پرشن ۴۷ ۔ مہاراج جی ! سمرن کا سروپ کیا ہے ؟

اُتر : من کا سروپ ہے من کرنا یا دوسرے الفاظ میں سمرنا ۔ یہ سمرنا ہی سنسار ہے من زندہ یا نی کر کے ہے من جب تک ٹھکانے نہیں آتا سمرن یعنی یا نی جاری رہتی ہے جب تک اس کو ٹھکانے لگانے کا پربندھ نہ ہو تب تک یہ ٹھکانے پر نہیں آتا ۔ جب سمرتی کا نا کا پھیرا ہو دانی او ستھا کا لو دھ ہو گیا ۔ یانی بھول گیا سمرن ہردے کے کہتا ہے ۔ ابھیاس کرکے ہوتی ہے ۔ یہ سادھن ؛ یہ پر پا ہو پاتے ہیں ۔ سمرن منہ بند کر کے جب ست نام کا کیا جاوے تب بندھن سے مکتی ملتی ہے ۔ یہ گورو سے حاصل ہوتا ہے جو سنسار کو سمرتا ہے وہ سنساری ہے جو دیہہ کو سمرتا ہے وہ بیوپاری ہے ؛

پرشن ۴۸ : مہاراج جی ! تو کیا یہ سمرن یا ابھیاس علیحدہ ایکانت میں بیٹھ کر کرنا ہی اچت ہے یا کچھ پریمی اکٹھے بیٹھ کر کر سکتے ہیں جیسا کہ کئی ستسنگھاؤں میں کچھ لوگوں کو اکٹھے بٹھا کر ابھیاس کرایا جاتا ہے ؟

اُتر : پریمیو ! ابھیاس ایکانت میں کیا جانا چاہیئے ۔ ایسے استھان میں ہو جہاں کسی کو یہ پتہ بھی نہ لگ سکے کہ وہ ابھیاس کر رہا ہے ۔ اکٹھے مل کر بیٹھنے سے ابھیاس نہیں ہو سکتا من نہیں ٹھہر سکتا ۔ نہ ہی ابھیاس کی طرف جاتا ہے ۔ اس کا خیال ہر وقت ساتھ یا کچھ فاصلے پر سامنے بیٹھے ہوئے دوسرے پریمیوں کی طرف لگا رہتا ہے ۔ ایکاگر تا نہیں ہو سکتی ۔ یہ خیال بنا رہتا ہے کہ میں زیادہ دیر بیٹھوں تاکہ دوسرے [illegible] سکیں کہ ابھیاس کم کرتا ہے [illegible]

وچاروں میں پڑا رہتا ہے اس لئے ابھیاس ہمیشہ ایکانت استھان میں ہی کرنا چاہیئے۔

پرشن ۷۶: مہاراج جی! اگر ست نام ندھیاسن کرنے کے بعد بھی واسنائیں بنی رہیں تو پھر وہ اناستی شبد جس کو ویدوں میں ناد برہم کہہ کر مہاپرشوں نے بیان کیا ہے وہ کیا حاصل ہو سکتا ہے؟

اُتّر:۔ پیارو جی! تیرے اندر اگر واسنا ہوگی تو شبد کا پرکاش وہاں نہیں ہوگا یہ دونوں متضاد باتیں ہیں۔ واسنا کے رہتے ہوئے کبھی شبد میں استھتی نہ ہوگی سو تم اچھی طرح سمجھ لو۔

پرشن ۷۷: نام کی اتنی مہما کیوں ہے اور یہ نام کیا وستو ہے؟

اُتّر: ہر ایک وستو میں چار گن ہوتے ہیں نام۔ روپ۔ گن اور کرم جیسے ناشپاتی نام ہے اس کی بناوٹ رنگت روپ ہے، میٹھا پن اس کا گن ہے۔ وغیرہ۔ انسان کے اندر جو شبد ہو رہا ہے جس کو آتم درشی پرش ہی جانتے ہیں۔ گورو جو نام بتلاتے ہیں وہ اسی شبد سے ملتا ہے اور اسی کی مدد سے وہ شبد اندر پرگٹ ہوتا ہے اور جیو مکھی پا جاتا ہے۔ اسی لئے نام کی بہت مہماں ہے۔

پرشن ۷۸:۔ دوش والی چیز نردوش کو کیسے دیکھ سکتی ہے جبکہ ہر وقت اس کا لگاؤ دوش والی چیزوں سے ہے؟

اُتّر: دوش کو تیاگ کر کے ہی نردوش کو دیکھ سکتی ہے دوش کو تیاگنا ہی پرم تپ اور پرم بھگتی ہے۔ نرنہ یہ ہے کہ بدھی من اندریوں کی ممتا کے لئے ہوئے نت ہی شبھ اشبھ کرموں کو گرہن کرتی ہے اور ہر وقت چلائمان ہوتی رہتی ہے جب ست شردھا اور درڑھ انوراگ سے گورو شکھشا دوارہ من اندریوں کی ممتا کو تیاگ کر ایشور اچھیا کو بدھی انتر و کھے درڑھ کرتی ہے اور

ست نام کا سمرن درڑھ نشچے سے کرتی ہے تب واسنا اپنی مہا دوش سے چھوٹ کر نروواس اور اَنشکریا تنو ہو تما کو انوبھو کرتی ہے تب جا کرم پریم پوتر ہوتی ہے اور پرم شانتی کا سروپ ہو جاتی ہے۔ یہ ہی حالت تتو بودھ سمتا استھتی اور نروان کی ہے ؏

پرشن ۷۹:۔ مہاراج جی! نام جپنے سے بعض اوقات سواس بھی نام میں بھول جاتا ہے۔ من اپنے ہی سنکلپ کرنے لگ جاتا ہے۔ نئے سے نئے روپ ساکھیات پرگٹ کر کے اُن کے ساتھ رنگ رلیاں مناتا ہے اس کا یہ کھیل کس طرح بند ہو گا؟

اُتر:۔ پریمی! ایک دم سُرتی ایکاگر کیسے ہو سکتی ہے۔ بُدھی جنم جنمانتر سے واسنا کے پورن کرنے میں لگی ہوئی ہے تر واس ہونے کی کوشش ہی نہیں کرتی۔ بڑے بھاگ سے گورو کرپا سے جیو کو مکتی پراپت ہو جاتی ہے جب تک اس میں چت نہ دے تب تک کیسے ایک دھار آ سکتی ہے ہر سمے ناک کی نوک پر نظر جما کر آنے جانے والے سواس کے ساتھ نام اُچارن کرو۔ منہ بالکل بند رہے۔ ریڑھ کی ہڈی بالکل سیدھی رہے۔ آسن ٹھیک طرح سے بچھا کر بیٹھنا چاہیئے گردن بالکل جھکنے نہ پائے۔ گردن کا جھکنا غفلت کی نشانی ہے۔ باہر سے سُرتی کو ہٹا کر ناسکا کے اگر بھاؤ پر رکھ کر یا رسیا سواس اور نام میں ورتی لگا دے۔ گردن اس سمے جھک جاتی ہے۔ جب ابھیاس کیسے سے آلس تندرا آتے ہیں ؏

پرشن ۸۰:۔ مہاراج جی! آپ بھی تو کسی سمے بالکل جھک جاتے ہیں بڑی دیر کے بعد پھر اصل حالت میں آتے ہیں؟

اُتر:۔ پریمی! یہ اوستھا ہی اور ہے یہ جلدی جلدی نہیں آتی۔ یہ ہی نردھیہ

اوستھا ہے۔ سُرتی بالکل ہی شریر کو بھُول کر کیول آنند میں مگن ہوتی ہے۔ تب ایسا ہوتا ہے۔

پرشن ۸۱ :۔ ایک پریمی کا نام لیکر، مہاراج جی! وہ کبھی ایسے جھک جاتا ہے اور بعض اوقات گردن ہلاتا رہتا ہے؟

اُتر:۔ پریمی! وہ اپنے ساتھ بھی ٹھگی کرتا ہے اور دوسروں کو بھی دھوکا دیتا ہے جب سُرتی نام اور سواس کے آنے جانے کو اچھی طرح سمجھ کر آ جا رہی ہے جھکنے کا مطلب ہی کیا ہے۔ جب کسی سچے بھاگیہ سے بڑی محنت کر کے ناد شبد پرگٹ ہوتا ہے تب جا کر شریر کو بھُولنے والی بات آتی ہے۔ پھر سیدھے ہو کر بیٹھو کر سیدھی گردن رکھ کر ہوش سے نام اُچارن کرنا چاہیئے۔ نہ زیادہ کھانے والے نہ زیادہ سونے والے نہ جاگنے والے سے ہی یہ ست نیم پورا ہوتا ہے جس کا کھان پان، چلنا پھرنا، اُٹھنا بیٹھنا، سونا یعنی آہار بیہار ستسنگت مریادہ کی ہے وہ پریم سکھ سمتا شانتی کو کبھی نہ کبھی پراپت کر سکتا ہے۔

پرشن ۸۲ :۔ مہاراج جی! کیسے وچار ست مارگ کا کیا جاوے؟

اُتر:۔ ایسا گیان وچار کوئی ۔ سو نر جیون مکتا ہوئی
بولن ہار کہاں سوں ہوا ۔ کیسے آپجا کیسے مُوا
پَون کی گانٹھ سہج من آئی ۔ تاں سوں ہرگلا بنسیا بھائی
کھل گئی گانٹھ کھوج نہیں پایا ۔ پَون کا پتلا پَون سمایا
جیسے بادل ہوت اکارا ۔ نکسے دُر سے یہ سنسارا
مٹ گیا بادل رہا اکاسا ۔ ایسے آتم کو نہیں وناسا
اس بھو رنگی کا پار نہ پایا
کہیں کبیر گُرو بھید سکھایا

پریمی! اگر دو گوسائیں ملیں تب ہی ست کا بھید کھلا دیں بنا مرشد کے
طریقہ وچار نہیں ملتا۔ بنا وچار کے گیان نہیں ہوتا جس طرح سنسار کی بھگتی یعنی
پریم بھی کٹھن ہے اس طرح ست کی دھار پر چلنا بھی کٹھن ہے ؎

چلو چلو سب کوئی کہے ورلا پہنچے کوئے
جاں کو ست گور ملن گے تاں گھٹ سوجھی ہوئے

طریقہ پاکر بھی بڑی بھاری محنت کی ضرورت ہے۔ تم کو ابھی کیا اس طرف کی
پڑی ہے۔ تم نے ابھی سنسار کو دیکھنا ہے پریمی! یہ عاشقوں کا مارگ ہی الگ اور سنساریوں کا الگ ہے
سے گرہی ہو تو بھگتی کر نہ تو کر بیراگ ۔ بیراگی بندھن پڑے تاں کو بڑا ابھاگ
تب لگ جوگی جگت گور جب لگ رہے نراس ۔ جب جوگی آشا کرے تو جگت گورو جوگی داس
با ہوش ہو کر بھی کھول کر سنا کر دکھائی کا گڑا نہیں جو جلدی منہ میں ڈال لو گے
ست سنگ میں آیا کرو۔ اس طرح شوق بڑھتا ہے ؎

سادھ بڑے پرمارتھی گھن جیوں برسے آئے
تپن بجھاویں اور کی اپنا پارس لائے
ندیا بہتی جات ہے آکھ دھو مونہ تابی ہاتھ
نہ جانے کس پلک میں ناتھ سے ہو ویں اناتھ

پریمی! بکسی کے ہو کر چلو گے۔ تب کچھ نہ کچھ پا لو گے ورنہ دھنتی جیو لوک
پر لوک دونوں سکھوں سے محروم رہتا ہے ۔

پرشن ۸۷: مہاراج جی! ست سروپ چیتن کا کیا سروپ ہے؟
اتر: پریمی! ست سروپ کا کوئی سروپ نہیں ہے جتنے بھی نام روپ گن سنسار
میں ہیں ان سب کو غائب کرنے سے ست سروپ کا انوبھو کیا جا سکتا ہے تمہاری
یاد داشت میں ہے جب تک سنسار کے نام روپ گن کا ابھاؤ نہیں ہو جاتا تب

تک ہم ست سروپ بکار چنتن کر ہی نہیں سکتے۔

**پرشن ۸۴:- دھیان کس استھتی کا نام ہے؟**

اُتر:- جیوں جیوں ست نام میں درڑھتا بدھی کو پراپت ہوتی ہے۔ تیوں تیوں کرتاپن کا ابھاؤ ہوتا جاتا ہے اور جیوں جیوں کرتاپن کا ناش ہوتا ہے تیوں تیوں واسنا جال کا ابھاؤ ہوتا جاتا ہے اور جیوں جیوں واسنا کا ناش ہوتا ہے تیوں تیوں بدھی ابناشی سروپ سمواد میں نہچل ہوتی ہے۔ ایسی نہچلتا کو ہی دھیان کہا گیا ہے۔

**پرشن ۸۵:- مہاراج جی! ابھیاس چنتن کرتے کرتے جب آتم دھونی انوبھو ہوتی ہے اس وقت ہماری ورتی اور اور من کے چلن کا کیا نقشہ بنتا ہے؟**

اُتر:- لال جی! تو کیوں ایسے سوال کرتا ہے یہ باتیں انوبھوتا سے تعلق رکھتی ہیں پھر بھی اشلوہ ماتر تیری جانکاری کے لئے یہ فقیر سنا رہے ہیں۔ آتم دھنی کے اُٹھتے ہی اس من کی ورتیاں واسنا ہین ہو جاتی ہیں۔ ہر کارج جو جیو کرتا ہے وہ سہج ہوتا ہے اور نشکام ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ جو کارج کرتا ہے جیسا کہ اپنے لئے یا اپنے کلیان کے لئے کرتا ہو۔ فرق صرف اتنا رہتا ہے کہ اس کی بدھی سے اپنا پرایا پن غائب ہو چکا ہوتا ہے اور ان کرموں کے نتیجہ میں اس کی بدھی انوکول اور پرتیکول حالات میں ہر کھ مان اور کھید وان نہیں ہوتی ہے۔

پرشن نمبر ۸۶:- مہاراج جی! اب تو بہت ہو گیا۔ کرپا کر کے کچھ ایسے طرح کی باتیں بتلا دیجئے گا کہ میرا کچھ بن جاوے؟

اُتر:- پریمی جی! زیادہ زندگی کو کیوں ناحق پریشان کرتے ہو۔ زیادہ چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی ادھک سوچنے کی تتھا وچار کرنے کی ضرورت ہے بس ان تینوں باتوں پر چلنے سے سارا مطلب حل ہو جاوے گا۔

(۱) اس مالک کُل کو ہر چیز کا کرتا اور کارن جانئے:

(۲) اپنے آپ کو ہر وقت یہاں کسی حیل و حجت کے یہ سمجھے کہ میں اس مالک کُل کے اندر ہوں اور جو کچھ بھی ہوتا ہے اس کی مرضی سے ہوتا ہے:

(۳) گذران والے پروگرام سے اپنی زندگی بتائیے بس پھر تیرے اہنکار کی ماں مر جائے گی اور اس کے نشٹ ہوتے ہی پھر کچھ کرنا کرانا باقی نہ رہیگا:

## (۷) سمرن بھجن ابھیاس اور آتم چنتن

پرشن نمبر ۸۷:- مہاراج جی! آپ نے بڑا آسان رستہ بتلایا پر بڑے کٹھن ابھیاس کی ضرورت پڑیگی اور پگ پگ پر گرنے اور وچلت ہونے کا ڈر ہے اس میں اور کچھ مدد مل سکتی ہے؟

اُتر:- ہاں! اگر کامل اُستاد پکڑے اور شاگرد میں اس پر پورن شردھا ہو اور اس کا پورن منلاشی ہو تو سب کچھ آسانی سے ہو سکتا ہے پھر وہ اُستاد سب سنبھال لے گا:

پرشن نمبر ۸۸:- مہاراج جی! یہ کیسے سمجھا جائے کہ ہم ست سروپ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہمارا تو ہر کارج پرکرتی کی پھیلاوٹ میں ہی رہتا ہے اور اس کو اکٹھا کرنے کے لئے دن رات ہم لگے رہتے ہیں

کرپا کر کے سمجھاویں یہہ کیا بات ہے؟

اُتر:- پریمی جی! تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ پرکرتی میں سب کرم ہوتے ہیں اور تمہاری بدھی اہنکار میں استھت ہوکر کرموں کی کرتا بنتی ہے۔ جب یہ بدھی آتم تت میں لین ہو جاتی ہے تو پرکرتی شریر دوارہ جو کرم کرواتی ہے وہ سویم اُسے کئے گئی ہے اور بدھی نہہ کرم اوستھا کو پراپت ہو جاتی ہے۔ اِس حالت میں شریر پرکرتی دوارہ سہج کرم کرتا ہوا چلتا رہتا ہے۔ شریر کا سماں پورن ہوتے پر شریر ناش کو پراپت ہو جاتا ہے۔ نہہ کرم بدھی کا اِس سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ مثال کے طور پر یہہ سمجھو کہ جیسے آنکھ کا کام ہے دیکھنا وہ دیکھے گی ضرور اور اس میں اچھا بُرا انوبھو نہیں کریگی۔ جیبھ کھائے گی بھی ضرور، پرنتو اکسی پرکار کا رس گرہن نہیں کریگی۔ ایسی حالت جب ہو جاوے تب ہی نہہ سنگ حالت پراپت ہوئی سمجھو۔ جیسے جیسے بدھی آتم تت میں استھت ہوتی جاویگی یعنی اِس کی استھتی ست سروپ کی طرف ہو جاویگی، ویسے ویسے سب سُکھ بھوگ اور شریر کی اندریوں دوارہ بھرتیت ہوتے ہیں اُن میں اُسے بے لاگ پن یعنی بے رس پن پیدا ہو جائے گا تب سمجھنا کہ تم اس ست سروپ کی یا آتم تت کی طرف بڑھ رہے ہو۔

## (۸) ست سروپ میں استھتی

پرشن ۸۹:- مہاراج جی! جب جیو ست سروپ میں استھت ہو جاتا ہے تو اُس کی بدھی کی کیا استھتی ہوتی ہے؟

اُتر:- پریمی جی! بدھی نام کی چیز ست سروپ کی استھتی ہونے پر رہتی ہی نہیں سب کچھ ایک آتم سروپ ہی پرکاش کرتا ہے اس جگہ جا کر تمام پرکار کے ترک وترک ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر فکر یہ کیوں کیا اگر بنی رہے تو پھر ست سروپ کی

استھتی نہیں ہے وہ کوئی رسنسٹے مکٹ حالت ہے ؛

## (۹) سادھنا اور سنکلپ

پرشن نمبر ۹۰۔ مہاراج جی! سادھن میں جب بیٹھتے ہیں تب سنکلپ وکلپ بہت اٹھتے ہیں اور پہلے سے اُنتہ کرن میں شانتی پرتیت نہیں ہوتی اور نہ ہی کچھ اُنتی معلوم ہوتی ہے!

اُتر:- پریمی بڑی کٹھن منزل ہے۔ آہستہ آہستہ ہی یتن پریتن کرنے سے اُنتی ہوسکتی ہے۔ اب آپ کو مکمل رہنمائی ملی ہے لیکن پورن دڑھتا اور ست وشواس سے ہی سچلنا پراپت ہوسکتی ہے۔ درجہ بدرجہ ہی اُنتی پراپت ہوتی ہے؛

پرشن ۹۱:- مہاراج جی! اگر آپ کی آگیا ہو تو صبح ست سنگ کے سمے پریمی اکٹھے بیٹھ کر کچھ سمے سادھن کر لیا کریں۔ اس سے بہت لابھ ہوگا؟

اُتر:- پریمی! اکٹھے بیٹھ کر سادھن کی آگیا نہیں ہے۔ سادھن کے لئے تو آپ کے پاس سارا سمے ہے۔ سادھن اپنی ایکانت کی وستو ہے! اکٹھے بیٹھ کر کرنے سے ایک شو (ظاہرداری) ہو جاتا ہے۔ ست سنگ کے وقت صرف ست سنگ کریں؛

## (۱۰) گرنتھ اور دھارمک پستکیں

پرشن ۹۲:- مہاراج جی! دھارمک پستکوں کو پڑھنے سے کیا فائدہ ہے؟

اُتر:- پریمی! جیون کے مسئلے کا بچار تو دھان پستکوں سے پتہ چلتا ہے؛

پرشن ۹۳: گرنتھوں میں مت بھید کیوں ہے؟ کوئی کہتے ہیں کہ واستو میں سنسار نہیں ہے۔ دوسرے کہتے ہیں کہ یہ سنسار پرماتما کا ہی پرکاش ہے؟

اُتر: سکول یا کالج میں ایم اے تک کلاسیں ہیں۔ علم ہی ہر جگہ پڑھایا جا رہا ہے۔ دسویں والے بھی علم پڑھتے ہیں۔ قاعدے والے بھی علم پڑھ رہے ہیں اپنی اپنی بُدھی کے وِستار کے مطابق ست پُرشوں نے سنسار کے متعلق بیان کیا ہے۔ آخری فیصلہ ایک ہی ہے۔ ایک ہی پرمیشور ہر جگہ ویاپ رہا ہے کسی نے کہا ہے ہر چیز میں پرم وچر رہا ہے۔ کسی نے کہا میں ہی پرم ہوں۔ یہ طرز بیان میں فرق ہے۔ اصلیت ایک ہی ہے۔ جتنا بُدھی کو اونچا کیا جاوے اسی قدر زیادہ انوبھو ہوتا ہے۔ جیسے کرشن کہتا ہے میں ہی سب پرانیوں کو چلا رہا ہوں پھر ایک جگہ گیتا میں کہا گیا ہے کہ نہ میرے میں کوئی ہے اور نہ میں کسی میں ہوں بلکہ میں اسنگ ہوں نرلیپ ہوں یہ آتما کی استھتیاں ہیں۔ جتنی جتنی بُدھی آگے چلتی ہے اُتنی اتنی ہی سمجھ آتی جاتی ہے۔ تمام لوگوں کے واسطے ایشور واد کا مسئلہ یہاں تک ہی ٹھیک ہے کہ ایشور پر نشچے کریں اور جب ایشور کا بودھ ہوگا تو جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ جب لڑکا پڑھ رہا ہو تو ہر قسم کے لوازمات کی ضرورت ہے۔ اس کے پاس قاعدہ ہو۔ قلم دوات ہو اور دیگر چیزیں ہوں۔ جب ایم اے پاس ہوگا تو سب ختم ہو جائیں گی اس وقت عالم کامل ہو جاتا ہے لیکن علم اس آتما کو بیان نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ انوبھوی چیز ہے۔ کبیر نے بہت شبد اس کے متعلق کہے ہیں کہ وہ عجیب شے ہے۔ سنسار کی مثال بانجھ کے پتر سے دی ہے یہ اوستھا صرف اس نے جانی ہے سنساری لوگ تو کہیں گے کہ وہ پاگل

ہے۔ آخر جب اگیانی بدھی چھوڑ دیں گے اس وقت نروان ہوگا۔ اگر آتما کوئی دوسری چیز ہو تو علم کچھ بتائے بھی۔ جب چیز ایک ہی ہے تو بیان کون کرے سُننے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا ہے۔ وہاں پہنچنے کی کوشش کرو۔ آتما نہ بات کرتا ہے نہ کام کرتا ہے۔ نہ اس کا آدھ ہے اور نہ انت ہے۔ واستو میں ساری سرشٹی گُنوں ہی میں برت رہی ہے۔ وہ اُسی سے ہے جسے یوگ کی سرشٹی کہا گیا ہے ؛

## (۱۱) مَن سمبندھی وِچار

پرشن ۹۴ :۔ مہاراج جی! من کو بس کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

اُتر :۔ پریمی! پہلے جیون کے صحیح اور غلط حالات کو سمجھو۔ جیون کے حالات کو ہر ایک سمجھتا ہے مگر صحیح نہیں سمجھ رہا ہے اور صحیح نہ سمجھنے کے کارن غلط حالات کو پکڑ رہا ہے یہ سب من کا کھیل ہے۔ جب تک من غلط اور صحیح کا نرنیہ نہ سمجھے گا یہ صحیح کی طرف نہیں جائیگا۔ من کو پکڑنے کا طریقہ ایشور کے پراین ہونا ہے۔ اس طریقہ کو کسی مہاتما سے پراپت کر کے ہردے سے دھارن کرو۔ صحیح نشچے سے اسے پکڑ دو۔ اسی طریقہ کو دھارن کرتے کرتے من بس ہی ہو جائیگا۔

پرشن ۹۵ :۔ مہاراج جی! ایسی کون سی یکتی ہے جس سے من ٹھکانے لگ جاوے ؟

اُتر :۔ ہاں پریمی! یہ بہت ضروری ہے۔ اسے اچھی طرح سمجھو۔ من کو ٹھکانے لگانے کے لئے چار باتیں ضروری ہیں۔ ان کے پراپت ہونے پر من ٹھکانے لگ جاتا ہے مگر یہ بات ضروری ہے کہ تمہارے اندر یہ بھاؤ پیدا ہونا چاہیئے کہ میں نے اپنے من کو ٹھکانے لگا کر رہنا ہے (۱) نشچے درست (۲) راستہ درست (۳) گورو

درست (۴)، کوشش درست ؛

پرشن ۹۶ : مہاراج جی ! من چنچل تو پون سے بھی ادھک ہے بڑی کوشش کی جاتی ہے۔ اک وچار اپر نہیں آتا۔ آسان یُکتی (طریقہ) کرپا کر کے فرماویں۔ جس سے چت ٹھہر جاوے ۔

اُتر : یہ بھی اجنہوں نے سر پر جٹائی ڈال رکھی ہے۔ بڑی جٹا بڑھا رکھی ہے دھونیاں تاپتے ہیں۔ اُلٹے لٹکتے ہیں۔ پانی میں کھڑے ہو کر تپ کرتے ہیں۔ اُن کا من راستے پر نہیں آتا۔ من بڑا بکرال ہے۔ جیتے جی مر جاؤ۔ صاحب سے پریم بناؤ۔ سنسار کی پریتی بالکل ختم کر دو۔ پنجرہ کو سکھا دو۔ تب جا کر دُوار انتر وِکھے کھڑکے گی۔ مالک کی کرپا تو رگ رگ میں ہو رہی ہے انتر مکھ ہو کر دیکھو۔ من وِدھی دیہہ اندری کا وِشے نہیں۔ ان آنکھوں سے اُسے دیکھا نہیں جا سکتا۔ یہ کان شرون نہیں کر سکتے۔ رسنا چکھ نہیں سکتی۔ یہ اندریوں کے دوارہ محسوس ہونے والا نہیں جو تمہیں پکڑ کر دکھایا جاوے۔ یہ بھی ایک وِدھی کا مارگ ہے :-

نام پربھو کا ہردے بسے من پون رکھیے اک ٹھور
انتر ماہیں شبد پر لاگے سُرت بھئی مخمور

روم روم میں نت گنجار ہے شبد پرکھ نردان
پران اپان کو سم کر لاگے نرکھے انحد کی تان

ہند برہمنڈ کی سدھی پاویں من پون کر رکھیے اک ٹھور
گگن گپھا میں امرت دھارا پیوے شونیہ گور دھنکھ سور

آسا ترشنا چھوڑی پاندے چترا اچھ لبھوت
مایا پربھو کی اچرج ہے بیادھ کے پاہیں وست الوپ

جنم جنم کا لوٹا گانڈے پائے چیت پر نیت
نرمل کرم کو دھار کے ملیو بھوجل جیت

کاچی کایا میں امرت بھریا نت لوٹے نرمل پانی
نت نت دھیان دھرو پربھاتی کٹے کرم کی کہانی

بھاگ ہوئے انتر چانن ہویا۔ پائی گت نرواس
منگت سرب کا ٹھاکر پائیو آد نرنجن ابگت اناس

پریمی! اس کے بغیر کوئی دوسرا ہو تو اسے سمجھایا جاوے سب جیا جنت اس مالک کا روپ ہے۔ راستہ تم کو پتہ ہی ہے جس پریم سے سنسار کی طرف دوڑتے ہو۔ اس سے دو گنے پریم سے بھی دو گھڑی مالک کے چرنوں میں چت دے دو تو کام بن جاوے۔ نرموہ ہو کر چلنا بڑا ہی کٹھن ہے

چلو چلو سب کوئی کہے ورلا پہنچے کوئے
جاں کو ستگور ملن گے تاں کو سوجھی ہوئے

پھر کبھی آنا ہوا تو اور پوچھ لینا۔ اتنے دن ادھر ٹھہرے رہے کیا سوچتے رہے ہو۔ جاؤ اب آرام کرو۔ فقیروں کے پاس زیادہ نہ بیٹھا کرو

گھر پہونچ کا من اپنا لیا جو ہاتا ہاتھ
اب چھٹ نکیں گے اس کا جو چڑھے ہمارے ساتھ

پرشن نمبر ۹: مہاراج جی! من بڑا بکرال ہے اس سے کس پرکار چھٹکارا پایا جا سکتا ہے؟

اتم: پریمی! من ہی اس کا منتر ہے اور من ہی شترو ہے۔ چاہے اس کو وشیوں کی طرف لگاؤ۔ چاہے کرتار کی طرف۔ یہ ایک سمے میں ایک ہی کام کریگا دونوں حالتوں میں من اندریاں بدھی یہ ہی رہتی ہیں صرف ان کا سوبھاؤ بدل

جاتا ہے۔ سو بھاؤ بدلانے کے واسطے ویراگ اور ابھیاس ہے اندر کوئی بھی سادھن ایسا نہیں ہے جس کے دوارہ ٹھکانے پر پہنچ سکے۔ اس طرح وچار کرتے رہا کرو۔ کیسی ٹھکانے پر پہنچنا ہے تو۔

پرشن ۹۸: مہاراج جی! کبھی کبھی ایسی اوستھا بن جاتی ہے کہ من اچاٹ ہو کر نہ سادھن میں لگتا ہے نہ سوادھیائے کرنے کو جی کرتا ہے۔ نیند اور آلس آ گھیرتے ہیں۔ من خود بخود ویسے چنتن کرنے لگتا ہے۔ من کے اندر گھور تموگنی ورتیاں جاگرت ہو جاتی ہیں۔ اس سمے میں کیا کروں؟

اُتر: لال جی! گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بہتر ہوگا کہ ایسے وقت میں سب کچھ چھوڑ کر تنہائی (خلوت) یعنی ایکانت میں چلے جانا چاہیئے۔ وچار اور ابھیاس بارم بار دڑھ کرنا چاہیئے۔ سبارم بار من کی ورتیوں کو پکڑ کر سمجھانا چاہیئے۔

اے مورکھ! کیوں پریشان ہے۔ جن جن وشیوں کو تو بھوگ کر اندریوں کو ترپت کرنا چاہتا ہے وہ کیا آج تک ترپت ہوئی ہیں۔ اس سمے جن کو اپار بھوگ پراپت ہیں جن بھوگوں کی تو کامنا کر رہا ہے کیا ان کی اندریاں ترپت ہوئی ہیں یا نہیں۔ بالکل نہیں ہوئیں تو جا کر نصفیہ کر لے۔ جو کچھ پوچھنا چاہتا تو نے کرنی ہے جا کر کر لے۔ غفیروں کی بات یاد رکھ۔ سب پیاسے ہی ہیں۔ اور گھور اترپت اوستھا میں ہی ہیں۔ پھر تو کیوں اس اندھیرے میں پڑتا ہے؟ اندریوں کا سوبھاؤ ہی ہے کہ یہ نت پیاسی رہتی ہیں۔ اس لئے تو اس سَت تت کی کھوج کر جس سے ان اندریوں کی ہمیشہ کی پیاس شانت ہو جاوے۔ اس طرح بارم بار وچار دوارہ من کو ساودھان کرنا چاہیئے اور ایکانت واس کرنا چاہیئے۔

پرشن ۹۹: مہاراج جی! کامی پرش کے لئے ایکانت بڑا اگھاتک ہے وہ

ایکانت میں جا کر اپنی کامناؤں کو پھیلا کر اور کبھی زور سے کامناؤں
کا چنتن کرنے لگے گا ؎

اُتر - پریمی! یہ ٹھیک ہے لیکن سادھک اور جگیاسو پریمی کے لئے یہ بات
نہیں ہے۔ اُن کی یہ اوستھا ہمیشہ تھوڑے ہی رہتی ہے کبھی کبھی ایسی تموگُنی اوستھا
آ جاتی ہے اس کا ہی یہ علاج ہے۔ باقی ماندہ عام دُنیا اور لوگ جو نام کے پجاری
ہیں اُن کے لئے یہ علاج نہیں۔ اُن کے لئے جو تم نے کہا ہے وہ ٹھیک ہے

پرشن نمبر ۱ :- مہاراج جی! من میں خلا (الجھاؤ) کیسے پیدا ہو جاتا ہے؟

اُتر :- پریمی! من میں خلا (الجھاؤ) اگر نہ ہو تو ایک کے بعد اور دوسرے سنکلپ
کیسے ٹھہرے جاویں۔ جب تم کوئی مکان بنانے کی تجویز کرتے ہو تو پہلے من میں جگہ
بناتے ہو۔ من کی جگہ خالی ہو تب اس کا نقشہ ٹھہر گیا۔ بعد میں نقشہ روپی سنکلپ
ہی زمین پر آ کر دکان کی شکل اختیار کر لیتا ہے اس لئے من میں خلا کا ہونا اپنے
آپ سے سدھ ہے۔ پریمی! غور سے سنو! کہ پانچ تتووں سے جو پانچ
تن ماترائیں ہیں اُن کو گرہن کرنے والی پانچ گیان اندریاں ہیں۔ انسانی جسم
میں اس کے دور کو سنت پُرشوں نے اس طرح انوبھو کیا۔

آکاش روپی تتو سے من کی اُتپتی ہوتی ہے اور سنکلپوں کو جنم ملتا ہے
پرتھوی تتو کا تعلق ناسکا اندری سے ہے جو گندھ کو گرہن تیاگ کرتی ہے
جل کا تعلق جِہوا اندری سے ہے جو اس کو گرہن اور تیاگ کرتی ہے۔ وایو کا
سمبندھ توچا اندری سے سپرش محسوس ہوتا ہے۔ اگنی تتو کا آنکھوں سے تعلق
ہے جس سے روپ کا انوبھو کرتی ہے ؎

پرشن نمبر ۱ : مہاراج جی! ذرا وپریت واتاورن میں چلنے پر من میں گڑبڑ
پیدا ہو جاتی ہے جو اشانتی کا موجب ہوتی ہے۔ اس کا کیا

علاج ہے ؟

اُتر :- ابھیاس چنتن جب خوب بڑھ جاویگا تو پرپت اوستھا پریشان نہ کر سکیگی (اشارہ کرتے ہوئے) ابھی تو تم سداچاری جیون بنانے کی کوشش میں ہو۔ آتم ساکھشاتکار کی اوستھا بہت دور ہے جب ابھیاس و چنتن بڑھ جاویگا تب ہی استھتی ایکاگر ہوگی۔ پہلے نہیں۔ گھبراؤ نہیں۔ ابھیاس میں چنتن بڑھاؤ۔ سب ٹھیک ہو جاوے گا ۔

پرشن ۱۰۲ :- مہاراج جی! میں نے ایسا کئی بار دیکھا ہے کہ جس پرکار کے واتاورن میں بچپن سے رہ رہا ہوں اس سے بھن طرح کے واتاورن میں جاتے ہیں تو من میں عجیب طرح کی دُبدھا سی ہونے لگتی ہے من گھبراکر اشانت اور چنچل ہو اُٹھتا ہے اس کا کوئی علاج آپ کرپا کر کے بتلائیں گے ؟

اُتر :- ہاں! یہ بھی اوشیہ ہے۔ جب تمہارا اپنے یتھارتھ سروپ آتما کا چنتن اور ابھیاس خوب بڑھ جاویگا تو کیسی بھی حالت تمہیں پریشان نہ کر سکیگی اسی لئے پربھی! سب سے پہلے تو منشیہ کو سداچاری جیون بنانے میں درڑھتا حاصل کرنی چاہیئے۔ تم ابھی سداچاری جیون بنانے کی کوشش میں ہو۔ یہ بڑا اچھا ہے پرنتو! آتم ساکھشاتکار کی اوستھا بہت دور کی بات ہے۔ جب آتم چنتن اور ابھیاس میں ادھک سے ادھک سمے لگا کر درڑھتا حاصل کر دو گے تبھی تمہاری ورتیاں ایکاگر استھتی کو پراپت کر سکیں گی۔ گھبراؤ نہیں آتم چنتن اور سمرن ابھیاس میں درڑھتا حاصل کرنے کا نتین دھارن کرو۔ سب ٹھیک ہو جاویگا۔

پرشن ۱۰۳ :- مہاراج جی! من کی سادگی کے سروپ کو ذرا صاف کر کے سمجھائیں ؟

اُتر: یہ ایک نقطہ ہے اگر تم اس کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو تو ساری بات
آسانی سے تمہارے دل میں جذب ہو جاویگی۔ مانو! کہ تم کھانے بیٹھے ہو۔
کھانا تمہارے سامنے پروس دیا گیا ہے اور تم کھانا شروع کرنے والے
ہو اُس وقت اس کھانے کا اثر تمہاری طبیعت پر نہ ہو تبھی اُس کو کھا
جاؤ۔ اگر اس کو دیکھ کر من للچانے لگا ہو تو اس میں سے تھوڑا سا لے کر
باقی تقسیم کر دو۔ یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کو تم اپنی زندگی کے ہر پہلو میں
استعمال کر سکتے ہو اور ایسا کرنے کرتے من اپنی غلط کاری حرکتوں سے
باز آجاوے گا۔ اور تم اس پر حکومت کرنے والے بن جاؤ گے۔ جن کو
جن پدارتھوں میں خوشی محسوس ہو۔ دل للچانے لگے اُن سے اس کو دور
کرنا ہے۔ لباس ایسا مت پہنو جس کو پہن کر من میں یہ بھاؤ آوے کہ
میں نے کیسے اچھے کپڑے پہن رکھے ہیں میں کیسا خوبصورت لگتا ہوں
باقی سب لوگوں کے سامنے میں اونچا ہوں۔ جب اس طرح سے من کو
ٹھگنے چاروں طرف سے ملیں گے یہ بھاگ کر آخر کو نام سمرن میں لگے گا*
پرشن نمبر ۱۰۲: مہاراج جی! ایسی کرپا کریں جس سے ابھیاس میں من
لگا رہے اور کوئی آسان سا طریقہ فرماویں جس سے من انترمکھ
ہو جاوے۔ جو آنکھوں و کانوں کو دبانے والا سلسلہ ہے یا
انتر میں کئی ناموں کا دھیان ہردے۔ کنٹھ۔ مستک۔ کپال
میں کرنے کے واسطے طریقہ جات رائج ہیں جن کو چکر بیدھن
وغیرہ بھی کہتے ہیں اور کبھی ترکٹی ہیں۔ ہردے میں آگے پیچھے
انتر میں روشنیوں میں من لگایا جاتا ہے یا کوئی تھتا ہے
مستک سے چلکر ہردے میں۔ ہردے سے نابھی میں۔ کبیر

سارے شریر میں جگہ بجگہ چلتی پھرتی روشنی (جیوتی) ہے
یہ کیسا وچار ہے۔ ان استھانوں میں من ٹھہرا کر اوم اکشر
کو جاننا چاہیے۔ باری باری سوالسوں کو روکنا اور چڑھا لینا
اور کئی پرکار کی مدرائیں کھیچری یا چری۔ بھوچری وغیرہ سے
ایکاگرتا کہاں تک ہو سکتی ہے؟

اُتر: ۔ پریمی! یہ سب سادھنائیں کر کر کے فقیروں کا آخر کار جس طریقہ سے
جا کر من استھت ہوا وہی صحیح اور پرمان طریقہ مانا گیا ہے۔ عام سنساری
جیو اس گپت راز کو نہیں جانتے۔ سنساری کیا۔ اچھے اچھے سادھنا کرنے
والے بھی اس شبھ مارگ کو نہیں پہچان سکتے۔ پران آیان یوگ آج کا نہیں
چلا آیا ہوا۔ پراتن ست پرشوں نے اسی ابھیاس دوارہ سدھ گتی پائی
ہے۔ گیتا کے پانچویں، چھٹے اور آٹھویں ادھیائے میں کرشن بھگوان نے
ورنن کیا ہے۔ صرف گنڈی (چابی) اپنے پاس رکھ لی ہے ارجن کو کہتے ہیں

"کسی سادھو سنت مہاتما کی شرن میں جا کر نمرتا سے پرارتھنا کر
وہ تجھے رازِ حقیقت (گپت رہسیہ) تیری شردھا پریم وشواس کو
دیکھ کر سمجھا دیں گے"

اس طرح کھول کر لکھنے کا مطلب ان کا یہی تھا کہ کوئی جگیاسو جب لکھے ہیں
نہ پڑھ جائے۔ جس سمے کسی ست پرش سے سیکھ لے گا تبکے یکدم ہی تسلی
ہو جائے گی۔ واقعی یہ طریقہ بھگوان کرشن نے لکھ رکھا ہے۔ صرف سامنے
بیٹھ کر سمجھنے کی شردھا وشواس پیدا کرنے کی ضرورت تھی۔ عوام کو کیا
پتہ ہے لوگ سادھن کیا وستو ہے۔ کس طرح کرنا ہے۔ جس طرح کسی
نے سمجھایا اندھا دھند چل دیا۔ اب لوگ نہ سمجھیں تو قصور کس کا ہے؟

بستر رے میں پڑے پڑے ہی سب یوگی بن رہے ہیں۔ اونچے اونچے سنگھاسنوں
پر یوگ سدھی نہیں ہو جاتی۔ آنکھ، کان کو دبا کر روشنی اور شبد کو سننا دیکھنا یہ
سب تنتووں کی مایا ہے۔ جہاں پرشول نے جسم کے اندر جسم سے تھوڑی جاگرتی
شبد کی شوکشم روپ میں ہوتی آئی ہے ان میں سے صرف ایک نے اس شونیہ
مکھ مدرا دوارہ یعنی آنکھوں کو دبانے کانوں میں انگلیاں ڈالنے سے اور
پاؤں پسار بیٹھ کر اندر کھلے دو چار۔ یاری یاری۔ چار پانچ ناموں کا جگہ جگہ
دھیان کرنے (یعنی کپال، ترکٹی، ہردے وغیرہ میں) اور اسی پرکار کئی اور
سادھنا تیار کی ہے۔ ان کے دوارہ چھوٹی بدھی والے رچی میں پھنس جاتے
ہیں۔ کفو اسدا جاری جیون بن بھی جاتا ہے اگر کہو کہ اس طرح ناد سروپ
پرمیشور انتر پرگٹ ہو جائے۔ بڑی مشکل بات ہے۔ جب تک پران اپان
کے سنگ دوارہ کسی یوگی کے بتلائے ہوئے بیج منتر کی سادھنا نہ کی جاوے
جیوں جیوں اس سادھنا میں جگیاسو دڑھ ہوتا جاتا ہے۔ من پون نام کی
ایک سا روپ میں استھتی ہوتی جاتی ہے تب نابھ کنول میں بدھی ناچل ہو کر
امرت شبد کا دھیان کرنے لگتی ہے۔ گورو روپ پرگٹ ہوا اس حالت
کو جانو۔ پھر نابھی سے امرت دھارا اوپر آکاش۔ دسویں دوار بھنور گپھا کی
طرف چلتی ہے اور سرتی دڑھ ہونے لگتی ہے۔ پھر جا کر ذکر القلب یعنی
ہردے کنول کھلتا ہوتا ہے۔ طرح طرح کا گیان وگیان۔ آتم ساکھشاتکار استھا
پراپت ہوتی ہے۔ ناد سروپ کے پرگٹ ہونے کو ہی سلطان الاذکار انحد
شبد کئی ناموں سے پکارا ہے۔ شو کی جٹا سے گنگا کا پرگٹ ہونے کا بھاؤ
بھی یہی ہے۔ روم روم سے آنند کی دھارا بہنے لگی۔ کرشن کی بنسری دوار
باہر نکلنے لگی۔ اس یوگ کی اوستھا کو کون ورنن کر سکتا ہے۔ بلے انتہ

نینی نیننی کر کے اس میں لین ہو گئے کبیر۔ نانک۔ بدھ۔ شوسندکادِک۔ کرشن رام۔ گورکھ۔ کپل۔ ویاس اور رشی منی جتنے بھی اس سنسار میں سدھ پرش ہوئے ہیں سب کا ایک ہی مت رہا ہے :-

آنکھ نہ مُوندوں۔ کان نہ رُوندوں۔ کایا کشٹ نہ دھاروں
کبیر من پون کو سادھ کے ترکٹی بندھ اُگھاڑوں

کئی طریقہ سے سادھنا کو ست پُرشوں نے بیان کیا ہے۔ اننا فرمانے کے بعد گرنتھ "شری سمتا پرکاش" میں سے (صفحہ ۲۱۰) ایک شبد پڑھوایا جس دوہا اس پرکار ہے :-

اُونچ گیانی ناد کی پار اوار نہ کوئے
منگت جیسی جن سُوجھی پڑی گئی تس کے چرن تت دھوئے

شبد سماپتی پر فرمایا یہ بھی اکیا کوئی کسر باقی ہے یہ بھی تم تب سمجھ لیتے ہو سامنے بیٹھ کر اچھی طرح سمجھا ہوا ہے۔ پچاس برس کے بعد یہ بھی پچھلے سنتوں کی طرح گپت بھید میں شامل ہو جائیں گے۔ چھوٹے چھوٹے سادھن من بہلانے کے واسطے ہیں کیسی سادھن اور ہٹھ یوگ کی کریائوں کو کرنے کے بعد اس مارگ سہج یوگ۔ راج یوگ کی طرف آتا ہے۔ کپل۔ پاتنجل۔ شوجی کہاں کہاں آنکھوں کو کانوں کو دبا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور بھی کسی رشی منی۔ بھگونت۔ مہاتما کی مورتی کو دیکھو کس طرح سدھ یا پدم آسن پر بیٹھے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ بدھ کی سب سے زیادہ مورتیاں ہیں سب جگہ سہج آسن پر بیٹھے ہوئے پاؤ گے۔

یہ بھی اسنساریوں کو گمراہ کرنے کے واسطے یہ مارگ پرچلت آنکھ۔ کان۔ مُوندنے والا ہو گیا ہے۔ نہ کوئی بتلانے والا ہے تب یہ حال ہوتا آیا ہے۔ دس گوروؤں کے بعد جب کوئی بتلانے والا نہ رہا تب شبد بھیدی مارگ الوپ

ہو گیا من مانے اپنے اپنے سمرن کے راستے نکال لئے جس طرح کسی کو معلوم بھی تھا۔ اس کو آ گیا نہ بھگتی مَن کی مَن ہی میں ہی رہی۔ جن کو پتہ بھی ہے وہ جنگلوں میں سادھنا کر رہے ہیں۔ تم لوگوں نے اسے سنتنا سمجھ رکھا ہے۔ یہ سب زیادہ پریم اور نرواس ہونے کا اثر ہے۔ اچھا ایشور سب کو سُومتی دیوے ؛

پرشن نمبر ۱۰۵: مہاراج جی! جب انسان نا امید ہو جاتا ہے اور اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا تو وہ بے بس سا ہو کر پریشانی میں پاگل ہو جاتا ہے تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ اس دُنیا میں کیسے چلے ؟

اُتر: مہاتما لوگ کہتے ہیں کہ اس سنسار میں ایسے چلنا چاہیئے جیسے کسی باغ میں سیر کو جب جانا ہے تو صرف سیر کا ہی مقصد ہوتا ہے وہاں اُنس کسی سے نہیں کی جاتی۔ اس طرح دُنیا میں چلنا چاہیئے کہ سنتوں کے چرتروں سے کبھی یہ مانا جاتا ہے کہ کس طرح سے چلنا چاہیئے یا جیسا وہ کہیں چلنا چاہیئے ؛

پرشن نمبر ۱۰۶: آپ کیا سمجھتے ہیں۔ سو فرمایئے۔ بڑی کرپا ہوگی ؟

اُتر: آدمی کو چاہیئے کہ ایسا سمجھے کہ کرتا اور کارن سب کچھ پرماتما ہے اور اپنے آپ کو اُس کے حکم کے اندر چلنے والا سیوک سمجھے اور اس سنسار میں گذران والا پروگرام بنا کر چلے ؛

پرشن ۱۰۷: مہاراج جی! گذران والے پروگرام کو ذرا صاف کر دیجیئے ؟

اُتر: ہاں! یہ بڑا ضروری مسئلہ ہے۔ گذران والے پروگرام کو غور سے سمجھ لو یعنی جو پروگرام اپنا بنایئے وہ جیون رکھشا کی خاطر تھا غیر ضروری اچھاؤں کو ترک کرتے ہوئے کم خرچ میں چلنے والا ہو وے تو اُسے ست کرموں میں صرف کرو اور دین دکھی اور اناتھوں میں بانٹو اور یہ پروگرام بڑی کوشش کر کے انچل رہتے ہوئے

پالن کرنا چاہیے۔ اس میں دلیل سے کام نہ لے بلکہ ہر سمے اپنے بنائے ہوئے پروگرام کے موافق ہی چلے۔ مایا تو سب کی مہان گورو ہے جو ہر وقت سب کو پریشان کرتی ہے مگر کوئی ورلا ہی اس بھید کو سمجھ سکتا ہے اور بہت کرموں کی چپیڑ کو کھا کر باہوش ہوتا ہے ورنہ تو لوگ زیادہ مدہوش ہو جاتے ہیں؛

پرشن نمبر ۱۰۸: مہاراج جی! مایا کا یہ راز کیسے ٹھیک سمجھ میں آ سکتا ہے؟

اتر: ہاں! آ سکتا ہے پرماتما کو جاننے سے ہی مایا کے ہر پہلو کا اصلی بودھ ہو سکتا ہے۔ اس واسطے پرماتما کو پہلے جاننے کی کوشش کرو تو مایا خود کرپا سے مایا کا بودھ ہو جاوے گا پھر اسے پرماتما، جان کر باقی کچھ جاننا نہیں رہتا ہے ورنہ اگر پہلے مایا کو جاننے کی کوشش کروگے تو ایٹم بم بناؤ گے جو اشانتی وناش کا سروپ ہیں اگر شانتی چاہتے ہو تو ایشور کی کھوج کرو نہیں تو مایا کے چکر سے چھوٹنا مشکل ہے؛

پرشن ۱۰۹: مہاراج جی! دنیا کا برا حال ہے اس کا کوئی حل نہیں ہو سکتا؟

اتر: تو پہلے اپنی تدبیر پہلے اپنا سدھار کرو۔ پھر دوسروں کا سدھار ہو سکیگا۔ پہلے اپنی پیاس بجھاؤ۔ پھر تو اس لائق ہو جاویگا اوروں کی پیاس بجھا سکے

پرشن نمبر ۱۱۰: مہاراج جی! ابھیاس کرتے سمے من ادھر ادھر بھاگنے لگتا ہے اس کو کس طرح یکسو کر کے ابھیاس میں لگا دیں؟

اتر: سلال جی! اسے بڑی پرانی عادت پڑی ہوئی ہے۔ آہستہ آہستہ قابو میں آوے گا تمہارا من جب ابھیاس کرتے کرتے ادھر ادھر بھاگنے لگے تو پرماتما کی رضا روپی کھانڈے سے اسے بار بار قتل کر ڈالو اور ابھیاس میں لگاؤ یہی کریا جیوت مرنا ہے۔ اور اس کو برہماں لوگ گیان اگنی کہتے ہیں۔

من کی عادت ہے جس کام میں اس کو لگایا جاوے تم اسی کام میں لگ جاتا ہے ایسا اس میں چونکہ اسے مرضی کے مطابق دل لگانے والے سامان انیادی نہیں ملتے۔ اس لئے ادھر ادھر بھاگنے لگتا ہے۔ اس لئے اس سمے یہ کہہ کہہ کر اسنز کھے بار بار پکڑے کہ یہ سب کچھ اس پرماتما کی مرضی سے ہو رہا ہے تو کیوں آدھیترین میں پریشان ہے تو پریشانی کو چھوڑ کر اس مالک کل کا سمرن کر۔

دنیا میں اگر کوئی پرم دکھ ہے تو اس من کا ڈولنا ہی ہے۔ اس کو نشچل کرنے کے لئے تجھے اپنے سوچنے کی دھارنا بدلنی ہوگی۔ چوبیس گھنٹوں میں تو اس شریر کو زندہ سمجھنا چھوڑ دے اور اس کو مردہ سمجھ۔ اس کے اندر جو زندگی ہے وہ ہی ست سروپ ہے۔ جب تو شریر کو مردہ سمجھنے لگا تو من شریر کی حرکتوں میں نہیں لگے گا۔ اس لئے اے پریمی! ہیرا پھیری چھوڑ دے ۔

پرشن ۱۱۱:۔ مہاراج جی! ہیرا پھیری کسے کہتے ہیں؟

اُتر:۔ پریمی! گیان اندریوں دوارہ جو رس اس شریر کو پراپت ہوتے ہیں۔ بدھی ان کو بھوگتی ہے آنکھ، ناک، کان، جیبھا اور لنگ کے بھوگوں کے چکر میں بدھی کا آجانا اور ان کا رس پان کرنا، یہ سب ہیرا پھیری ہے جس کا بیوپار شدہ ہے۔ سداچاری جس کا جیون ہے اور جو اندریوں کے بھوگوں میں رس پان نہیں کرتا وہ مہان شیشٹھ ہے۔ بیابان جنگلوں میں تپسیا کرنے والے سادھوؤں سے وہ بہت اونچا ہے!

پرشن ۱۱۲:۔ مہاراج جی! میرے من کی ستھتی کبھی کبھی اس پرکار

کی ہو جایا کرتی ہے کہ کسی کام میں تتھا کسی بھی اوستھا میں طبیعت نہیں لگتی ۔من اُچاٹ ہو جاتا ہے اور بڑی بے چینی سی پرتیت ہوتی ہے مگر کرپا کر کے کیا آپ اس کا کارن فرمائیں گے ساتھ ہی اس کا اُپائے بھی جاننا چاہتا ہوں؟

اُتر :- پریمی جی ! اپنے جیون کا صحیح گول (لکھشیہ) اور اس کے پہنچنے کا پروگرام نہ بنانے کر کے ایسی حالت کا سامنا کرنا پڑتا ہے سو نشچے کر کے جانو۔

پرشن ۱۱۳ :- مہاراج جی ! یدی ایسا ہی ہے تو وہ اوستھا ہر سمے رہنی چاہیئے پرنتو دیکھا یہ گیا ہے کہ ایسی اوستھا کبھی کبھی آتی ہے ۔ کرپا کر کے سمجھائیے ؟

اُتر :- ہاں ! یہ من بڑا چالاک ہے ، کوئی نہ کوئی اُمید کھڑی کر ہی لیتا ہے اور اسی آشا میں جو اس نے نشچے کر لی ہے ، اپنے آپ کو لگائے رکھتا ہے اور اسی آشا کو پورن کرنے کی خاطر یتن بھی کرتا ہے تتھا بڑے جوش کے ساتھ اسی اُدھیڑ بن میں لگا رہتا ہے ، اسی کارن پتہ نہیں چلتا ۔ واستو میں اس شریر میں تینوں گُن موجود ہیں ۔ جب ستو گُن پردھان ہوتا ہے تو بُدھی چنچلتا کو دھارن کر کے سنسارک کریاؤں میں پرورت ہوتی ہے اور ایک لمحہ بھر شانتی سے نہیں بیٹھ سکتی ۔ جب تمو گُن پردھان ہوتا ہے تو یہ اوستھا آجاتی ہے جیسا کہ تمہارا پرشن تھا ، ارتھات ہر سمے ڈانواں ڈول رہتی ہے اور بڑی بے چینی محسوس کرتی ہے ، آلس تتھا پرماد کی پردھانتا ہو جاتی ہے ، ایسا ہی یہ ادبھت کھیل مایا چکر سنسار ہے ، تم کو چاہیئے کہ اپنے جیون کا ایک گول نشچت کرو اور اس کے پراپت کرنے کے لئے اتھو

زندگی کا پروگرام بنائے۔ اور پھر کمر کس کر اسی پر چل پڑو تو پھر ان سب اوستھاؤں سے عبور پا جاؤ گے !!

پرشن ۱۱۴ :- وہ ایسے تو من کے چنچل ہونے جیسا کوئی پدارتھ نہیں کنتو پھر اس سے ہٹ کر کیا اور بھی کچھ ہے ؟

اُتر :- ہاں پریمی ! دھن عمر اور جوانی یہ کنول پر جیسے طرح پانی کی بوند ٹھہرتی ہے کیول ماتر اسی استھر درشٹی ہوتے ہیں !!

پرشن ۱۱۵ :- مہاراج جی ! اس جیون کی کیسے آتنی ہو ؟ کئی مہاپرش فرماتے ہیں کہ اس من کو استھر کرنے کا حکم ہی آپا ئے ہے کہ درشٹا کی حالت میں اس کو دیکھتا رہے تو ایسا کرنے سے آہستہ آہستہ یہ من برے کرموں سے رکنے لگ جائے گا۔ اسی جیون کے مسئلے کے بارے میں کچھ سمجھ نہیں آتا ؟

اُتر :- پریمی ! یہ من باہر کی طرف دوڑ رہا ہے اور ہر وقت اس کی دوڑ جاری ہے لیکن اس دوڑ میں اسے آنند اور شانتی نہیں مل سکتی چونکہ باہر تپش اور آگ ہے اس لئے ہر پرانی اس سنسار میں دوڑ رہا ہے اور اسی دوڑ میں ہر ایک جیو جل رہا ہے پریمی ! شانتی اور ٹھنڈک انترکرن میں ہے۔ باہر تو تپش اور آگ کے سوائے کچھ نہیں !!

## (۱۲) من کی شانتی

پرشن ۱۱۶ :- مہاراج جی ! ہم پاٹھ پانی کا بھی کرتے ہیں لیکن من کے اندر گھٹن کھٹی سی رہتی ہے۔ کہاں تک کہے نکلے چاہے ہزار ابھی ہضم کرلی الیں اس کا اثر کچھ نہیں ہوتا۔ اصلی من

کی شانتی والی کیا بات ہے؟

اُتر:- پریمی روزانہ ہنبتی پڑھتے ہوئے

جہاں کا ہردہ شُدھ ہے، کھوج شبد میں لے

اس کا کیا مطلب ہے؟ بانی کا پاٹھ کرتے کرتے کتنی عمر ہو گئی ہے

کیا اس بات کا پتہ نہیں لگا ہے؟

گوُرو بھی ششش لالچی کھیڈن داؤ دا

بابے کی بانی غلط نہیں کہتی۔ تم آگے کی کھوج نہیں کرنا چاہتے

شبد سروپ پرمیشور گھٹ گھٹ میں پرکاش کر رہا ہے۔ گوروؤں نے کہا تھا نام رُوپی مدرا پیو۔ تم کھٹے میٹھے چڑھانے لگ گئے ہو۔ حالانکہ وہ کہہ گئے ہیں کہ "نام خماری نانکا چڑھی رہے دن رات"۔ یاد یار سالہے گر نہ تھے ہیں نام کی میہاں گانی رکھی ہے۔ اس لئے اس ست نام کا جب لگاتار چینتن منن نہ کرو گے پریمی! اشبد کا پار نہیں پا سکتے۔ تم نے جھٹکا پر دھان کر رکھا ہے مسلمانوں نے حلال کر کے کھانا جائز مان رکھا ہے۔ ہندو ویسے ہی شکار چڑھے رہتے ہیں۔ کون سی بات گوروؤں کی مان رکھی ہے؟ کیسی ست پرش کے لبکش المکش کھانے کی اجازت دے رکھی ہے؟ خالی کچھے کڑے دھارن کرنے سے کبھی برھ نرمل ہوتی ہے؟ ست دشواس رُوپی کیش دھارن کرو گیان روپی کنگھی سے اگیانتا دور کرو۔ پریم رُوپی کنگی سر پہ باندھو۔ یہاں پُرشوں نے پرم پکار روپی کڑا پہنایا تھا۔ تاکہ یہ ست ویوہار کبھی نہ بھولے۔ بجیا ہیت اشرم کا کاچھا دھارن کرے ست کا کھنڈا ہاتھ میں لے۔ تب وہ گورو کا سچا شش کہلانے کا حقدار ہے۔ دھرم مارگ میں اہنسا روپی تپ بہت ضروری ہے۔ جہاں من بچن

دوارہ بھی سخت اکنشر نہ سوچنے بولنے کی آگیا یہاں ست بدھی دیتے ہیں
وہاں وہ بے زبان جیووں کا گلا کاٹنے کی تعلیم کیسے دے سکتے ہیں
اب تو عام لوگوں کی بدھی کیسر شٹ ہو چکی ہے، جنم جنمانتر کی پرسنا گورو
کرپا سے ہی دور ہوتی آئی ہے۔ سچا سکھ وہ ہی ہے جو سب پاکھنڈواد
کو چھوڑ کر گورو کی کہنی میں لبلینٹ ہو جاوے۔ جب تک کرم نرمل نہیں ہوتے
بدل سوچھ نہیں ہوتا اور من چت کا سادھن جگتی انکول نہیں بنتا تب
تک کیسے اس آنکھ رہسیہ کو پا سکتے ہو۔ جب کمائی کر کے شبد پرگٹ
ہوگا تب اصلی گورو کے دوار سے کی بھی سمجھ آجاویگی اور تبھی جاکر من
شانت ہووے گا ÷

## (۱۲۱) موہ، ممتا اور پریم

پرشن ۱۲۱:- مہاراج جی! پریم اور موہ میں کیا فرق ہے؟
اتر: پریمی! پریم اس حالت کو کہتے ہیں۔ جب پرمیشور کی یاد میں تن مئے
ہوکر اپنے آپ کو بدھی بھول جاتی ہے اور مستی کا عالم اس پریمی کے
چاروں طرف طاری ہوتا ہے وہاں تڑپ نہیں ہوتی یہ اوستھا وجوگ اور
سنجوگ سے رہت ہے۔ بغرض اور غرض سے اونچی ہے۔ ہرش اور شوک سے
نیاری ہے۔ اس کے وپریت جیو کا شریر اور شریر کے سمبندھت سنسار
کی گہری پکڑ کا نام ہی موہ ہے۔ موہ ہمیشہ سوارتھ وش ہوتا ہے سنجوگ اور
وجوگ سے ہرکھ اور شوک کو پیدا کرتا ہے۔ ہر وقت تپش دیتا ہے۔ سنجوگ
میں بھی وجوگ کا کھٹکا لگا رہتا ہے اگر فرض کر کے دکھاوٹی بھی دے تو بھی
شوکمشن روپ سے اس میں غرض چھپی ہوئی ہوتی ہے ÷

پرشن ۱۸ :- مہاراج جی ! یہ ممتا کس طرح ختم ہو سکتی ہے ؟
اُتر :- پریمی ! پہلے اِس جیو کو اپنے شریر کی ممتا بڑی بھاری ہے پھر جتنے شریر سے سمبندھ رکھنے والے ہیں ان سے اس کو خواہ مخواہ ہی سنیہہ بڑھ جاتا ہے۔ ہر جیو پرسپر ایک دوسرے سے سکھ چاہتا ہے۔ جیوں جیوں لگاؤ بڑھتا جاتا ہے سنساری ممتا پھیلتی جاتی ہے۔ ممتا کے ناش کرنے کے واسطے ہی سب نیم دھرم بنے ہوئے ہیں۔ جب تک شریر کی ممتا ختم نہیں ہوتی تب تک پرمیشور کا پریم چت کے اندر نہیں آ سکتا۔ جس سمے پربھو پریم آ جاوے گا ممتا کا روپ بدل جائے گا۔ میں میری کی جگہ تو ہی تو کرنے لگے گا۔

ممتا مائی جنمت کھائی۔ کام کرودھ دو ہے مارا
موہ لگر کا رانہ کھائیو تب پہنچیو اس دنھا ما

ممتا واد اور ممتا واد دو بھید ہیں۔ جب یہ جیو ممتا واد کو چھوڑتا ہے تب اسے اصلی شانتی کا اصلی آنند ملتا ہے۔ پر سمے کارن کرتا اس جہاں پر کچھ کرنا چاہیے۔ کرتا ہرتا جیوں جیوں ایشور کو سمجھے گا اپنا مان اس کا ختم ہوگا۔ اپنے اندر اس کو پرسنتا معلوم ہوگی۔ جنم جنمانتر سے یہ جیو موہ روپی جیوڑی میں جکڑا ہوا ہے۔ بھاگ سے سنت شرن مل گئی۔ اُسے جاگ آ گئی۔

شنگور دا تا بینٹیا سادھی کٹھن مہیم
پاپا رنج دیہہ دیپ کا جالے پنج غنیم

پہلے اس نے شریر کا مالک بنتا چھوڑتا ہے۔ اِس کی پرا اُپنا چھوڑ لی ہے یار بار اس شریر کے بنانے والے کا وچار کرنے سے دنیہ مدد سے مکتی مل سکتی ہے۔

من کے متے نہ چالیئے من کے متے نہ چین
آٹھ پہر کا کھٹکنا نہ کچھ لین نہ دین

جس طرح لکڑی کو گھن اندر ہی اندر کھا جاتا ہے۔ اسی طرح جیو کو یہ دوش
کام، کرودھ، لوبھ، موہ چٹ کرتے رہتے ہیں نہ ہرش یہ کہ شکھ اس کے
پورے ہوتے ہیں۔ نہ ممتا سے نجات ملتی ہے۔ ہر جیو کو اس ممتا نے پچھین
کر رکھا ہے۔ سر جبانی پاپی سپاپی میں کھڑے رہے۔ دھونیاں تاپیں۔ اُلٹے
لٹکے۔ پھر بھی ممتا وہاں کی وہاں ہی رہی ہیں۔ سادھو ہیں سنیاسی ہیں
تیاگی مہان ہیں۔ بہتر علاج اس کا نہ بنتا۔ نرمتا ہی ہے۔ جو تیری آگیا جیسے
تیرا حکم بس تیری آگیا۔ ممتا کو کاٹنے کا آسان علاج! اس سے بہتر اور کوئی
نہیں ہے

پرشن نمبر ۱۱۹: مہاراج جی۔ نرشٹ مان سنسار کو دیکھ کر یہ ہی ہم سب
موہت ہوتے رہتے ہیں۔ من کی ممتا کا کس طرح سے
ناش کیا جائے۔ جیوں جیوں موہ بڑھتا ہے سنسار سکھ
روپ دکھائی دیتا ہے۔ ایک پلک کے واسطے بھی سنسار
کے سکھوں کو چھوڑ لینے کی کوشش نہیں کرتے؟

اُتر: اے پریمی! اس جنہوں نے سر میں چھائی ڈال رکھی ہے۔ ممتا کے سر میں
کوئی ننگا ہے۔ کوئی جل میں کھڑا ہے۔ کوئی دھونی تاپتے ہیں کئیوں نے
لمبی لمبی جٹا بڑھا رکھی ہے۔ انیک طرح کے سانگ و پاکھنڈ بھیکھ اس
واسطے دھارن کرتے ہیں کہ ممتا ناش ہو۔ اُن کی ممتا تم سنساریوں سے
بھی ادھک بڑھی ہوئی ہے۔ جن کو گورو گوسائیں سمجھ کر پوجتے ہو۔ وہ
مایا کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ جو بھی سنسار میں آیا ہے سنسار کو
دیکھ کر موہت ضرور ہو جاتا ہے۔ جنہوں نے سنسار دیکھا ہے اور پھر
سمجھنے کا یتن کیا ہے یعنی جس نے سنسار کو بدلنے والا دیکھ کر سنسار کے

بنانے والے کی کھوج شروع کی ہے۔ ایسے وِوبکی جیو ممتا کے جال کو سمجھ کر اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مَن کی ممتا کا ناش کرنا کوئی آسان نہیں۔ روم روم میں بُدھی پھیلی ہوئی ہے۔ ممتا کر کے سنسار کے سب جیو ہر سمے پھیلاؤ کر رہے ہیں۔ ممتا روپی روگ میں ہر ایک جیو گرسا ہوا ہے۔

موہ کر کے سب وکار پرگٹ ہوتے ہیں۔ بڑا خوش نصیب وہ جیو ہے جو اس روگ کو سمجھ کر اس کا علاج کرلے۔ مایا چکر سے شانتی حاصل کرنی ہے تو کسی سے راستہ پوچھ کر چل دے۔ ساری عمر یہ سوال پوچھنے میں ہی نہیں گذار دینی چاہیئے۔ ممتا کا ناش کرنے والوں سے جا کر پوچھ۔ بس رنگ سے کس طرح مخلصی پائی جائے۔

رنگ لاگت لاگت ہے
پیرم بھاگت بھاگت ہے

سنسار کے سکھوں کو جب لات مار دے گا۔ دکھ روپ سمجھے گا۔ شریر کی تبدیلی درِ رشد نتیجے سے مانے گا۔ شریر کو کسی دوسری شکتی کے آدھار پر کھڑا ہونے والا جاننے لگا تب ان ست وچاروں دوارہ بدھی کے اندر آداسینتا آوے گی۔ جب تک من پکا نہیں ہوتا تب تک اس بکار اسنہ بدلتا نہیں۔ سکول میں ایک روز جانے سے سارا سبق نہیں مل جاتا۔ ست سنگ میں آیا کر۔ ملاقات نزدیک آرہی ہے۔ پھر کسی سمے آتا۔ اس طرح بدھی کھول کر چلنا چاہیئے۔ پر کَد سنتوں کی کرتے رہا کرو۔

# ۱۴) ایشور پریم ، پرہ اور انوراگ

پرشن ۱۲۰ :- مہاراج جی ! پریم اور انوراگ کی کیا پہچان ہے ؟

اُتر :- لال جی ! یہ بڑی گمبھیر بات ہے ۔ ذرا غور نال سُنو ! بدھی کا جب یہ پورن نشچیہ ہو جاوے گا کہ یہ سنسار اور اس سے سمبندھت سنسار ناشوان اور تبدیلی یکت ہے ۔ اگر کچھ ہے بھی سہی تو عارضی ہے تو اس کے اندر انوراگ اُتپن ہو گا ۔ انوراگ کے ساتھ ساتھ پریم کی پرپکتا ہو گی ۔

پرشن ۱۲۱ :- مہاراج جی پرہ کسے کہتے ہیں ؟

اُتر :- پریمی ! پرہ کی حالت ویراگ پراپت ہونے کے بعد آتی ہے جب سنسار سے ویراگ ہوتا ہے تب اس پربھو کو پراپت کرنے کے واسطے تڑپ پیدا ہوتی ہے اسی کو پرہ کہتے ہیں ۔ پھر پربھو کا پریم پراپت ہونے پر پرہ شانت ہو جاتی ہے ۔

پرشن ۱۲۲ :- کرپا کر کے ایشور پریم کا سروپ فرماویں ؟

اُتر :- لال جی ! بڑی اونچی منزل ہے ۔ کوئی وِرلا ہی پہنچتا ہے اپنے آپ کو پورن سروپ سے ختم کرتا ہی ایشور پریم کو پاتا ہے ۔

پرشن ۱۲۳ :- آپ نے یہ تو ٹھیک کہا ہے لیکن یہ تو اتم پریم سیما ہے اور آخری اوستھا ہے ۔ وہ کون کون سی اوستھائیں ہیں جن کے اندر سے گذر کر اس اتم پورن اوستھا تک پہنچا جا سکتا ہے ؟

اُتر :- ایشور پریم کی تین اوستھائیں ہیں :-

(۱) قیاسی پریم

(۲) یقینی پریم ۔

(۳) مکمل یعنی پورن پریم۔

قیاسی پریم اس کو کہتے ہیں جب ست سنگ دوارہ مہاپرشوں اور ست
پرشوں دوارہ سنایا جا کر یا شاستروں اتیادی کے پٹھن پاٹھن دوارہ جانا
جا کر جو پریم پیدا ہوتا ہے وہ سنا سنایا سمجھا پڑھا پڑھایا پریم یا قیاسی پریم
کہلاتا ہے۔

جب قیاسی پریم والا جیو ست پرشوں دوارہ بتلائے ہوئے
سادھن دوارہ کچھ کمائی کر لیتا ہے تو اسے یقین یا وشواس ہو جاتا ہے
کہ میں نے جو کچھ سنا تھا ٹھیک ہی سنا تھا میں ٹھیک راستے پر ہوں۔
اور اپنی ترقی کا احساس کرتا ہے۔ تب یہ اوستھا یقینی پریم کی ہوتی ہے ؛
اس کے بعد وہ جیو زیادہ سے زیادہ ابھیاس دھارن کرتا ہے
اور مکمل پریم پراپت کر کے اپنے آپ کو (اپنی خودی کو) اس میں مستغرق
کر دیتا ہے یہ ہی پورن پریم کی اوستھا اصلی ہے ؛

پرشن نمبر ۱۲۴ : مہاراج جی ! پرماتما میں پریم کیسے ہووے ؟

اتر : پریمی ! اس پربھو میں پورن نشچے اور درڑھ وشواس سے پریم
پیدا ہو جاتا ہے اس کے علاوہ آتم سمبندھی وچاروں کے سوادھیائے
اور سنتوں کے ستسنگ سے اور ست گرو مہاپرشوں کے جیون چرتر
کا اکثر مطالعہ کرتے رہنے سے ان کی کہنی رہنی اور سہنی کو روزانہ ہر سمے وچار کرتے
رہنے پر یہ پریم کا بیج ہردے روپی زمین پر اگ جاتا ہے ؛

پرشن نمبر ۱۲۵ :- مہاراج جی ! یہ پریم کس پرکار سے پیدا
کیا جا سکتا ہے ؟

اتر :- پریمی ! پریم پیدا کرنے کے واسطے یہ وچار کرنا پڑے گا کہ جیسے رہٹ

کی گھڑیا ایک آتی ہے، ایک جاتی ہے اُسی طرح سے یہ سنسار خاتمہ کی طرف جا رہا ہے یعنی راہٹ کی طرح سے بھر کر آتا ہے اور خالی جاتا ہے۔ اِس خیال کو دل میں بیٹھا کر تو اُداس ہو جا۔ اس دُنیا کی چمک دمک سے اپنے مُنہ کو موڑ کر اپنے اندر دیکھنے کی کوشش کر تو پھر اس پرمیشور کا پریم تیرے اندر اپنے آپ ٹھاٹھیں مارنے لگے گا ۔

## (۱۵) ویراگیہ

پرشن نمبر ۱۲۶ :۔ مہاراج جی! کون سے سادھن سے مانش کی ورتی ویراگ وان ہو سکتی ہے ؟

اُتر :۔ پریمی جی! گورو کے بچنوں میں اٹوٹ وشواس کرنے سے تو آپ ویراگ وان بن جاویگا۔ اس لئے گورو کے بچنوں کو اپنی مانسک خوراک سمجھ کر نت پرتی اس کا سیون کرنا گئی پرشوں کا دھرم ہے سنتوں کے پاس ہمیشہ ایسے ہی گُنوں کو لینے کیلئے جانا چاہیئے جس سے اپنے جیون کا سدھار ہو اور یہ بلندی کی طرف جا سکے۔

ندی کے پاس اگر دو روز تو جاتا رہے اور اگر کسی وجہ سے ٹھنڈا پانی پینے کو نہ ملے تو نہ سہی۔ ٹھنڈی ہوا تو مل ہی جاویگی۔ اگر ہوا بھی نہ ملے تو کم از کم جتنی دیر تو اس ندی کے پاس رہیگا تیرا من ایکاگر ہو کر تجھ کو کچھ شانتی محسوس کراویگا۔ اور ایک نہ ایک دن ندی کے پاس جانے کے سارے اوصاف تجھ کو پراپت ہوں گے۔ اس طرح کچھ ملے نہ ملے سنت مہاپرش تتھا بھگتوں کے پاس ہمیشہ جاتے رہو بھلے ہی وہاں کچھ نہ ملے اور سب کچھ چھوڑ کر آنا پڑے پر جاؤ ضرور نہ ضرور فائدہ ضرور ہوگا۔ وہ ایک نہ ایک دن کرپا کر دیوینگے جس

سے نیرا کلیان او شیہ ہو جاویگا ۔ شرط ایک اور ہے کہ اپنی نیت ٹھیک کر کے چلو اور نڈر ہو کر رہو کوئی ارکلیش باقی نہ رہے ؛

پرشن ۱۲۷ : ۔ مہاراج جی ! ویراگ کی استھتی کیسے پکی ہوتی ہے ؟

اُتر : ستر برادر سنسار سے اُپر ستا کر کے پرانی نام پر اپٹین ہونے کا یتن کرنا ہے ۔ نام پرائن ہونے پر سنسار سے اُپرامتا پکی ہو جاتی ہے ! اس لئے سب سے پہلے صرف برہم نشٹھ پُرش کا ست سنگ کر کے منتر اور سنسار کی صحیح حالت سمجھو ۔ ایسا سمجھنے کے اس کو دو یک پراپت ہوگا اور نام ہیں ادھک پر اُنیتا پراپت ہو گی تب جا کر ویراگ کی استھتی پکی ہوگی ۔

## (۱۶) واتاورن اور سنگ دوش

پرشن ۱۲۸ : ۔ مہاراج جی ! کیا آپ فرمائیں گے کہ پچھلے جنموں کے شبھ اور اشبھ سنسکار اس جنم میں سنگ دوش سے کیسے پربھاوت ہوتے ہیں ؟

اُتر : ۔ سوال کھول کر کہو کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو ۔

پرشن ۱۲۹ : ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ منشیہ میں دونوں پرکار کے سنسکار موجود رہتے ہیں ۔ سو کسی اچھے سنسکاری جیو کو اگر کُسنگ مل جائے یا کسی گندے سنسکاری جیو کو اچھا سنگ یہاں پراپت ہو جاوے تو اس کے سنگ دوش کا ان پر کیا اثر ہوتا ہے ؟

اُتر : ۔ پریمی جی ۔ سنگ دوش کا اثر مہان ہے ۔ سنگ دوش کر کے شبھ تا اشبھ سنسکاروں کو پھل لگتے ہیں ۔ دونوں پرکار کے سنسکار جیو میں

رہتے ہوئے بھی جس پرکار کا اچھا یا مند استنگ اسے ملتا ہے اسی پرکار کے سنسکار چتین ہو جاتے ہیں اور دوسرے دب جاتے ہیں۔ تم دوسری طرح سمجھ لو کہ جیسے سارا شریر بنا ٹانگوں کے چل نہیں سکتا اسی طرح تمہارا سنسکار روپی شریر بنا ستسنگ روپی ٹانگوں کے چل نہیں سکتا۔ یہ ستسنگ ہی ہے جس کے دوارہ سنسکار جاگرت ہو کر پرکاش ہوتے ہیں۔ اگر کوئی بڑے ہی مند سے سنسکاروں والا جیو ہے اور بھولا بھٹکا کبھی پرشوں تتھا سادھو جنوں کے سنگ کو پراپت ہو گیا تو اس کے وہ مند سے سنسکار دب جاویں گے اور جو اچھے سنسکاروں کا کچھ کچھ انش اس میں موجود ہے وہ جاگرت ہو کر اس کی کایا پلٹ دیویں گے۔ اس پرکار کی بڑی بڑی مثالیں موجود ہیں ست سنگ کی مہماں بڑی ہے۔ یہ ہی ڈوبانے والا ہے اور یہ ہی تارنے والا ہے

## (۱۷) پرم سکھ آنند، فقیر اور ستگورو

پرشن نمبر ۱۳۰۔ مہاراج جی! جس آنند میں مہاتما لوگ رہتے ہیں اس کی مہماں کیا ہے؟ کیا ان آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ زبان سے بیان کہاں تک کر سکتے ہیں؟

اُتر:۔ جاں سروپ کو اکھنے گت کہیئے۔ بناں کی آستت ایہہ بدھ لیئے

کہے کوئی جن پرم تتھ ایسا ۔ جو جو لکھے سو ہوئے ویسا

کرت سنت کچھ اچرج باتا ۔ سدا استھر نہیں دوسر کو جاتا

تن بدھے شور رہے سمائی ۔ بناں سوبھاونت رمنائی

تن کی ممتا من کو پھر ملاوے ۔ من کی استھر تا دھیرو نجاوے

تن من دو تو شدھ ہیں لیتا ۔ منگت تب بھید تو کہاں کچھ لیتا

دیوتا جی کہنا بنتا ہی نہیں کیا کہا جائے جس نے پراپت کر لیا راسی کا
رُوپ ہو گئے۔ کہنے سننے میں پرم تت آ ہی نہیں سکتا۔ اندری اگوچر اسی
واسطے اسے کہا گیا ہے۔ اُس آنند مئی اوستھا کا بیان کس رنگ سے کیا جائے
گیوان ان باتوں پر دھیان دیتا ہے۔ پہلے وقتوں میں سدت منڈلیاں بیٹھ
کر ستسنگ گیان کا آپس میں وچار کرتی تھیں۔ آج وہ سماں آ گیا ہے
جہاں چار سنت ہو گئے دنیا کو کی خبر نہیں۔ بڑے بھاگ سے آپ گورمکھوں
کے درشن ہو گئے جس سُکھ کے واسطے جیو دن رات یتن درتین کر رہا
ہے۔ واستو میں وہ سُکھ تو سادھ سنگت اور ست سنگ میں ہے۔ نہ ہی جیو سے
موہ چھوٹتا نہ ست مارگ پر آتا۔ شریر تو سمے پر ناش ہو جانے والی چیز
ہے یہ اس کا دھرم ہے۔ موڑ جیو اس میں مستغرق ہو کر اصلی سُکھ
سے دُور رہتے ہیں۔ کوئی ہی وڈبھاگی جیو ست سنگ سے پریت
رکھتا ہے۔ اب تو لیکھا ہی ختم ہے۔ سادھو سماج نے جب اپنا نیم
دھرم چھوڑ دیا ہے۔ تب علنا کیا کرے۔ نتیجہ دوارہ ہی جیو دل
کے اندر شردھا وشواس پیدا ہو سکتا ہے۔ الیشور سب کو بدھی دیویں:

پرشن ۱۳۱:۔ مہاراج جی! اصلی آنند کسے کہتے ہیں؟

اُتر: لال جی! اس کے لئے ایک ہی بات کافی ہے کہ تو شریر اور شریر
سے سمبندھت کسی کبھی پدارتھ کی چاہنا اپنے اندر نہ رکھے یعنی اپنی تمام
اچھاؤں سے جب تو چھوٹ جاویگا اور تجھے اپنے آپ کو ہی لسنتی مل جاویگی
تو آنند کے صحیح سروپ کا تجھے پتہ چل جاویگا۔ یہ بات بیان سے باہر کی
ہے:

پرشن ۱۳۲:۔ آتم آنند اور دنیاوی آنند میں کیا فرق ہے؟

اُتر:- اَتی آنند میں چھن ماترک سُکھ ہے۔ آتم آنند ہمیشہ ایک جیسا
اور نرنتر رہتا ہے۔ جس چھن ماتر سُکھ کے واسطے جیون رات لگے ہیں وہ
ہی سُکھ آخر دُکھ روپ ہو جاتا ہے۔ آتم سُکھ کی تحقیقات سدا ہی آنند
دینے والی ہے۔

پرشن ۱۳۳:- سنسار کے سُکھوں کو چھوڑ کر جو پرم سُکھ ہے۔ اُس
کو پہنچنے کا راستہ یا جُگتی کیا ہے؟

اُتر:- پریمی جی! آپ کو رستے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا کوئی تیاری کی ہوئی ہے؟
جگیاسو:- شری مہاراج جی! کوئی خواہش ہے تبھی تو سوال کیا ہے؟
مہاراج جی:- پریمی جی! رستے کا بڑا جھگڑا ہے۔ سڑک پر کھڑا ہو کر پوچھتا
ہے کہ دہلی کو کون سا راستہ جاتا ہے۔ پر کون رستہ بتا دے۔ اِس زمانے
میں یہ بات کچھ گڑبڑ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ اِس بات کا پتہ نہیں لگتا کہ
کوئی اِس رستے پر پہنچا بھی ہے یا کہ نہیں جو تمہیں رستہ بتا دے۔ پریمی جی!
آپ کی اتنی اوستھا ہے۔ آپ کو کیا ضرورت ہے۔ دیالو جی! رستہ پوچھنے سے
پہلے اِس بات کی تحقیقات کرو کہ اُدھر چلنے والے پُرشوں کو حاصل
کیا ہوا ہے۔
جگیاسو:- شانتی!
مہاراج جی:- اگر شانتی اُن کو ملی ہے تو بہتر، ورنہ اُدھر چلنے کی ضرورت نہیں
جیسے دو آدمی ملتے ہیں تو پوچھتے ہیں کہ راضی ہو تو دونوں فوراً جواب
دیتے ہیں کہ ہاں راضی ہیں مگر دو منٹ کے بعد ہی کہتے ہیں کہ راضی کیا ہیں
یعنی بعد میں جھوٹ بولتے ہیں تو ایسی زبانی شانتی کی ضرورت نہیں۔
ایسے پُرش کی تلاش کرو جس کے اندر اصلی شانتی ہے۔ وہ جس طرح

خود پہنچا ہے، آپ کو بتاویں گے کہ اس راستے پر چلو تو شانتی مل جاویگی کیونکہ اس وقت نمائشی میلہ چل رہا ہے سچائی کی راہ پر لوگوں سے چھل کپٹ اور دھوکا کیا جا رہا ہے۔ اس لیئے ہر حالت میں رستہ پوچھنے سے پہلے رستہ بتانے والوں کے متعلق پتہ کرو کہ آیا وہ صحیح رستہ بتا سکتے ہیں جب ان کے متعلق تسلی ہو جاوے تو پھر گیتی کو سمجھنے کی پرارتھنا کرو۔ ایسے پرش دیالو ہوتے ہیں فوراً گیتی بتا دیتے ہیں :-

پرشن نمبر ۱۳۴ :- مہاراج جی! اگر ست گورو اگیہ دھارن کر ہی لیا جاوے تو کیا اپدیش ہی سن کر ہمارا کلیان ہو جاوے گا؟

اُتر:- نہیں پریمی! ایسا نہیں ہے ست گورو تو اپدیش کریگا۔ آگے پھر اس کی کمائی کرنی پڑے گی تب سدھ مقصد پراپت ہوگی :-

پرشن نمبر ۱۳۵ :- مہاراج جی! ستگورو دھارن کرنے سے اور اُن کے اپدیش سننے سے منش کا کلیان ہو جاتا ہے؟

اُتر:- نہیں پریمی! گورو کا کام صحیح رستہ بتلانا ہے۔ آگے پھر اُس رستہ پر چلنا پڑے تب سدھ مقصد اور کلیان ہوگی :-

پرشن نمبر ۱۳۶ :- مہاراج جی! اس جیو کو دن رات سکھوں کی چاہنا رہتی ہے اور اس چاہنا کے زیر اثر ہو کر ہی وہ سنسار میں نانا پرکار کے کرم کرتا ہے۔ نندا نوسار آواگون کے چکر میں پھنس جاتا ہے۔ مہاراج جی اگر یہ ٹھیک ہے تو اس کا کیا علاج ہے؟

اُتر:- پریمی! مہا پرشوں نے کہا ہے کہ سکھوں کی اچھیا ہی جیو کی اصلی بیماری ہے۔ سکھوں کی اچھیا ہی اشانتی کا کارن ہے پریمی جی! یہ

قطعاً اور بالکل صحیح ہے کہ منش اس سکھ کی اچھیا کرکے ہی آواگون کے چکر میں پھنستا ہے اس کے لئے تمہیں اپنے من کو یہ کہہ کر سمجھانا چاہیئے۔ ہے من! جو سکھ تم بدلنے والا ہے وہ ہی دکھ روپ ہے اور ان سکھوں کو پراپت کرکے جو تو نے اپنے میں نتیجہ کئے ہیں ان سے تسلی اور شانتی پراپت نہیں ہو سکے گی۔ مثال کے طور پر اگر تو نے دھیان سے سوچے تو پہلے کے سکھ ان بھوگوں سے جو تو بھوگ چکا ہے ان کے بھوگ لینے کے کے پشچات تیری کیا اوستھا رہی، اس سے سبق لے سکتا ہے؛

پرشن ۱۳۷: مہاراج جی، فقیر کے دربار میں آکر کیا بھینٹ دینی چاہیئے؟

اُتر: پریمی! سچے فقیر دنیاوی چیزوں کو اہمیت نہیں دیتے۔ ان کے تعلقات جیو ماتر سے روحانی ہوا کرتے ہیں وہ سب جیووں کو آتم روپ کرکے ہی سمجھتے ہیں۔ تمہارے اندر کوئی برائی یا اوگن ہے، کوئی تپش تمہیں ستا رہی ہے، کوئی کلپنا ستا رہی ہے تو اس کو فقیر کے دربار میں بھینٹ کر دو۔ یہ ہی بھینٹ فقیر تم لوگوں سے چاہتے ہیں

پرشن ۱۳۸: مہاراج جی! فقیر کا پرشاد کیا ہے؟

اُتر: پریمی! پرشاد کے بارے میں یہی بات ہے جو کچھ بھی ٹھنڈک تسلی اور نیک گن اور اپنی زندگی منور کرنے کی باتیں سنتوں کے سنگ سے ملیں ان کو فقیر کا پرشاد جان کر گرہن کرو۔

پرشن ۱۳۸ الف، مہاراج جی! فقیر کتنی طرح کے ہوتے ہیں؟

اُتر: پریمی! فقیر تین طرح کے ہوتے ہیں:۔

(۱) مست فقیر (۲) دیوانے فقیر (۳) دانا فقیر

مست فقیر کسی سے کوئی مطلب کسی طرح کا نہیں رکھتے۔ اپنے المست رہتے ہیں کسی سے کچھ کہنا سننا نہیں بلکہ اپنی مستی میں اس طرح مخمور رہتے ہیں کہ ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہیں اور ان کا شریر کہاں ہے۔

دیوانے فقیر:- دنیا کو دکھانے کے لئے پاگل سے رہتے ہیں۔
لیکن اندر سے وچاروان ہوتے ہیں اور لوگوں کو اپنے سے دور رکھنے
کے لئے وہ دیوانگی کا وطیرہ اختیار کئے ہوئے رہتے ہیں،

دیوانے فقیر:- سنسار کی بھلائی کے لئے اپنی کمائی میں سے جگیاسوؤں
کو صحیح اُپدیش پردان کرتے ہیں اور یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس چار
روزہ زندگی میں اگر کسی کا کلیان ان کے ذریعے ہو جاوے، تو
بہتر ہے :

---

(پہلا بھاگ سماپت ہوا)

# دُوسرا بھاگ

## (۱۸) برہم گیان کی پراپتی

پرشن ۱۳۹ : مہاراج جی! کسی چیز کے پانے کے لئے ضرورت ہوتی ہے پھر اس برہم گیان کو پانے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

اُتر: جس چیز کو پانا چاہتے ہو اس چیز کے پُورن جِگیاسُو بنو۔ جیسے کہ مسافر جب سفر کرتے ہیں تو بڑی جلدی سے سفر کاٹنے کا یتن کرتے ہیں کہ کہیں راستے میں نہ آ جائے یعنی آرام یا آلس کی تمنا چھوڑ کر چلنے کا ہی یتن کرتے ہیں کہ کہیں شریر کا ناش نہ ہو جاوے۔ ایسی دھارنا کو پکا کرنے کے بعد تو اس برہم گیان کو پُورن (مکمل) کرنے کا ادھیکاری بن جاویگا یعنی تیبر ویراگ کو دھارن کر کے سنسار کی تمام اڑچنوں سے عبور پا کر اپنے نج سُروپ کو پراپت ہو جاوے گا۔

پرشن نمبر ۱۴۰: مہاراج جی! اس جنم میں نہیں تو اگلے میں ہی سہی مجھے تو یہی آشا ہے کہ پار تو ہو ہی جاؤنگا؟

اُتر: اس طرح اس شیطان من کو ڈھیل مت دو۔ ایسے ادھیر ہو جاؤ کہ کل نہیں تو آج ہی ہمیں کامل گورو کی تلاش کرنی چاہیئے۔ ایسی ڈھیل دینے

سے من کو شیطانی کا راستہ مل جاویگا۔ یہ جو پوتر سنسکار اس وقت اُدے ہوئے ہیں کچھ سمے کے بعد ناش کو پراپت نہ ہو جاویں اور پھر تم اپنی اُنتی کی بجائے اپنی تباہی کے مارگ کو اختیار نہ کر لیویں۔ اگر ایسے ویراگ کے سمے ہی صحیح سادھن پراپت ہو جاوے تو تب ہی آپ پرتین کرنے پر اپنے پورن آدھار کو پراپت ہو سکیں گے ؛

## (۱۹) اچھّا چاری سادھو اور اودھوت

پرشن ۱۴۱ :- مہاراج جی ! اس سمے پھر تمی ہری موجود ہیں ؟

اُتر :- پریمی ! فقیروں سے سنسار خالی نہیں رہتا اور بھی کئی مہاتما سوکشم روپ کو دھارن کئے اچھیا چاری ہو کر پھر رہے ہیں۔ جب جیسا چاہیں روپ دھارن کر لیں اور زیادہ سے زیادہ سماں سمادھنت اوستھا ہیں گزار دیتے ہیں۔ لوگ اوستھا والوں کی اگادھ مہاں ہے ؛

پرشن ۱۴۲ :- مہاراج جی ! کیا اودھوت اوستھا والے بھی سادھو ہو سکتے ہیں جو چمتکار دکھاتے ہیں ؟

اُتر :- پریمی ! ایسے مہاں پرش سنساریوں کو زیادہ تر نزدیک نہیں آنے دیتے۔ زیادہ سے زیادہ آنند مئی اوستھا ہیں رہنا اچھا سمجھتے ہیں بسبب سنساری سوارتھوں کے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو بھی من سے سچے ہردے سے اُن کے پاس جاتے ہیں ان کے منورتھ نہ کہنے پر بھی پورے ہو جاتے ہیں۔ گالیاں اس واسطے دیتے ہیں۔ یہ یقینی ہو کر واپس چلے جاویں۔ ہماری موج میں دخل نہ دیں۔ ویسے ہی سنساری ڈر کے مارے کم پاس جاتے ہیں۔ اسی اوستھا کو سم ورتی کہا گیا ہے۔

وہی آتم آنند کی اُردھ وا دستھا ہوتی ہے۔ جنتا کا بھلا ایسے پرشوں دوارہ نہیں ہو سکتا کیونکہ سب سنساری کامنا یکت ہوتے ہیں نہ ہی کسی کو کلیان کا راستہ بتلانا چاہتے ہیں نہ ہی کچھ سمجھ آنے دیتے ہیں ہ

پرشن ۱۴۳:۔ مہاراج جی! آپ شریر کو بالکل آرام نہیں دیتے یہ بہت بری بات ہے۔ ایسا انیائے آپ کیوں کرتے ہیں۔ اس شریر نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔ اس کو بھی آرام کی ضرورت ہے؟

اُتر: سپریمی! یہ ایک گھنٹہ لیٹتے ہیں۔ ان کے شریر کو بس اتنا ہی آرام کافی ہے۔ شریر کی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔

پرشن ۱۴۴:۔ مہاراج جی! یہ بانی جو آپ اُچارن فرماتے ہیں۔ کب اور کس طرح جلدی جلدی پرگٹ ہوتی جاتی ہے؟

اُتر:۔ پریمی! جب شبد انتر پرگٹ ہوتا ہے اور پرگٹ شبد کے بعد بدھی جب گگن یعنی کپال میں استھر ہوتی ہے۔ اس سمے سب حالات اسے سمجھ آجاتے ہیں۔ پرکرتی کیا ہے۔ کہاں سے جیو آیا ہے۔ کہاں جانا ہے۔ بندھن کیا ہے؟ سب گن اوگن لمحہ بھر میں سمجھ جاتی ہے۔ پد اور گد (نظم اور نثر) کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہر طرح بیان کر سکتی ہے۔ باہر مکھ ہوتی ہے یا انتر مکھ ہوتی ہے۔ تب ہر ایک حالت میں ست چت آنند میں لین رہتی ہے۔ بانی اُچارن کرنے سمے پدوں میں الیشور رہنمان اس واسطے بیان کی جاتی ہے تاکہ اصلی بھاوؤں کو من مکھی جیو تبدیل نہ کر سکیں

نہیں سب جڑ چیتن پرم برہم اس کا روپ ہے لیکن سمجھانے کے واسطے سب کچھ
کہنا پڑتا ہے اور زیادہ کو قائم کرنا پڑتا ہے۔ تم اپنا ابھیاس کیا کرو۔

**پرشن ۱۶۵: مہاراج جی! آپ بھجن کس سمے کرتے ہیں؟**

اُتر: فقیروں کا کام سوئم سروپ ہی بھجن تدروپ ہو چکا ہوتا ہے
کوئی خاص وقت بھجن کرنے کا نہیں ہوتا ہے۔ جیسے اس طرح سمجھو کہ
کسی آدمی کو دھن دولت کی اچھا ہوئی اور جب وہ اسے پراپت نہیں
کر لیتا تو اس کے پانے کا سادھن روپ اس کا بھجن ہی کرتا رہتا ہے
لیکن جب وہ مایا پراپت ہو چکتی ہے تو وہ بھجن کرنا چھوڑ کر اس کی
حفاظت کرنے میں تتھا چنتا میں لگا رہتا ہے کہ کہیں یہ میرے سے
جدا نہ ہو جاوے۔ اسی چنتا میں رہتا ہے اندر بھجن نہیں کرتا اور نہ ہی
اس کی ضرورت رہتی ہے۔ یہی باتیں فقیروں کے ساتھ لگا لو۔

**پرشن ۱۶۶: آتم ستھتی پراپت پرش سب کچھ کیسے جان لیتا ہے؟ کیا آپ فرمائیں گے؟**

اُتر: اس اوستھا پراپت پرش کی بدھی بڑی سوکشم ہو جاتی ہے تتھا
تیکشنتا سے وہ ہر پدارتھ کے اندر تک گھس جاتی ہے۔ اور اس کو بھیتر
سے ہی گھس کر سمجھنے کی طاقت اس میں ہو جاتی ہے تو سب کچھ جان لینا کونسی
بڑی بات ہے۔ سب پرانی ماتر میں بدھی ہوتی ہے اور اس کر کے شریر
گھڑ لیے بدھی میں جدا اتنکا ہے یہ ہی مایا ہے۔ بدھی جس کر کے رنشٹ ہے
جب یہ اس طرف چلے گی تب یہ سوئم آتم سروپ ہو کر مکت ہو جاوے گی۔

**پرشن ۱۶۷: بڑے بڑے مہا پرش اپنا ابھیاس کر کے ہی سہج**
اُن لوگ سے بڑے اونچے پہنچ گئے تو کہا ہمارا کام

بنا اس کے نہیں چل سکتا جب اِس کال میں ایک کامل اُستاد کا ملنا بالکل ناممکن ہے۔ چاروں طرف ڈھونگ ہی کے اڈّے نظر آتے ہیں۔ میں اس چکر میں پھنسنا نہ چاہوں گا۔ پتہ نہیں اور مصیبت ہی مول نہ لے لوں۔

اُتم:۔ مہاپرشوں کی بات چھوڑ۔ تم اپنی بات کرو۔ ایسے مہاپرش بہت تھوڑے ہوتے ہیں جو جنم کے سدھ ہوئے ہیں۔ یہ اُن کے پہلے جنموں کی کمائی تھی یا تی سب کے سب کسی ذریعے سے ہی اصل کامیابی کو پراپت ہوئے ہیں۔ اس واسطے کسی بھی سدھی کو پراپت کرنے کی خاطر واقف کار کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ پرکرتی کا نیم ہے۔ پریمی جی! ذرا سے کام کو کرنے کے لئے تو ہر قدم قدم پر نہیں یہاں تک کہ بیوپار میں بھی سہارے کی تھا اُستاد یا ایکسپرٹ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اتنی بڑی پرمارتھ کی منزل بچوں کا کھیل نہیں جس کی ابھی شروعات بھی شروع نہیں ہوتی ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس سمے پاکھنڈ کا بازار گرم ہے اور کامل ستگورو ملنے مشکل ہیں پر کھوجنے سے سب کچھ ہو جاتا ہے۔ ریج تلاش نہیں ہوتا۔

پرشن ۸۴۱:۔ تو آپ گھومتے ہی رہتے ہیں آپ کسی کامل گورو کے بارے میں بتلا سکتے ہیں یا کم سے کم میرے خیال میں ایسی پہچان بتلا سکتے ہیں جس کی کسوٹی پر ہم اُسے رکھ کر پہچان لیں تاکہ تو پاکھنڈ تھا گورو دُھم کا شکار ہونے کے بجائے سچا اُستاد کیسے رہنا زیادہ بہتر سمجھتا ہوں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟ شاستروں میں پہچان دے رکھی ہے پر آج کل تو تارکسی میں پوری نہیں اُترتی۔ سو آپ کوئی آسان سا مسئلہ فرمائیے؟

اُتر: لالا جی! یہ بالکل ٹھیک ہے کہ پاکھنڈ میں پھنسنے کی بجائے نگورا ہی رہو۔ پرنتو نرنتر کھوج میں لگا رہنا چاہئے۔ ہاں یہ تمہیں تھوڑے سے ہیں کامل گورو کی پہچان بتلا سکتے ہیں۔ ان پر پڑو رے اُترے ہوئے پرش سے تم دھوکا نہیں کھاؤ گے۔ تو لو سنو یا لکھ لو۔

(۱) کہنی اور رہنی جس کی ایک ہے۔

(۲) جو اپنے آپ میں ہی پڑھا ہوا ہو یعنی کتابی گیان کے جلنے والا نہ ہو بلکہ من کی کتاب پڑھا ہوا ہو۔

(۳) مانسک شانتی کا نمونہ ہو۔

(۴) شریر کے مان اور دھن کے لوبھ سے جو پرا ہو۔

(۵) بیٹھک جس کی بہت ہو۔

(۶) استریوں سے جو قطعی کنارہ کش ہو یعنی کسی حالت میں بھی اکیلی استری کے پاس نہ بیٹھنے والا ہو۔

(۷) نہایت دیالو چت ہو۔

(۸) ویراگیہ وان جس کی ہر وقت بسرت رہتی ہو یعنی جو لپت نہ ہو۔

(۹) جو نو دروازوں کی واسنا سے اتیت ہو کر سدا چدا آکاش (اویناشی شبد برہم) میں براجمان رہتا ہے۔ ایسا آتم نشٹھ پُرش پرم گورو ہے کیونکہ اسی نے ترے گُنی مایا سے عبور پاکر وشرام پایا ہے اور وہ دوسروں کے لئے بھی پرم سکھ دائک ہے۔

ایسے گورو میں تت کال ہی وشواس کرنا چاہئے۔ وشواس یا شردھا کے ہوتے ہی گورو کرپا تیرے اندر اپنے آپ اترنے لگے گی اور پھر گورو کرپا سے جو سادھن پراپت ہوگا اسے کر کے تو سمجھنے لگے گا، جو تیرے شریر

سے بالکل الگ ہے کیونکہ تیرے شریر میں بھلے بھوک، پیاس، سردی گرمی، مرنا، جینا اتیادی وکار ہیں۔ آتما ان سے پرے ہے جب تو اُس (آتم سروپ) کو پراپت کرنے لگیگا تو کسی بھی حالت میں جا کر شانتی دھارن کر سکتا ہے یعنی جب تو سادھن میں لگ جاوے گا تو چاہے کیسی ہی حالتوں سے کیوں نہ گذرے شانت رہیگا۔ بغیر سادھن کے تو ایسا ہی ہے جیسے پانی بنا گھڑا۔

پرشن ۱۴۹:۔ مہاراج جی! بغیر اُستاد کے کسی اور ڈھنگ سے بھی آتم ساکھشاتکار ہونے کا سادھن پراپت ہو سکتا ہے؟

اُتر:۔ نہیں! تم جیسی ادھیکاریوں کو نہیں۔ ٹھیک سادھن تو کامل گورو پر پورن وشواس یا ایمان لانے سے پہلے یہ اچھی طرح ٹھوک بجا کر دیکھ لے کہ جو چند باتیں ابھی پہلے گوروؤں میں ہونی ضروری بتلائی ہیں وہ ہیں کہ نہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کبھی ایمان نہ لاؤ۔ اس گورو سے تیرا کلیان ہونے والا نہیں ہے اگر سب صفات وہاں ملتی ہیں تو میل جھجٹ چھوڑ کر وشواس کر لینا چاہیئے تب وہ ستگورو کرپا کر کے وہ سادھن بتلاوے گا۔ جس کر کے وہ عبور پا کر پرم شانتی کو پراپت ہو جاوے گا۔ ورنہ پریمی جی! ڈر ہے کہ کہیں تمہارا ایسا لوگ چیون اُلٹا نہ ہو جاوے اور زیادہ پریشانی میں نہ پڑ جاوے کیونکہ اس طرح تم۔ آتما سنسار میں تو تو اپنے پرانے اعمال سنسکار کے پھنس نہیں سکتا۔ پھر بھی کامل رہنمائی کے بغیر پورن وشواس ہونا اس سمے میں کٹھن ہے اور اس طرف سنسار کی گردش میں تو کچھ ماننا نہیں ہے۔ بس تو پھر عذاب میں پھنس جاویگا۔ اس لئے جلدی ہی کسی کامل اُستاد کی تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

[سنہ ۱۹۴۴ء کے سمیلی پر شری مہاراج جی کے کانوں میں سخت درد ہو گیا تھا جو اڑھائی مہینے رہا۔ اس دوران میں مندرجہ ذیل پرشن دریافت کئے گئے جن کے اُتر ساتھ ہیں:-]

پرشن نمبر ۱۵۰:- جہاں تک دھارمک پُستکوں میں جو لوگ سے بھی تعلق رکھتی ہیں پڑھا ہے کہ یوگیراج اپنا دُکھ خود نوارن کر سکتے ہیں۔ آپ کیوں ایسا نہیں کرتے؟

اُتر: مہاپرش قدرت کے کسی کام میں دخل نہیں دیتے گو وہ سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن ایشور اچھیا میں شاکر رہتے ہیں۔

پرشن نمبر ۱۵۱:- آپ کا جیون اتنا پوتر ہے۔ تمام عمر میں آپ نے تیبر تیاگ دھارن کر رکھا ہے اور بہت زبردست تپسیا کی ہے کہ آپ اس اعلےٰ معراج کو حاصل کر چکے ہیں۔ پھر آپ کو اتنا دُکھ کیوں ہوا ہے؟

اُتر:- کئی جنموں کے پھل بھوگنے ہوتے ہیں۔ شاید کسی جنم کے کرموں کا پھل بھوگنا رہ گیا ہو جسے بھوگنا ضروری ہو۔ مہاپرش جو نروان اوستھا کو پراپت کر چکے ہوتے ہیں وہ اپنا سب حساب بیباق کر کے چھوڑتے ہیں۔ سوامی رام کرشن پرم ہنس کو کنٹھ مالا کے عارضے نے بہت دُکھی کر رکھا تھا۔ سوامی رام تیرتھ کو سنگرہنی کا عارضہ ہو گیا تھا وغیرہ لیکن انہوں نے پربھو کے حکم کو نہیں توڑا۔ بعض اوقات مہاپرش اپنے شِشوں کے بُرے کرموں کی سزا کو اپنے اُوپر لے لیتے ہیں اور شِشوں کے تمام تاپ ہرن کر لیتے ہیں یہ ان کی بڑی اُدارتا اور دیالُتا ہے یعنی بعض دفعہ مہاپرشوں نے سنسار کے اُدھار کی خاطر بڑے سے بڑے کشٹ

اپنے سر پر اُٹھائے۔ یہ اُن کی پرم اوچہ اوستھا کا لکھش ہے۔ آپ
بھی اس وقت کے شریک کشٹ کو اپنی اور سنسار کی کلیان کا موجب
ہی جانیں۔ ایشور آ گیا پورن ہو گئی

پرشن ۱۵۲:- مہاراج جی! آپ ہمیشہ رات کو باہر جنگل میں
جاتے ہیں۔ وہاں کئی خوفناک جانور ہوتے ہیں۔ پر کبھو کبھی آپ
کو خوفناک جیو سے جیسے شیر سانپ سے واسطہ پڑا؟

اُتر:- پریمی! یہ تو اپنے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ انہوں نے کبھی خوفناک
جیو دیکھا نہیں۔ ہاں! گنگو کٹیاں میں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ یہ کچھ جلدی
ہی رات کو باہر چلے گئے۔ بادل چھائے ہوئے تھے۔ ہو سکے کا انہیں
ٹھیک پتہ نہ لگا۔ یہ ایک سل پر بیٹھ گئے۔ جب صبح اُٹھے تو ان کے
گھٹنا اُٹھانے پر نیچے سے سانپ اُٹھا اور نیچے گر گیا۔ اس کی بھی آنکھ
اُس وقت کھلی۔

پرشن ۱۵۳:- مہاراج جی! ہم لوگوں کو تو رات کو جنگل میں بہت ڈر
محسوس ہوتا ہے اور خوفناک جانوروں کا ہر وقت
خوف رہتا ہے؟

اُتر:- پریمی! ہر ایک جیو اپنی جگہ پر بھگوت ہے۔ سو ہی ایک آتم شکتی
ہر ایک جیو میں ویاپت ہے۔ سو جیسا تو کسی جیو کے پرتی بھاؤ بنائے گا
ویسا ہی بھاؤ اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر تو دشمن سمجھے گا تو مقابلہ
کے لئے اُس جیو کی شکتی کھڑی ہو جائے گی اور اگر اس بھاؤ سے بچیگا
کہ وہی آتم شکتی جو مجھ میں ہے وہ ہر ایک جیو میں ہے تو کوئی جیو بھی تیرا

کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جیسی بھاونا بنا رہے گا ویسا ہی پرماتما دیکھے گا۔

پرشن ۱۵۴ :- مہاراج جی! آپ ہندی سنسکرت اور ظاہری علم تو جانتے نہیں لیکن بڑے اونچے اونچے ہندی کے لفظ فرما جاتے ہیں؟

اُتر :- پریمی! جب دل میں تحقیق صاف نرمل شدھ ہو جاتی ہے علم کا بھنڈار سامنے آ جاتا ہے ابھی تو مشکل لفظ بولنے کی آ گیا نہیں ہے ایک ایک بھاؤ کو کئی طریقوں سے اس واسطے سمجھایا جاتا ہے کہ پرمارتھ کا مارگ چھوٹی بدھی والوں کو سمجھ پڑ جائے پربھو آ گیا سے ہی نمبرے آگے جو آ رہا ہے۔ لکھا جا رہا ہے۔ اسے اچھی طرح وچارنے کی کوشش کیا کر۔ پرم پد کی پراپتی تو بعد میں ہوتی ہے پہلے ان وچاروں کو سمجھ کر ابھیاس میں رُچی بڑھتی ہے۔ موہ مایا کا جال ایسا ہے۔ یہ سمجھتے ہوئے بھی جیو بھرم میں پھنس جاتا ہے۔ خواہ مخواہ کرم کا ابھیمانی بن کر اچھا چکر میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ کرم کرکے پھل کو پراپت کرتا ہے۔ پھر اسے بھوگ کر راگ دویش میں لپٹا ہوا گمان ہوتا رہتا ہے۔ انیک پرکار کے جتن کرنے پر بھی من کا کرتا پن ختم نہیں ہوتا۔ ست پرشوں نے دین غریبی کا مارگ البیلے جیوؤں کے واسطے نکالا ہے۔ جو جگیاسو نرمل پریتی سے ست مارگ پر چلتا ہے۔ آہستہ آہستہ اس کا کرتا پن جنم مرن کے چکر میں پھنسانے والا دور ہو جاتا ہے۔ جو بھی پربھو آ گیا تھی اس کی رضا میں رہنے والے بھلے جیو ہیں۔ ایک نہ ایک دن چت کی شدھی کو پراپت کر لیں گے۔

پرشن ۱۵۵ :- مہاراج جی! ست کی سوجھی جنم سے جیو کو ہوتی ہے۔ کیا پچھلے جنموں سے ہی سہی تپ کرتا ہوا چلا آتا ہے پھر

آ گئے کرنے لگ جاتا ہے؟

اُتر:- پریمی! یہ کوئی ایک جنم کی سادھنا تھوڑی ہے۔ ان کو چار برس کی آیو میں ہی ست کا بھید اچھی طرح سے سامنے آ گیا تھا۔ موج اور مستی جنم سے اندر تھی مگر سمجھ نہ آتی تھی کہ یہ کیا حالت ہے۔ چار برس کی آیو میں ست کا بھید کھل گیا تھا۔ بال اوستھا کی وجہ سے اس حال میں سماں گذرتا تھا۔ سار بھید کے جوبن کی اُسکفتی کی اور جاننے کا چت میں شوق بڑھنے لگا۔ ادھر سے ستساریوں کے ساتھ ملکر چلنا ہی اس سمے بہتر سمجھا اور بچا بچاکر ادھر ایکانت میں سماں دینا شروع ہو گیا تھا۔ فقیروں اور ستساریوں کا میل گیا۔

پرشن ۱۵۶:- مہاراج جی! آپ نے ان کیوں چھوڑ رکھا ہے۔ آگے تو ہم گرنتھوں دوارہ سُنا کرتے تھے اب پرتیکھش دیکھ رہے ہیں۔ روٹی بنا کیسے رہ سکتے ہیں؟

اُتر:- پریمی! ان باتوں میں کیا پڑا ہے تو اپنے چین کے لئے پوچھ۔ یہ بڑی اُونچیہ اوستھا کی بات ہے۔ تم کو کیا سمجھ آویگی۔ جپ تپ کرکے اس حالت میں پہنچیں گے۔ اپنے آپ پتہ لگ جاویگا۔ اب یہ کیا کہیں چلنے والی گل کرو۔ معمولی سنسار کا غم آجائے یا بہت خوشی مل جائے۔ بھوک پیاس ختم ہو جاتی ہے۔ جن کے اندر مالک آپ کرپا کر دیوے ان کو پھر کس چیز کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ بھی تھوڑا مشین کو تیل دینے والی بات ہے ادھر حساب کتاب گرہن تیاگ کا ختم ہی ہے۔ سماں کاٹ رہے ہیں۔ گورمکھ جیوؤں کے درشن ہی ان کی خوراک ہے۔

پرشن ۱۵۷:- مہاراج جی! جہاں پرشنوں کی وچار دھارا یہ پانی

اور بے انصاف اور بے عمل لوگ حاوی ہو جاتے ہیں اپنے دشمن اور طرح طرح کی چاپلوسی دوارہ جس سے پرچار دھارا بدنام ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔ آپ کے گرد کئی ایسے لوگ آ گئے ہیں جو کہ دیش اور سماج کے دشمن ہیں۔ مثال کے طور پر اس وقت جن کے باغ میں آپ ٹھہرے ہوئے ہیں انہوں نے پانچسو گھروں کو زمینوں سے بیدخل کر کے خود زمینوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ غریب کسان ٹکڑے ٹکڑے کو محتاج ہو گئے ہیں۔ اسی طرح اور بھی لوگ آپکی وچار دھارا میں شامل ہو گئے ہیں۔ جو کہ وچار دھارا کو تباہ کر دیویں گے؟

اُتر:- پریمی جی! ان کا کام سُدھار ہی ہے جو کوئی ان کے اُپدیش کو سُن کر عمل میں لائے گا وہ اپنا سدھار کرے گا اور جو عمل نہیں کریگا وہ اپنا سرب ناش کر لیگا۔ وچار دھارا کا کچھ نہیں بگڑیگا فکر کا مقام نہیں۔

پرشن ۱۵۸:- مہاراج جی! ابھی تک ہم نے کوئی گورو دھارن نہیں کیا۔ کیا گورو کے بغیر کچھ سمجھ نہیں آ سکتی۔ یہ آپ نے بڑے بڑے اونچے شبد پڑھا دیئے ہیں۔ ہم کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ وہ پہلا پد ہی سمجھ آیا ہے کہ جب تک بھرم موجود ہے تب تک ترشنا وغیرہ سے مکتی نہیں ہو سکتی؟

اُتر:- پریمی! لگاتے گاتے ہی کلیان ہو جایا کرتے ہیں سہ

ممتا مائی لسیمنت کھائی ٹے کام کرودھ دوؤ مایا
موہ مگر کا راجہ کھایو ؛ تب پہنچیو اس دھاما

لال جی! گورو کے بغیر تو جیو نہ سنسار میں چل سکتا ہے نہ کرتار میں۔ پرمارتھ مارگ تو ویسے ہی کٹھن ہے۔ بشرط واد شواس کے بل دوارہ ست مارگ میں پریت بن جایا کرتی ہے۔ آگے رنگ چڑھانے والا کوئی مل جائے۔ کروڑ برس کا پندھ پل میں ہی طے ہو جاتا ہے۔ ویسے جیو جنم میں ہی کئی جنم گذار دیتا ہے۔ پرنتو کرسن کر بھی من نہیں مانتا۔ یہ ایسا دُشٹ ہے۔ باقی سارے مدہوشی کی حالت میں سنسار کے موہ مایا میں پھنس کر بھٹکتے ہیں۔ جس سمے کوئی راہ دکھانے والا مل جاویگا۔ سب شبدوں کی سمجھ آنے لگ جاویگی۔ کسی راستے پر چلنے والے ہو تو سہی ۞

## (۲۰) پراربدھ اور پرشارتھ

پرشن ۱۵۹ ذرا پراربدھ اور پرشارتھ کا خلاصہ کر کے سمجھانے کی کرپا کریں ۞

اُتر:۔ پریمی! تیرا آج کا بنتی کل کا پراربدھ ہو جاوے گا اور وہ سنسکار کا روپ دھارن کرے گا۔ جیسے آج کا کھایا ہوا کھانا کل کے لئے مددگار ہوتا ہے۔ اس کا خون بن کر شریر کی طاقت بن جاتی ہے۔ اس طرح پچھلے جنموں کے سنسکار ایسی جیو کی عادت بناتے ہیں جن کے زیر اثر ہو کر جیو آگے کے بنتی کرتا ہے اس میں کچھ اور بھی باتیں ہیں جو مددگار بھی کرتی ہیں اور خاتمہ بھی کرتی ہیں۔ جو اپاہری ہیں۔ جن میں سنگ بڑا پردھان کام کرتا ہے۔ بدھی اسنکلپ کے دوارہ سنگ دھارن کرتی ہے اور اسی کے موافق بنتی ہے۔ جیسا سنگ بدھی کو پراپت ہوتا ہے اس کے موافق سبھ اور اسبھ کرم میں پرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ست پرشوں نے فرمایا ہے کہ ست سنگ کرنا چاہیئے۔ اسنگ بدھی تبدیلی ہوتی ہے جب آتم سروپ میں لین ہو جاتی ہے

پرشن ۱۵۹ :- مہاراج جی! ایشور کو نہ یاد کرنے والے بھی آج کل بڑے سُکھ اور آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یاد کرنے والے روٹیوں سے لاچار ہیں؟

اُتّر :- پریمی! جو پُرشارتھ چھوڑ دیتا ہے وہ لاچار رہتا ہے۔ دوسرے ممالک کے لوگ کچھ اصول والے ہیں۔ پُرشارتھ نہیں چھوڑتے لابھ ہان میں گھبراتے نہیں۔ کرم کرتے جاتے ہیں۔ جھوٹ کم بولتے ہیں چیزوں کو بنانے بھیجنے میں چھل کپٹ کو ساتھ نہیں رکھتے۔ ست بیوہار ہی دِیل کرم ہے۔ یہ کس نے اُن کو سکھلایا۔ جیسی چیز بناؤ ویسا ہی اُوپر لکھو۔ اندر سے بڑھ مالک کا اکش جو ہے وہ تو جاگرت ہے۔ کھانے پینے سونے کا سب اُن کا پروگرام بنا ہوا ہے۔ خالی رام رام کرنے سے پار نہیں ہو جاتا صحیح کرم کرو۔ پھل کی آشا چھوڑ کر۔ جو پراپت ہو اس میں سنتوش رکھنا ہی دھرم ہے۔ تم لوگ دھرم کے ماننے والے کیسے ہو۔ نہ ہی پرشارتھ کر سکتے ہو نہ ہی اچھے اصول دھارن کر سکتے ہو۔ آچار آچار منہ میں پاچاکرتا ہے۔

تم لوگ کنتھی ہو۔ وہ لوگ کر کے دکھلاتے ہیں۔ رام کو نہیں پا سکے تو رام کی مایا کو تو صحیح رُوپ میں استعمال کرتے ہیں۔ ولایت امریکہ میں کمائی کر کے ہندوستان میں شفاخانے کھول رکھے ہیں۔ تمہارے ہاں کھانے والی چیزوں میں ملاوٹ پہننے والے کپڑوں میں دغا بازی۔ مطلب یہ کہ کوئی کام بھی شُدھ رُوپ میں نہیں ست سنگ کا مطلب یہ ہے کہ صحیح سوچنا۔ پھر تو پھل پراپت اپنے آپ ہوتا ہے ایشور تم کو بُدھی دیوے:

## (۱۲) آلسیہ نندرا۔ یوگ اور یوگ نندرا

پرشن ۱۶۱ : مہاراج جی! انندرا اور یوگ نندرا میں کیا فرق ہے؟
اتر: پریمی! غفلت کی حالت کو نیند کہتے ہیں۔ یہ پرم تموگن کی اوستھا ہے
بدھی جب نرسنکلپ ہو کر آتم سروپ میں استھت ہوتی ہے اس وقت اسی
مستی کی حالت کو یوگ نندرا کہتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ نندرا
میں نفس غافل ہو کر ڈھیر سا ہو کر پڑا رہتا ہے لیکن یوگ نندرا میں بدھی بڑی
تیکھشن اور جاگرک رہتی ہے اور ہر طرح کی چنچلتا سے ابھاؤ رہت ہو کر
اپنے آپ میں شانت ہو کر پڑی رہتی ہے ایسی حالت میں اگر کوئی آتم درشی
پرش سے آتم سمبندھی پرشن کر دیوے تو اس کا اتر فوراً ہی جگیاسو کو
پراپت ہو جاتا ہے یعنی سمجھا دیتے ہیں؛

پرشن ۱۶۲ : مہاراج جی! آلس نندرا وکاروں سے خلاصی جانے
کب ہوگی؟
اتر: پریمی جی! جب تک شریر ہے شریر کے دھرم ساتھ میں سونا۔ کھانا۔
پینا۔ جاگنا۔ پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ جوان ہونا۔ بوڑھا ہونا۔ پھر گر جانا۔ باقی وکار
بھی اس میں تب تک رہتے ہیں جب تک شریر ہے۔ اس سے چھٹکارا
آہستہ آہستہ ہی پایا جاتا ہے؛

پرشن ۱۶۳ : مہاراج جی! یہ نیند بھی ایک بڑا بھاری وکار ہے
جس سے نہ چھٹکارا ملتا ہے نہ نیستی دور ہوتی ہے نہ
سو یا جائے تو بھی شریر بھاری بھاری معلوم ہونے لگتا ہے؟
اتر: پریمی! کھانا پینا۔ سونا اور دستے وکار پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ جوانی

کبڑا ہونا گرنا سب ہی اِس جیو کو دُکھ دینے والے ہیں۔ اِن کی تبدیلی ہیں اپنی
تبدیلی مان کر دُکھی سُکھی ہوتا ہے۔ جب تک گیان رُوپی تبدیلی پر دبیش
نہیں کرتا۔ تب تک اِس چکر میں پڑا رہتا ہے۔ جب تک یہ سوچا نہیں جاتا
کہ یہ شریر کیا ہے۔ یہ کیسا ہے۔ اِس میں تبدیلیاں کون کون سی اور کیسے
ہوتی ہیں۔ اِس میں بولنے والا کون ہے۔ کس چیز کے جاننے سے یہ نروِکار
ہو سکتا ہے۔ جس تت کے جاننے کے بعد پھر اسے اور جاننے کی ضرورت
نہیں رہتی۔ اِن وچاروں کو بار بار وچار کر کے بدھی کو ست مارگ میں درڑھ
کرتے رہنا چاہیئے۔ تب کسی سمے جا کر سب وکاروں سے چھٹکارا پراپت
ہو جاتا ہے:

پرشن نمبر ۱۶۴:۔ مہاراج جی! یوگ کیا ہے؟

اُتر:۔ پریمی! جیو اور برہم کی ایکتا ہیں یوگ ہے:

## (۲۲) سمواد بودھ اوستھا

پرشن نمبر ۱۶۵:۔ ست سروپ کا کیسے بودھ ہوتا ہے۔ اور
"سمواد بودھ" کیسی اوستھا ہے؟

اُتر:۔ جب ست کرم آچاری ہو کر ست پرائنتا میں درڑھتا پراپت
ہو اور تمام کرم پھل پربھو آگیا میں سمرپن کرتے ہوئے تمام بادھک
واسناؤں کا ابھاؤ ہو جاتا ہے تب پربھو بھگتی کا نرمل سروپ بودھ
ہوتا ہے۔ جب تمام بادھک واسناؤں سے نورتی پراپت ہوتی ہے
تب بدھی ست سروپ کو بودھ کرنے میں سمرتھ ہوتی ہے
اور ست نشچے کو دھارن کر کے اپنے آپ کو شریشٹ من کرتی

ہاہے۔ جب سمت پرائینتا میں ادھک درڑھتا پراپت ہوتی ہے۔ تب کرم پھل دوند کی آسکتی کا ناش ہوجاتا ہے۔ اور بدھی پرم پریم اور شردھا سے سمت سروپ سمواد آتما میں اپنے آپ کو ایکاگر کرتی ہے یعنی نرمل یوگ کو پراپت ہوتی ہے۔ جب بدھی آتم آنند کو انوبھو کرتی ہے اور واسنا کے جال سے نربندھن ہوجاتی ہے۔ تب اپنے آپ کو کیول برہم پد میں ہی نہچل کر کے آنندت ہوتی ہے یہ ہی سمواد بودھ اوستھا ہے ؎

## (۴۲) جیوگتی۔ پنر شردھا وغیرہ

پرشن نمبر ۱۶۶ :۔ مہاراج جی! مہابھارت کا۔ الیساد کرمہابھارت گرنتھ میں آتا ہے کہ اس وقت پنڈ آدک کریا پتر آدی کو ماننے کا سلسلہ چل رہا تھا۔ گیتا میں بھی مہاراج کرشن سے ارجن نے کہا ہے کہ اگر لڑائی ہوگی تو ہزاروں لوگ اس میں مارے جاویں گے اور ان کی ودھوائیں ہوکر دنیا میں ورن سنکر پھیلانے والا سلسلہ نکلیگا پنڈ آدک کرم لوپت ہوجاوینگے اور پتر گن ادھوگتی کو پراپت ہونگے مہاراج جی! آپ سے پرارتھنا ہے کہ آپ اس بارے میں صاف کریں ؎

اُترنت پریمی! مہابھارت گرنتھ کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ راجہ بھوج کے

زمانے میں دس ہزار شلوک والا گرنتھ تھا۔ اب کہتے ہیں اس میں ایک لاکھ سے زیادہ شلوک ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اصلیت کبھی کی غائب ہو چکی ہے برا ہمنوں نے اپنا مطلب سیدھا کرنے کی خاطر جیسا چاہا اپنے مطلب کا اسے گھڑ لیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس زمانے میں بھی دنیا میں اندھکار پرستی جاری تھی۔ گیتا گیان کی ضرورت کرشن نے ارجن کو اسی لئے محسوس کروائی کہ وہ اندھکار سے ہٹ کر پرکاش کی طرف آوے۔ کرشن نے گیتا میں صاف طور سے کہا ہے کہ پریمی! یہ اصل گیان جو میں تجھ کو بتا رہا ہوں کوئی نیا نہیں ہے پہلے بھی پُراتن بزرگوں نے اس گیان کو لوگوں سے کہا ہے۔ آج پھر جب وہ گیان دُنیا بھول چکی ہے میں تجھے کہتا ہوں تو اندھیرے میں مت پڑ۔ تو جاگرت ہو کر میرے اس شدھ گیان کو سُن جو پہلے بھی تھا آگے بھی رہیگا۔ آج کال چکر سے لُپت ہو گیا ہے اس لئے پھر تیرے سے کہتا ہوں۔ اس زمانے میں تو اور تیرے گرد و نواح کے لوگ سارے اندھکار میں پڑے ہوئے ہیں۔ تیری یہ باتیں تیرے بدھیمان ہوتے ہوئے بھی تُو رکھنا کی سی ہیں۔ جو چیز سوچنے لائق نہیں ہے اس کے بارے میں تو سوچ کرتا ہے اور پھر پنڈتوں کی سی باتیں کرتا ہے یہ تجھے شوبھا نہیں دیتا۔ اس طرح سے کرشن نے ارجن کو بہت سی باتیں کہی ہیں اور سچیت کیا ہے پریمی!! اس طرح سب پتر وغیرہ کا چکر ڈھونگ ہے۔ چار پرکار کی جیو سرشٹی ہوتی ہے۔ انڈج۔ جیرج۔ سویدج اور اُدبھج کتنے سے کتنا سوکھشم استھول شریر کسی جیو کا ہو تو وہ بھی ان ہی سرشٹیوں میں سے ہوگا پتروں کا اس سے علاوہ کوئی وجود نہیں ہوتا۔ اس لئے برا ہمنوں نے اپنا روزگار چلانے کے لئے یہ سب کلپنا کلپی ہوئی ہے۔ تیرے ماتا پتا تیرے دیگر بزرگ جب تک اس ثانی شریر میں واس کرتے ہیں تب تک

تیرے دو پتر ہیں تو ان کی سیوا کر اور ہر پرکار سے انہیں سنتشٹ کر۔ یہ ہی تیری پتروں کی پوجا ہے۔ اس کے علاوہ جب شریر چھوڑ کر جیو چل دیتا ہے تو اس کا سمبندھ ختم ہو جاتا ہے۔ جس جسم کے سمبندھ تھے وہ سمبندھ ختم ہو جاتا ہے۔ یہ جیو سدا اَیناشی ہے۔ ایک شریر کو چھوڑ کر فوراً دوسرا دھارن کر لیتا ہے۔ اب بتاؤ کون تیرا پتر رہا۔ دوسرے شریر میں جا کر دوسرے شریروں سے سمبندھ قائم کر لیتا ہے۔ اس طرح سے اسنکھیہ جنم پراپت کرتا ہوا یہ جیو اس سرشٹی میں گھوم رہا ہے۔ اب کس کو پتر کہا جائے اس سلسلے کو اچھی طرح سمجھ لو۔

پرشن نمبر ۱۶۷:- مہاراج جی! اب کن اور کتنی قسم کی پوجا جنتر منتر آرادھنا بن گئی ہے؟

اتر:- یہ تو توہمات پرستی پیچھے شروع ہو جاتی ہے ست پرشوں نے کبھی جگہ کسی دیوی دیوتا کی پوجا۔ ارادھنا بھگتی نہیں درسائی۔ پتری پوجا۔ دیوی پوجا۔ دیوتاؤں کو خوش کرنا۔ جادو جنتر منتر تعویذ سب کھانے پینے کے مسئلے پنڈت مولویوں نے بنا رکھے ہیں۔ گنپتی۔ درگا۔ بھیروں چنڈی جن بھوت آدی ایک طرح کے کامنا وادی جیووں نے اپنے اپنے دیوتا گھڑ رکھے ہیں۔

پرشن نمبر ۱۶۸:- مہاراج جی! شرادھ کرنے کا کیا لابھ ہے؟

اتر:- پریمی! شرادھ کرنا تو بڑا کٹھن نہیں بلکہ بزرگوں کی یاد منانے کا ایک طریقہ ہے۔ آپ روزانہ ہی ان کی یاد دل میں رکھیں۔ ہر وقت غریبوں کی ان پانی سے سیوا شردھا پوروک کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔

پرشن نمبر ۱۶۹:- مہاراج جی! شرادھ میں کیا ہوا دان پراپتی

کو ملتا ہے یا نہیں ؟

اُتر: (مسکرا کر) پریمی! پہلے یہ تو بتاؤ کہ جو کچھ دان دیا جاتا ہے پرانی کے نام پر دیا جاتا ہے یا کچھ اور۔

پریمی :۔ "مہاراج جی! نام پر دیا جاتا ہے"۔

مہاراج جی :۔ پریمی! نام کس کا شریر یا آتما کا ؟

پریمی :۔ (کچھ دیر سوچ کر) "مہاراج جی! نام تو شریر کا ہوتا ہے"

مہاراج جی :۔ مرنے پر شریر کو اگنی کے سپرد کر دیا۔ پانچ تتو اپنے اپنے تتوؤں میں مل گئے۔ آتما کا کوئی نام نہیں ہے۔ اب آپ ہی سمجھ لو کہ دان کس کو ملتا ہے پریمی! یہ تو پہلے بڑے پرشوں نے دان کی پرنالی چلانے کے لئے سماج کے لئے ایک ودھان بنا چھوڑا ہے تاکہ اس طرح کچھ نہ کچھ دان ہوتا رہے اور دان کرنے کی پرنالی بنی رہے ۔

پرشن نمبر ۱۲ :۔ مہاراج جی! جب جیو شریر سے نکل جاتا ہے بعد میں سمبندھی جو کریا کرم کرواتے ہیں۔ کیا اسے ملتا ہے یا نہیں جیسا کہ پنڈت لوگ کہتے ہیں۔ ہم کرتے جاتے ہیں، مگر چت میں کچھ شنک (سنشہ) سا بنا رہتا ہے۔ کرپا کر کے سمجھاویں۔ یہ کیا بھید ہے ؟

اُتر :۔ پریمی! تم لوگ بیوپاری ہو ہمیشہ نفع والی بات سوچتے ہو کہ کسی کو کچھ ملتا ہے یا نہیں۔ تمہارے ہاتھ سے تو اچھے کرم کسی بہانے کو آگے رکھ کر ہو جاتے ہیں۔ بزرگوں نے سوچا ہو گا۔ سنساری لوگ ہمیشہ تو پُنیہ دان یگیہ کر نہیں سکتے۔ ان کے واسطے ایسے طریقے رکھ دو جس سے کہ بندھے ہوئے کسی سمے اچھے کرم کر سکیں۔ ملنا ملانا کس نے دیکھا ہے

ہاں شبھ کرم کیا ہوا ضرور ہی پھل دیتا ہے۔ اس یہاں سے ماتا، پتا، پتامہ کی یاد ہو جاتی ہے۔ جیسے آج کل رواج چل رہا ہے جنم دن منانے کا۔ اسی طرح پتروں کی یاد منانے کے دوس مقرر کر دیئے ہیں۔ شرادھ کے پندرہ دنوں میں تم کچھ دان دو گے تب ہی وہ ترپت ہوں گے باقی سال کے ۲۵۰ دن کدھر سے پتر گذارہ کرتے ہوں گے۔

پریمی! کچھ بدھی سے سوچنا بھی بچا ہے۔ بہت تو پنڈتوں نے کھانے کے راستے نکال لئے ہیں۔ اول جیوتش دوارہ دوسروں کو کوئی نہ کوئی گرہ پیچھے لگا دیتے ہیں اور اپنا کام چلاتے رہیں گے۔ دوسرا کسی دیوی دیوتا کی پوجا وغیرہ کتھا پاٹھ جنم مرن کئی طریقے انہوں نے گھڑ رکھے ہیں۔ پیدائش سے لیکر مرن تک ان کی پوجا چلتی رہتی ہے۔ موٹی بات سمجھو زندگی میں جو کچھ بھی اچھا یا برا کرم کر لیا ہے اس کا عوضانہ ضرور ملے گا۔ ایسی عادت ڈالو۔ ہر سمے اچھے کرم ہی ہوتے رہیں۔ شرادھ کا مطلب شردھا سے راحت مند کی تن من دھن سے جیسی سیوا بن سکے بیٹھا شکمت کرتے جاؤ۔ بیوہار صاف رکھو۔ سادہ خوراک ہو۔ دو چار گھڑی ایشور کی یاد کسی گورو پیر کے بتائے ہوئے راستے دوارہ کر لو۔ اپنے آپ یہ لوک سدھر جائے گا۔

پرشن نمبر ۱۷۱ :- مہاراج جی! یہ سننے میں آتا ہے کہ جو پرانی دیہہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے اس کی کایا ان کے واسطے پنڈت لوگ ہم سے بڑا کچھ کروا دیتے ہیں۔ کیا چلے جانے والے پرانی کو پیچھے کیا ہوا دان وغیرہ کچھ مل جاتا ہے یا نہیں؟

اُتر :- پریمی! پنڈت لوگ ایسا نہ کرائیں تو آپ تالو آنے والے تھوڑے ہی ہو۔ جیونے جو شبھ اشبھ کرم کر لیا ہے وہ ہی اس کے ساتھ جاتا ہے جو کچھ

آپ بعد میں کرتے ہیں۔ اگر اس کو کچھ نہ پہنچا تو اس جگہ پن دان کرانے والا جو ہے اُسے تو ضرور ملے گا۔ کچھ پنڈتوں کو اس سے مل گیا گنتی کسی کی کوئی بھی نہیں کروا سکتا۔ ہر ایک کو اپنے کئے ہوئے کرموں کا عوضانہ ملتا ہے زندگی میں جس نے کوئی پن دان۔ تپ۔ دھیان۔ پرکھوپرائن ہو کر کیا ہے اس نے اپنی گنتی آپ کر لی۔ جو برائی اس وچار میں رہتا ہے۔ میرے مرنے کے بعد میری گنتی میرے بیٹے۔ پوتے۔ دو ہتے کریں گے وہ اندھکار میں ہے۔ جو کسے لڈو کلہان تھوڑی کر دیں گے۔ جیون میں جس نے غریبوں کی نشکام سیوا کی ہے۔ کچھ بھجن کیا ہے۔ وہ اپنا ستدھار کر کے چلا ہے رحمت کسی کے بھروسے رہنے کی کوشش کریں۔ اپنی کلیان آپ کر کے چلو۔ اب روشنی کا زمانہ ہے تھا سمجھو پنڈتوں کی بے شک سیوا کرو۔ کوئی منع نہیں کرتا۔ مگر یہ اندھیرا مت اکٹھا کرو۔ جو جیو ان توہمات میں پھنسا رہتا ہے۔ اسے شانتی نصیب نہیں ہوتی۔ ان وہموں کو چھوڑ کر ایک ایشور کا بھروسہ رکھو۔ جو جس وقت اچھا کرم کرے گا۔ اس کے نتیجے کا وہ حقدار ہے۔ آپ کون ہیں۔ کسی گنتی کو دینے والے جب کوئی پرانی چلا جائے بعد میں بے شک پن دان۔ ست سنگ۔ پاٹھ یگیہ کرو۔ کوئی منع نہیں کرتا۔ یہ کہنا کہ جانے والے کی گنتی کروا رہے ہیں۔ یہ اندھ وشواس ہے اچھے برے کرم جو زندگی میں کر گیا اس کا عوضانہ آپ ہی پاتا رہیگا پھر سال کے بعد شرادھ کا ڈھنڈورا ہوا ہے۔ کیا سال کے بعد ایک روز اس کے نمت پنڈت کو کھلا دینے سے آپ کی پورتی ہو جاتی ہے۔ باقی سال وہ بھوکا ہی رہتا ہے۔ کیوں اپنے آپ کو اکیلا نتا ہیں

ڈال رکھا ہے۔ ملتا ملاتا کسی کو کچھ نہیں۔ بھرت ہر اہنوں نے اپنے
کھانے پینے کا ڈھنگ تیار رکھا ہے۔ اس طریقہ سے ان کو تھما دیا ہے
پر بھی جی! کیول ایشور کا بھروسہ رکھیں۔ ست دھرم کرموں
کو دھارن کر کے ہر سمے پربھو آگیا میں وچریں۔ مایا کے ٹھگ سے
چھوٹتا ہے۔ اپنی کتنی کرنی ہے تو ایشور کا سمرن اور لوک سیوا
ہی کلیان کاری سادھن ہے۔ اسے دھارن کرو۔ تم لوگ بھی
دو دو پیسے دھر کر اپنی کلیان چاہنے والے ہو۔ بیوہار اور آچار
کو پوتر کرو۔ آہار شدھ کرو۔ ستسنگت اچھی وقت اٹھ کر گھڑی
مالک کی یاد شردھا وشواس سے کرو۔ ہو سکے تو غریب یتیم کی یتھا
شکت سیوا کرو۔ کلیان کا اور کوئی راستہ نہیں۔

پرشن نمبر ۱۲۷ :- مہاراج جی! جیو کی گتی کیسے ہو سکتی ہے؟

اُتر :- (i) اپنی کرنی کا سدھار کرنے سے ؛
(ii) درڑھ نشچے ایشور کے سمرن میں رکھنے سے ؛
(iii) اپنے آچار کو درست کرنے سے ؛
(iv) ست پُرشوں کے جیون انکول اپنا جیون بنانے سے ؛
(v) کرتا ہرتا مہا پربھو کو جان کر سب کچھ اس کی آگیا میں نہ رکھنے سے ؛
(vi) ایشور کا بھروسہ لینے سے ؛
(vii) ست کرموں کو دھارن کرنے سے ؛
(viii) پاپ کرموں کی طرف بھول کر بھی نہ جانے سے ؛
(ix) لوک سیوا اور نرمان بھاؤ چت میں دھارن کرنے سے ؛

# (۴۲) نشکام سیوا اور پرشارتھ

پرشن ۱۷۳ :۔ مہاراج جی! سورج ندیاں جو نشکام سیوا کر رہے ہیں۔ جیساکہ مثال دی جاتی ہے تو کیا ان کی کبھی ہو کھش ہو جاتی ہے؟

اُتر :۔ پرمیشر اور پرتیکش برہمنڈ کا سروپ ایک ہی ہے جیسے شریر میں پانچ تتو کام کر رہے ہیں۔ ایسے ہی باہر یہ چکر چل رہا ہے نشچے شکتی سے من شکتی پرگٹ ہوتی ہے اور من شکتی سے پانچ تتو پرگٹ ہوتے ہیں۔ جب تک نشچے شکتی نروان کو پراپت نہ ہووے تب تک پانچ تتو پرکرت روپ پرگٹ اور لین ہوتے رہتے ہیں ایسے ہی سب کھیل چل رہا ہے۔ نشچے شکتی جب ست سروپ میں نہچل ہوتی ہے تب سنکلپ روپ من اور پانچ تتو کرم روپ لین ہو جاتے ہیں۔ پانچ تتو بذاتِ خود نشچے شکتی کا سنکلپ ہیں۔ اس واسطے تتوں کی مکتی نشچے شکتی کی لینتائی سے ہی ہوتی ہے۔ جیسے ایک شریر کی گتی ہے ایسے ہی تمام برہمنڈ کی گتی ہے۔ چونکہ سنسار کی گتی ادبھت ہے اس واسطے کیول ست سروپ کا بودھ پراپت کرنے کا یتن کریں۔ جس سے انیک برہمنڈ کلیان کو پراپت ہووے ایک آتما کے بغیر تمام شکتیاں اَنِت اور بہنے کے چکر میں پھر رہی ہیں۔ آتما کے ساکھیات ہونے سے تمام شکتیاں لین ہو جاتی ہیں۔ یہ ہی نرنہ تمام جیووں اور شکتیوں کا واستوک سروپ ہے۔ ایشور سوستی دیوے ::

# (۲۵) پاپ۔ پُنیہ اور سُبھاو

پرشن ۱۷۴ :- مہاراج جی! پاپوں میں مہا پاپ کیا ہے؟
اُتر:- کسی جیو کو دُکھ دینا مہا پاپ ہے۔

پرشن ۱۷۵ :- مہاراج جی! پُنیوں میں مہا پُنیہ کیا ہے؟
اُتر:- پریمی! کسی کو سُکھ دینا مہا پُنیہ ہے۔

پرشن ۱۷۶ :- مہاراج جی! پاپ تتھا پُنیہ کرم کی کیا پہچان ہے؟
اُتر:- جو کرم کرنے سے تیرے اندر بشاشت ہو۔ خوشی ہو۔ دل میں اُتساہ پیدا ہووے وہ پُنیہ کرم ہے تتھا جن کرموں کے کرنے کرکے تیرے اندر چنتا بھئے تتھا کشوبھ پیدا ہووے وہ سب پاپ کرم ہیں۔

پرشن ۱۷۷ :- مہاراج جی! کسی کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہے تو اس میں کس پر اس کا زیادہ اثر خراب ہوتا ہے؟
اُتر:- پریمی جی! بُرائی زیادہ اس کا نقصان کرتی ہے جو کسی کے ساتھ بُرائی کرتا ہے اتنا اس کا نہیں جس پر بُرا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ کسی بھی بُرائی کے کرنے سے پہلے وہ اپنے انتہ کرن کو بُرا بناتا ہے جو سب سے بڑا نقصان ہے۔ من کا بُرا ہونا ہی اصل میں بڑا نقصان ہے۔

پرشن ۱۷۸ :- مہاراج جی! پاپ کرم کرنے سے وشیش ہانی کیا ہے؟
اُتر:- پاپ کرم واسناروپی آگ کو پرجولت کرنے کے لئے گھی کی آہوتی کا کام کرتے ہیں اور واسنا کی آگ کا بڑھنا ہی من کو مہاں چنچل بنا دیتا ہے۔ یہ سب سے بڑی ہانی اس جیو کو ہے۔

پرشن ۱۷۹:- مہاراج جی! سوبھاؤ کیسے بنتا ہے۔ کوئی دھنوان ہے۔ کوئی دلدری۔ دلدری دھنوان ہونے کی چاہنا کرتا ہے کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے؟

اُتر:- ہو سکتا ہے۔ پریمی! سوبھاؤ بنتا ہے کرم کرنے سے۔ جیسے جیسے منش کرم کرتا ہے اس کا سوکھشم روپ بدھی گرہن کرتی ہے۔ جو بعد میں سوبھاؤ کی شکل اختیار کر لیتا ہے جیسا جیسا سوبھاؤ بنتا جاتا ہے ویسا ویسا ہی واتاورن وماحول تیار ہوتا جاتا ہے اسی کے موافق مانش کو دلدری پن اور دھنوان پن پراپت ہوتا رہتا ہے۔ دوسرے تم نے جو پوچھا کہ کوئی دلدری دھنوان بننے کی چاہنا کرتا ہے تو کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کے جواب میں یہ تجھ کو ایک نسخہ بتاتے ہیں تو آزما لے۔ اس کو فقیروں کی بات کچھ غلط نہیں ہوتی۔ ایک کام کر۔ تو اپنے آرام اور سکھ دوسروں کے دکھ میں تقسیم کرنا شروع کر دے۔ یہ وہ راستہ ہے جس پہ چل کر تو دھنوان بن جاوے گا۔ دس سال کے اندر اندر تیری زندگی پلٹ جاویگی اور تو دلدری جانے سے اوپر اٹھ کر دولت مندی کے درجے پر پہنچ جاوے گا۔

پریمی! اپنی زندگی کے بیچ میں ایک اور اصول دھارن کر لے جو تیرے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ اپنے لیے محض گذران والی زندگی بنا۔ اس سے کیا ہوگا کہ غیر ضروری خواہشات ہمیشہ کے لیے تیرے سے وداع ہو جاوینگی اور تو ایک بڑی مصیبت سے چھٹی پا لے گا۔

## (۲۶) مسئلہ تناسخ یعنی آواگون سدھانت

پرشن ۱۸۰:- مہاراج جی! مسئلہ تناسخ کے متعلق آپ کا کیا

خیال ہے؟

اُتر: پریمی! قرآن شریف میں دیا ہُوا ہے یا کہ نہیں کہ قیامت کے دن رُوحیں
اُٹھیں گی اور اُن کو اُن کے اعمال کے مطابق وہ دوزخ یا بہشت ملیں گے؟

پریمی:- جی ہاں! ایسا دیا ہُوا ہے؟

مہاراج جی!- اچھا پریمی جی! اب یہ بتلائیے کہ انسان بڑا پرہیزگار و پارسا
ہے۔ اس کے اعمال بہت نیک ہیں مگر اس کا جسم بڑا ناقص ہے کسی جگہ سے
ٹیڑھا ہے لنگڑا ہے۔ کانا ہے اور جسم میں کئی نقص ہیں۔ کیا اُسے اس کے نیک
اعمال کے مطابق بہشت ملے گا یا نہیں۔ اگر ملے گا تو بتلائیے کہ کس جسم میں ملیگا
اگر اسی ناقص جسم میں ملتا ہے تو خدا کے بے انصاف ہو گیا۔ اُسے کیا بہشت
ملا۔ اگر نیا جسم ملتا ہے تو کیا یہ تناسخ نہیں؟

پرشن ۱۸۱:- آواگون کی کیا شکل ہے؟

اُتر:- آواگون کی کوئی شکل نہیں ہے۔ بیتری ضروریات ہی آواگون کا رُوپ
ہیں۔ اگر تو سمجھے کہ ضروریات باعث آرام ہیں تو اُسی طرح چلتا ہے اور اگر
تکلیف محسوس ہو رہی ہے تو چھوڑ رکھو سے۔ ان کو من، بچن اور کرم سے
چھوڑ دینے سے تو آواگون سے چھوٹ جائے گا۔

پرشن ۱۸۲:- بھگت لوگ کہتے ہیں کہ میں جب جب کبھی پیدا ہوں
تیری بھگتی کروں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

اُتر:- جب اس کا انوبھو ہوگا تو وہ بتا ہی نہ سکیگا۔ یہ تو آواز ہی کہہ
رہی ہے اگر تم سمجھ رہے ہو کہ ضروریات تکلیف دہ ہیں تو ان کو چھوڑ دو۔
ورنہ تکلیف اُٹھاؤ گے۔ یہ شریر کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ منزل مقصود تک
پہنچنے کے لئے ہی سادھنوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ خواہ سائیکل ہو، یا تانگہ ہو

بگھی ہو یا موٹر کار ہو۔ منزل مقصود تک پہنچ کر انسان انہیں چھوڑ دیتا ہے
ہم کو اندر سے آرام کی تلاش ہے۔ ہم اگر جواہرات چاہتے ہیں تو وہ جوہری کے
پاس ہی ملیں گے۔ تمباکو کی دکان سے جواہرات نہیں مل سکتے۔ دنیا کی چیزوں سے
خوشی نہیں ملیگی خوشی اس آتما کو انوبھو کر کے ملیگی۔ چونکہ خوشی وہاں سے
ہی ملیگی جہاں کہ خوشی موجود ہو۔ راجہ لوگ لاٹیں بنواتے ہیں تاکہ مرنے کے بعد
ہمارا نام بنا رہے۔ اصلی ٹھکانہ پر پہنچ کر پتہ لگے گا کہ ہیں ہمیشہ موجود رہا اور
کبھی بھی غیر موجود نہیں تھا۔

دوارکا دیپ ڈوبنے لگی تو اودھو نے کرشن جی سے کہا کہ مجھے ساتھ لے
چلو۔ کرشن نے کہا کہ میں تجھے کہاں لے جاؤں۔ میں ہر جگہ موجود ہوں۔ میں
اندر اور باہر ہر جگہ موجود ہوں۔ یہ عالت تب ہی پراپت ہوتی ہے جب منش
غلطیوں سے میرا ہو جائے۔ جوں جوں غلطیوں کو چھوڑیگا۔ توں توں اصلی
ٹھکانے کی طرف جائیگا۔ وہ ٹھکانہ بے خواہشی ہے۔ خواہشات کا وہاں نام نہیں
آہستہ آہستہ خواہشات میں کمی کرو کسی وقت عالت پیدا ہو جائے گی صرف
گرنتھوں کے پڑھنے سے پار نہیں اتر سکتا ہے جس طرح نسخہ پڑھنے سے
بیمار راضی نہیں ہوتا اور اس کا روگ ختم نہیں ہوتا۔ اسی طرح صرف گرنتھوں کے
مطالعہ سے آتم انوبھو نہیں ہوتا۔ دوائی کھانے سے ہی روگ دور ہوتا ہے۔ اس لئے
عمل کی ضرورت ہے۔ دھارمک پستکوں میں نسخے درج ہیں۔ ان کو عمل میں لاؤ
آرام بہتر ہو گا۔ ورنہ کوئی فائدہ نہیں۔ روٹی روٹی گانے سے بھوک دور نہیں
ہوتی ہے۔ پاٹھ کرنے کا کوئی لابھ نہیں۔ عمل سے لابھ ہے۔ آپ اگر ایک
اصول ٹھیک طرح سے پکڑ لو تو سارے اصول آہستہ آہستہ ساتھ آجائیں گے
اگر کسی پروگرام پہ کھڑے نہ ہوئے تو کچھ بات بھی تہ بن پڑے گی۔

## (۲۷) مسئلہ تکبیر

پرشن نمبر ۱۸۳ :- مہاراج جی! مسئلہ تکبیر کے متعلق آپکا کیا فرمان ہے؟

اُتّر :- پریمی! کیا قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ نہیں کہ خواہش اور غضب سے مبرا ہو کر تکبیر پڑھ۔

پریمی :- جی ہاں۔ ایسا تحریر ہے۔

مہاراج جی :- تو پریمی! یہ بتلائیے کہ جو لوگ ہمیشہ بکریوں اور گائیوں کے گلوں پر چھریاں چلاتے ہیں کیا وہ خواہش اور غضب سے مبرا ہیں؟

پریمی :- نہیں۔

مہاراج جی :- تو بتلائیے کیا تکبیر ہوگی۔ پریمی! تکبیر تو ابراہیم نے پڑھی تھی جس نے اپنے لڑکے کے گلے پر چھری چلائی تھی۔ وہ ہستی خواہش اور غضب سے مبرا تھی۔ ایسی ہستی ہی تکبیر پڑھ سکتی تھی ؛

## (۲۸) گائیتری اور سندھیا

پرشن نمبر ۱۸۴ :- مہاراج جی! سندھیا کرنا کسے کہتے ہیں؟

اُتّر :- پریمی جی! سندھیا کے معنی ہیں جوڑنا۔ جب کامل اُستاد مل جاتے ہیں وِچار کا پھیرا دیوے گا اس وقت معلوم ہو دے گا کہ سندھیا کیسے کی جاتی ہے۔ ایسے ہی ایسی سندھیا نہیں ہوتی۔ یہ گھڑا گھڑایا چکر ہے ؛

پرشن نمبر ۱۸۵ :- ہندو دھرم میں گائیتری کی بہت مہماں ہے کچھ لوگ اس کا جپ کرنے کو اور کچھ دھیان کرنے کو بتلاتے ہیں۔ اس لئے مہاراج جی! آپ اس کا صحیح نرنہ کر دیا

کر کے سمجھاویں۔

اُتر:۔ پربھی جی! سنو! ہندو دھرم شاستروں میں تین پرکار کے وچن ہیں:۔

(۱) روچک (۲) بھیانک اور (۳) یتھارتھ

روچک لوگوں کی رُچی بڑھانے کے لئے تاکہ ان کی رغبت دھرم میں ہو اس قسم کے شبد اور منتر جن میں پھل وغیرہ کی پراپتی کا ذکر کیا گیا ہو وہ روچک شبد ہیں۔ اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس قسم کے منتر یا شبد جن میں ڈر دکھلایا گیا ہو۔ سزا۔ جزا نرک آدمی کے مسئلہ والے سب بھیانک شبد ہیں جو شبد سو فیصدی خالص۔ سچائی۔ ست سروپ کا نرنہ بیان کرتے ہیں وہ یتھارتھ شبد ہیں۔ اب جہاں تک گائیتری منتر کا تعلق ہے وہ ایک پرارتھنا کا منتر ہے کہ "اے ایشور ترلوکی کے سوامی۔ ہم کو شُدھ بُدھی پردان کر"۔ اس منتر کا جپ اور دھیان نیز ان کا پھل روچک شبد ہیں۔ کچھ نہ کرنے سے اتنا کرنا بھی سریشٹھ ہے۔ کیونکہ گائیتری جپتے ہوئے اگر کبھی معنوں پہ غور کرے گا تو خواہ بُدھی ہیں پوتر تا حاصل ہو سکتی ہے اور آہستہ آہستہ پوتر جیون حاصل کرنے کے لئے ست پریتی روپی سیڑھی پہ قدم رکھے گا من کے دوشوں اور وکاروں پہ وجے پراپت کرنے کی کوشش کرے گا بالآخر اسے سچے ستگورو اور مرشد کا ملاپ ہو کر اصلی شاہراہ روحانیت کا پتہ لگے گا۔ اُس وقت وہ سچا دھیان کرنے والا ہوگا۔

# ۲۹ سگن اور نرگن پوجا

پرشن ۱۸۶ : مہاراج جی! مورتی پوجا کہاں تک درست ہے۔ کس طرح پوجا کرنی چاہیئے۔ ناچنے کودنے ٹلی۔ چمٹے بجانے اور کئی پرکار کی کھڑتالیں وغیرہ بجا کر یا بار بار سمرن جو کیا جاتا ہے۔ کیا یہ سادھن من کو شانتی دے سکتا ہے؟

اُتر :- پریمی! ناراض نہ ہونا۔ کبیر نے فیصلہ کر دیا ہے ۔

بے پتھر پوجے ہر ملیں تو میں پوجوں پہاڑ
توں پوجا چکی کی بھلی جو پیس کھلائے سنسار
مالا پکڑ بٹھا کر سگرے پانی
رام کرشنا مرتے دیکھے چاروں وید کہانی
کنکر پتھر جوڑ کے مسجد لئی بنائے
واں اوپر چڑھ ملاں بانگ دے بہرہ ہوا خدائے

پریمی! فقیر سنسار کا ترنہ کرتے والے کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ یہ سب سادھن من بہلانے کے واسطے ہیں۔ آگے ہی من بڑا چنچل ہے۔ سمرن دھیان کی بجائے اگر اسے اور سانگوں میں لگا دیا جائے گا اور بھی چنچل ہوگا۔ کبھی کرشن کی بھگتی کرتا ہے کبھی رام کی۔ پھر شو کی شروع کر دیتا ہے۔ وہاں سے سوارتھ پورا نہیں ہوا تو ہنومان کی شروع کر دے گا۔ یہ جتنے بھی دیوی، دیوتاؤں اوتاروں کی پوجا سمرن دھیان میں جو لگے ہیں، یہ سب سوارتھ وادی ہیں بھگوان کرشن خود نانویں ادھیائے میں فرماتے ہیں :-

"ہے ارجن! جو لوگ دوسرے دیوی دیوتاؤں میں شردھا کر کے

اُن کی اُپاسنا کرتے ہیں ۔ وہ میری بے کار پُوجا ہے ۔ اسی کارن اُن لوگوں کو مکتی نہیں ملتی اور وہ آواگون کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں ۔ جو پُرش سوارتھ سے رہت نشکام چت سے میری اُپاسنا یعنی آتما کی کھوج کرتے ہیں ۔ اُن کو پھر آواگون سے چھڑا لیتا ہوں ۔"

نوٹ :۔ گیتا میں جس شلوک یا ادھیائے میں کرشن نے میری پُوجا یا میری اُپاسنا کرنے کو کہا ہے وہ اپنی آتما کے پرتی کہا ہے ۔ شریر کے پرتی نہیں ۔ آتما تین کال اکھنڈ ہے ۔ انیاشی ہے ۔ پراپت ہے ۔ شریر تین کال پرتک رُوپ ہے ۔ دیوتاؤں کو پُوجنے والے دیوتاؤں کو پراپت ہوتے ہیں اور بھوتوں کو پوجنے والے بھوتوں کو پراپت ہوتے ہیں مگر میرے اُپاسک مجھے پراپت ہوتے ہیں یعنی مجھ آتم سروپ پرمیشر کو جاننے والے آتم تتو میں پرویش کر جاتے ہیں پھر بھی ! کسی جگہ انھوں نے اپنے شریر کی تنگتی نہیں تبلائی ۔ آتم مکتی کے بارے میں ساری گیتا میں ورنن ہے ، شریر تت تبدیلی مکت ہے ۔ آتما نت انیاشی ہے اور گھٹ گھٹ میں سرب ویاپک ہے ۔ مُورکھ لوگ آتما آنند کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے ۔ سنسار کے کسی کام کو کرنے کے واسطے جب سوچا جاتا ہے تب بڑے اکاگر چت ہو کر مستک پر ہاتھ رکھ کر چیر کال تک سوچنے کے بعد صحیح سوچ آتی ہے ۔ تو وہ کل سنسار کا مالک جو ہے اس مہان تتو کو سمجھنے کے لئے نا چنا کودنا کیا کام کرے گا ۔ بڑی زیرک بدھی دوارہ سوکھشم سے سوکھشم اوستھا کو جانا جاتا ہے ۔ جب تم سب ست پُرشوں کے اصول سیکھیا اور گیان وچار کر دیکھو ۔ سمجھو گے ۔ تب سب وہم تمہارا [illegible]

لگ سکتی ہے؟ سب چیتن مہاپربھو میراں نہیں بن سکتے۔ اُن کے اندر کئی جنموں کی جاگ لگی ہوئی تھی جس راگ رنگ میں وہ مگن تھے وہ سب اُن کے انتر کی حالت ہے جو لگاتار موج آنند بنائے رکھتی ہے۔ اُسی آنند کو میراں نے ایسے بیان کیا ہے ع :-

باجت جھانجھ مردنگ مرلیا ۔۔۔ باج رہی اک تار ری
میراں کے پربھو مل جیو مادھو ۔۔۔ جنم جنم کی کنوار ری
بن گھڑ تال پکھاوج باجے ۔۔۔ باجے انحد کی جھنکار ری
بن سُر و راگ چھتیسوں گاوے ۔۔۔ روم روم رنگ سار ری
سیل سنتوکھ کی کیسر گھولی ۔۔۔ پریم پریت پچکار ری
گھٹ کے پٹ سب کھول دیئے ہیں لوک لاج سب ڈار رہی
میراں کے پربھو گردھر ناگر چرن کنول بلہار ری

پریمی! ست پرشوں کے ظاہری چنھوں کو دھارن کر لینے سے ست پُرش نہیں بن جاتا۔ اُن کی سکھیا اُپدیش دھارن کرنے میں جیو کی کلیان ہے جہاں پُرش سمے سمے کے انوسار نئی رچنا بنا لیا کرتے ہیں۔ گانا بجانا یہ کان اندریہ کا وشے ہے ہر ایک شریردھاری کے انتر و کھے رنگ لگا ہوا ہے۔ جو اُسے سُننے سمجھنے کا نیتن کرتا ہے۔ اس نے گیان دھیان کی سار کو پایا ہے پر بھد کیرتن ڈھولکی باجوں سے نہیں بنتا ہے تو دو چار گھنٹے بجا کر کے جب بعد میں تھک جاتا ہے چھوٹ جاتا ہے۔ اکھنڈ نہیں رہتا۔ لگاتار جہاں جو انتر دیکھے نرت پرتی ہو رہی ہے جب تک بُدھی اس میں لین نہیں ہوتی جنم مرن کا تانتا نہیں ٹوٹتا۔ چین کرتے کرتے جس سمے بُدھی ترکٹی میں استھت نادسروپ پرمیشور کو بودھ کرتی ہے تب جا کر اس کا چنچل نہ رہتا ہے [illegible]

اوستھا کو پراپت ہو جاتی ہے۔ پھر گوڑھ بھید جہاں کا پتہ لگتا ہے۔ ست پرش سادھارن جیووں کے واسطے چھوٹے چھوٹے سادھن بعض اوقات رچی بڑھانے کے واسطے شروع کرتے آئے ہیں۔ یہ نہیں کہ ساری عمر "الف بے" یعنی "کا۔ کھا" ہی پڑھتا رہے۔ آگے بڑھنے کا یتن کبھی نہ کرے۔ وید گرنتھ۔ گیتا اپنشد وغیرہ کس واسطے انہوں نے یہ شاستر رچے ہیں۔ اس واسطے کہ اچھی طرح سے وچاروں ہیں پرویں ہو کر صحیح طریقہ اختیار کرے۔ اب تم بتاؤ۔ کیا کرنا چاہیئے۔

پرشن ۱۸۷ :۔ مہاراج جی! بھگوان کی پوجا نرگن اور سرگن روپ میں ست پرش کرتے آئے ہیں۔ کرپا کر کے سمجھا دیں۔ اس سے کیا مراد ہے؟

اُتر :۔ پریمی! پرماتما کو کرتا۔ ویاپک اور پریرک سمجھنا اور اس سنسار کے ذرّے ذرّے میں اس کی مہانتا کو دیکھنا اور اس کی آرادھنا کرتی یتھا شکتی انوسار پرانیوں کی سیوا کرنی۔ پرماتما جان کر یہ اُس کی سرگن پوجا ہے؛ پرماتما کو اکرتا۔ الیپ اور اسنگ سمجھنا اور نت نرنتر دھیان مگن ہو کر اُن ہی بھاوؤں کا چنتن کرنا اُس کی نرگن پوجا ہے۔

پرشن ۱۸۸ :۔ گیتا کے ادھیائے ۱۲ میں بھگوان کرشن نے بتایا ہے کہ سادھک کو جو ساکار کے اُپاسک ہیں۔ انہیں شروع میں کٹھنائی بہت ہے۔ جو کو دیہہ ابھیمان کے کارن بہت کٹھنائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کرپا کر کے اسے سمجھائیے کہ پربھو کے نراکار سروپ کی اُپاسنا کیا ہے اور ساکار اُپاسنا کیا ہے؟

اُتر :۔ پریمی! بھگوان کو سرو ویاپک جان کر اور سب جیووں میں اُس کو

دیاپک جان کر سب جیووں کی سیوا کرنی یہ سرگن اُپاسنا ہے اور نراکار اُپاسنا یہ ہے کہ یہ سب جگت مِتھیا اور ناشوان ہے اور آتما ست ہے۔ ایسا جان کر اُپاسنا کرنی یہ نرگن اُپاسنا ہے۔ یہ نرگن اُپاسنا شروع میں کٹھن ہے سرگن کے بعد نرگن میں سہج میں ہی پرورت ہو جائے گا۔

## (۳۰) نندا اور کٹو ستیہ

پرشن نمبر ۱۸۹ :- مہاراج جی! نِندا کا کیا سروپ ہے؟

اُتر :- سونے کو چاندی اور چاندی کو سونا کہنا ہی نِندا ہے۔ مت کا منڈن اور است کا کھنڈن نندا نہیں ہے۔ سب ست سنگوں میں اور سنتوں کے درباروں میں ست اور است کا نرنیہ ہوتا ہے۔ وہ نِندا نہیں ہے زنات پر یہ ہے کہ ست کو ست کہنا نِندا نہیں ہے۔ ست کو جھوٹ سِدھ کرنا تتھا جھوٹ کو ست سِدھ کرنا نِندا ہے؛

پرشن نمبر ۱۹۰ :- مہاراج جی! کٹو ست تو اچھا نہیں ہوتا؟

اُتر :- پریمی جی! ست تو کٹو ہی ہوتا ہے۔ بے شک ہیر پھیر سے کہو مگر کٹو جب کہو گے کڑوا ہی ہوگا۔

پرشن نمبر ۱۹۱ : مہاراج جی۔ کانے کو کانا کہنا تو بُرا ہی ہے؟

اُتر :- کون کہتا ہے کہ تم ایسا کہو۔ جبکہ اس کے کہے بنا کام چل سکتا ہے۔ جب اس بات کا کہیں ورنن کرنا ہو تو آپ کو کہنا پڑے گا۔ ویسے ہی کانا کہنا ٹھیک نہیں ہے؛

## (۱۳۱) عاشقوں (پربھو انوراگی) کی پہچان اور آتم آنند

پرشن ۱۹۲ :- مہاراج جی! اصلی آنند کسے کہتے ہیں؟

اُتر:- اس کیلئے ایک ہی بات کافی ہے کہ تو شریر سے سمبندھ کسی بھی پدارتھ کی چاہنا اپنے اندر نہ رکھے یعنی اپنی تمام اچھاؤں سے جب تو عبور پا جاویگا اور شریر سے اپنے آپکو تسلی پل جاویگی تو آنند کے صحیح سروپ کا تجھے پتہ چل جاویگا۔ یہ بات بیان سے باہر ہے

پرشن ۱۹۳ :- عاشقوں کی پہچان کیا ہے؟

اُتر: عاشقوں کی پہچان بڑی مشکل ہے۔ ایک ذرا سا اشارہ ماتر پہچان یہ ہے کہ عاشق سدا اُداس رہتا ہے اور دُودھ پینے والے مجنوں بہت ہوتے ہیں۔ مگر اپنا خون پلانے والا کوئی کوئی ہی لاکھوں میں ایک آدھ نکلتا ہے:

پرشن ۱۹۴ :- عاشق سدا مست رہتا ہے۔ جیسے منصور اتیادی اور آپ فرماتے ہیں کہ اُداس رہتا ہے۔ یہ کیسے؟

اُتر:- آتم آنند کر کے تو وہ مست رہتا ہے مگر شریر سے تتھا دُنیا سے اُداس رہتا ہے۔ باقی پہچان کرنی بڑی مشکل ہے:

پرشن ۱۹۵ :- آتم آنند کی کیا پہچان ہے؟

اُتر:- تو بھی خوب سوال کرتا ہے۔ سن۔ جب بدھی کرتا پن کو تیاگ کر اکرتا بھاؤ میں کھڑی ہوگی۔ انیتھا نہیں۔ اور سنو۔ جب بدھی شریر تتھا دُنیا کی خوشی سے سیر ہو جاویگی یعنی یہ خوشیاں اس کو خوش نہ کر سکینگی تو یہ بدھی آتم تتو میں سِتھت ہو جاویگی یہ ہی آتم آنند کی پہچان ہے:

پرشن ۱۹۶ :- کیا آپ بتلا سکیں گے کہ جس آتم تتو کا

آپ ابھی بیان کر رہے تھے۔ اُس کو حاصل کرنے کی کیا ترکیب ہے؟

اُتر:- ہاں ترکیب کیوں نہیں ہے وہ برابر ندھیاسن سے پراپت ہو سکتا ہے:

پرشن ۱۹۷:- ندھیاسن کس کو کہتے ہیں؟

اُتر:- جب تو ہر سنگ نہ و کلپ تھا چیتن پر کاش کا نرنتر ایک لمحہ بھی نہ کھوتے ہوئے اندر اور باہر ایک موافق دھیان کرے گا تب اُس آتم سروپ کے درشن کر کے اُس کا ساکشی روپ ہو جاوے گا۔ اسی کو ندھیاسن کہتے ہیں۔ باقی پڑھنے سُننے سے تو چاروں دوارہ رُچی پیدا ہوتی ہے اور اگر یہاں پر کی تپش زیادہ ہوئی تو وہ بھی ہوا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اپنے پُرانے سنسکاروں کو ناش کرنے کے لئے نرنتر ندھیاسن کی ضرورت ہے بِنا اس کے کچھ نہیں ہو سکتا:

## (۲۳) بندھن کا سروپ

پرشن ۱۹۸:- بندھن کا کارن کیا ہے؟

اُتر:- اپنی اپنی بھول ہے اگر آپ کہیں کہ بھول کیسے آئی تو اس کو نکال کر دیکھنے کے بعد آپ کو پتہ چلے گا۔ اگر نکلے گی تو خود بخود غائب ہو جائیگی۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جو مُطالعہ سے نہیں بلکہ انوبھو سے جانا جاتا ہے۔ دیکھئے استھول شریر میں آتما موجود ہے۔ جیسے دُودھ میں گھی موجود ہے لیکن نظر نہیں آتا۔ اسی طرح شریر میں آتما موجود ہے۔ لیکن دکھائی نہیں دیتا۔ آتما کے معلوم ہونے پر پرشٹی ختم ہو جاوے گی۔ اس لئے مہاپُرشوں نے کہا ہے کہ وہ چیز

بیان سے باہر ہے بلکہ انوبھو سے آتی ہے۔ اِس لئے انوبھو کرو۔ جب جان جائے گا تو تُو بھی نہیں کہہ سکتا کہ اندھیرا کدھر گیا ہے۔ جیسا ایک بیج کی مانند بڑا درخت ہے، سنسار کا بیج اہنکار ہے۔ اِس بیج پر سنسار کھڑا ہے اہنکار سے جب رہت ہوگا تو آنند پائے گا۔

پرشن نمبر ۱۹۹ :۔ مہاراج جی! بہت سے سنت جن میں بُلھے شاہ بھی ہوئے ہیں۔ کہتے سُنے ہیں کہ کسی کا ہو کر مت رہیئے۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟

اُتر :۔ اِس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ذات کو چھوڑ کر باقی سب سے مُنکر ہو جا اور اپنے آپ میں ہی لواس کر۔

پرشن نمبر ۲۰۰ :۔ یہ کیسے معلوم ہو کہ ہم اپنی ذات میں نواس کرتے ہیں؟

اُتر :۔ جب تک دنیا کی اور شریر کی سُوکھشم اور استھول خوشی سے تُو اپنے آپ کو آزاد نہ کرے تب تک آتم تتو کو یعنی ذات کو جان نہیں سکتا۔ جب تک ہانی لابھ، سُکھ دُکھ، شوک، موہ، انبادی تجھے چلایمان کرتے ہیں، تب تک تُو ان کا غلام ہے اور ست سروپ کو پہچان نہیں سکتا۔

## (۳۲) کیرتن سنسکار اور ہری

پرشن نمبر ۲۰۱ :۔ مہاراج جی! کیرتن کسے کہتے ہیں۔ کیا راگ رنگ کے بجنتروں سے کیرتن کرنا لابھدایک ہے؟

اُتر :۔ کیرتن کے اصلی معنی ہیں ایک ہو کر یعنی پرمیشور کے ساتھ جُڑ کر ایشور کی مہا اپنی کا بین کرنا۔ آج کل کے کیرتنوں میں جو کئی قسم کے بجنتر

وغیرہ بجائے جاتے ہیں اور زور زور سے گلے پھاڑ پھاڑ کر بھجنوں کا گاین کیا جاتا ہے
یہ ماسوائے آنند کی عارضی خوشی کے زیادہ لابھدائیک نہیں ہیں۔ من ایسی
چیزوں کو فوراً گرہن کر لیتا ہے مگر ان سے اصلی خوشی کو پراپت نہیں کر سکتا۔ اصلی
کیرتن تو وہ ہے جو کہ ہر وقت مانش کے اندر ہو رہا ہے مگر بدھی اپنی اگیانتا
کے کارن اس اصلی آنند مئی کیرتن کو انوبھو نہیں کر سکتی ہے جو کیرتن ایکاگر
چت ہو کر کسی ایکانت ستھان میں بیٹھ کر من کے اندر ہی اندر کیا جائے
وہی زیادہ لابھدائیک ہے اس سے ایشور کی نزدیکی پراپت ہو سکتی
ہے۔ ایسا کیرتن تب ہی حاصل ہو سکتا ہے جب بدھی مہاپرشوں کے
بتلائے ہوئے مارگ پر عمل کر کے ترپتا کو حاصل کرتی ہے اور شدھ چت
ہو کر اندر ہی اندر ایشور پریم میں مست ہو جاتی ہے۔ یہ اوستھا ہی جیو
کے لئے خوشی کا مقام ہے۔ یہاں آ کر بدھی بیرونی راگ رنگ کو بالکل
بھول کر ہر وقت اصلی آنند میں مگن رہتی ہے۔ یہ ہی وہ اصلی کیرتن
ہے جس کو سب جیو تلاش کرتے ہیں ؛

پرشن نمبر ۲۰ :- مہاراج جی! کیرتن کے بارے میں آپ کا کیا
وچار ہے ؟

اُتر :- یہی جپ، تپ، یگ، دان وغیرہ من کو ٹھہرانے کے واسطے کئے
جاتے ہیں۔ کیرتن سے من چنچل ہونے کے بجائے چنچل ہوتا ہے۔
اس واسطے بھجن ایکانت میں ہوتا ہے ؛

پرشن نمبر ۲۰ :- جب مہاراج کرشن خود کیرتن کرتے رہے
ہیں تو ہم کیوں نہ کریں ؟

اُتر :- کرشن جیسا یوگی کبھی کیرتن نہیں کر سکتا تھا۔ یہ مخالف لوگوں نے

من گھڑت باتیں بنائی ہیں۔ اگر تم اُن کی نقل کرنا چاہتے ہو تو وہ آپ کے کہنے کے مطابق ناگ کے پھن پر بیٹھ کر کیرتن کیا کرتے تھے۔ آپ بھی کرو۔ پریمی! کرشن نے جو اپدیش ارجن کو من کھہرانے کا بتلایا تھا اُس پر عمل کریں۔

پرشن نمبر ۲۰۴:- کیا یہ سچ ہے کہ جیو اپنے سنسکاروں کے کارن صرف ایک خاص طرح کے طرزِ رہائش کو اختیار کر سکتا ہے اور اگر وہ اپنی کریا تمکتا سے باہر اچھے یا بُرے آدرش کی طرف جائے تو اُسے کامیابی نہیں بلکہ کھیدہ پراپت ہوگا۔

اُتر:- جیو اپنے سنسکاروں میں کمی بیشی کر سکتا ہے، بُرائی کی حالت سے بھلائی کو حاصل کر سکتا ہے۔ بھلائی سے بُرائی کو پراپت ہو جاتا ہے اس واسطے ہر وقت قوتِ ارادی کو مضبوط کر کے جو ست مارگ میں دِرڑھ ہوتا ہے وہ اپنے نِکھ سنسکاروں سے اچھا کو پراپت ہو جاتا ہے۔

## (۴۳) دیوی اور اُسُر ورتیاں

پرشن نمبر ۲۰۵:- مہاراج جی! شاستروں میں جو وِشنو دُوت یم دوت کا ورنن آتا ہے کیا اس بارے میں کچھ روشنی ڈال سکیں گے؟

اُتر:- لال جی! پُراتن شاستروں میں اُپما اور تشریح دے کر صحیح تتوں کا بیان کیا گیا ہے۔ تیری دیو ورتیاں ہی وشنو دوت ہیں اور اُسر ورتیاں ہی یم دوت ہیں۔

پرشن نمبر ۲۰۶ :- مہاراج جی! دوش والی چیز نردوش کو کیسے دیکھ سکتی ہے؟

اُتر :- پریمی جی! دوش کو تیاگ کر کے ہی یہ نردوش کو دیکھ سکتی ہے دوش کو تیاگنا ہی پرم ہتن اور پرم بھگتی ہے۔

نرنہ :- بدھی من اندریوں کی ممتا کو لئے ہوئے نت ہی شبھ اور اشبھ کرموں کو گرہن کرتی ہے اور ہر وقت چلائمان رہتی ہے۔ جب ست شردھا اور درڑھ انوراگ سے گورو سکھشا دوارے من تتھا اندریوں کی ممتا کو تیاگ کر ایشور اچھیا کو بدھی انتر دِرشٹی سے درڑھ کرتی ہے اور ست نام کا سمرن درڑھ نشچے سے کرتی ہے تب واستو روپی مہا دوش سے چھوٹ کر نردوش اور نشکریا تو آتما کو انوبھو کرتی ہے تب ہی جا کر پرم پوتر ہوتی ہے اور پرم شانتی کا سروپ ہو جاتی ہے۔ یہ ہی حالت نتیو بودھ ممتا استھتی اور نروان کی ہے :۔

پرشن نمبر ۲۰۷ :- مہاراج جی! انترے گتی مایا کا جال کیسا ہے؟

اُتر :- پریمی! جو بھی کرم جیو کرتا ہے اُس کا مانی بن جاتا ہے کہ میں نے کیا۔ ایسا کہنا ہی بھرم ہے۔ اچھیا سے کرم اور کرم سے اِچھیا روپی لہریں نت ہی چت میں پرگٹ ہوتی چلی جاتی ہیں۔ یہ ہی مایا بھرم اسگاہ ہے نت ہی جیو کرم پھل کی آشا لگا کر کرم کرتا ہوا سکھ دُکھ۔ خوشی غمی۔ راگ دویش کو پراپت ہوتا رہتا ہے۔ اس دُبدھا سے نکلنے کے واسطے کیول ایک ہی علاج ہے کہ میں کرتا بھاؤ کو بھولنے کی کوشش کرے۔ بار بار تو کرتا کے ست بھاؤ میں درڑھ ہونے کا چنتن کرے۔ یہ ست بھاؤ جب تک درڑھ نہیں ہوتا۔ تب تک نہ کرم ادستھا پراپت نہیں ہوتی۔ جیو اس طرح

ابنک شریروں کو دھارن کرتا ہوا کرم گتی میں پھنسا رہتا ہے۔ جب چھٹکارے والے ست کرموں کو شروع کرتا ہے تب جا کر کسی سمے خلاصی پاتا ہے :

پرشن ۲۰۸ :۔ مہاراج جی! یہ موہ مایا کا بندھن ایسا ہے کہ جگت کے مول کا پتہ نہیں لگتا۔ بڑے بڑے رشی منی اس کال دیش میں آ کر بھول گئے ؟

اُتر :۔ پربھی! پہلے اس بات کا پتہ لگے کہ کیا وہ وستو ہے جو نظر نہیں آتی لیکن جس کر کے سب سنسار کا چکر چل رہا ہے پہلے بدھی دوارہ وچارنا ہے پھر درڑھ ہو کر اس کے بودھ کے واسطے ادھک سے ادھک یتن کرتا ہے اس مایا کے بندھن سے چھٹکارا پانا کوئی آسان تھوڑا ہے لیکن آسان بھی ہے جو پربھو شرناگت ہو گئے وہ جلدی ہی چھٹکارہ پا گئے۔ ست پرشوں کے میل سے ہی ست کی کیرتی پتہ لگتی ہے اور پھر درڑھ وشواس سے ست یتن دوارہ پرم لابھ پراپت ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ کوشش کرو۔ چھلانگ نہ مارو :

پرشن ۲۰۹ :۔ مہاراج جی! مایا کے چکر سے یہ بندہ تو کبھی چھوٹ نہیں سکتا۔ میں نے ہر چند کوشش کر کے دیکھ لیا ہے ؟

اُتر :۔ جب تک یہ سنسار میں ہے اس کا مایا سے چھوٹنا ناممکن ہے۔ کبھی کبھی مایا تو پیر اوتاروں کو بھی دق کرتی ہے یعنی اُن کی بھی پیش نہیں جاتی۔ یہ تو عاشقوں کی محبت سے ہی جا سکتی ہے :

{ رندشاہ درویش سرائے صاحب رہزارہ پاکستان) سے کورٹی میں آپ کے درشن کرنے آئے ہوئے تھے }

پرشن ۲۱۰ :۔ مہاراج جی! دل کی تختی پر جو حرف لکھا جاتا ہے چاہے اچھا ہے یا برا۔ وہ کس طرح صاف ہو سکتا ہے۔

ہم نے بڑے بڑے اپدرو کئے ہیں۔ وہ کبھی کبھی ہم سے بڑی بے چینی کا باعث بن جاتے ہیں جب یاد آتے ہیں؟

اُتر :- دل کی تختی تو خدا کی بندگی کے بغیر صاف ہونی بڑی مشکل ہے جو بھی اچھا یا برا فعل ہو گیا ہے اس کا معاوضہ دکھ سکھ ضرور ملے گا۔ چاہے اس موجودہ خاکی وجود میں یا کسی اور وجود میں ملے۔

پرشن ۲۱۱ :- مہاراج جی! مولانا روم نے لکھا ہے کہیں کئی دفعہ گھاس ہوا۔ پیڑ بنا۔ چرند پرند بنا۔ اور کئی قسم کے جسم ملے۔ اب ہم کرافضل میں ملا ہوں۔ دل کی تختی صاف ہو گئی ہے۔ نہ اچھے فعل سے پیار نہ ہی بڑے سے دویش اور نہ موت کا غم ہے۔ اس کی رضا میں رہ کر بڑا خوش ہوں؟

اُتر :- ہاں پریمی! یہ آخری منزل پر پہنچنے کا سندیش ہے جو کوشش کرے گا وہ ہی مولانا روم بن سکتا ہے۔ جتنے اُلٹے کرم کئے ہیں اس سے دگنے اچھے فعل کرو۔ جس طرح خدا کی مخلوق کو دکھ دیا ہے اب اس کی خلقت کی خدمت کرو۔ صحیح طریقہ سے دوسروں کے دکھ کو دور کرنے والا پریمی بنو۔

پرشن ۲۱۲ :- مہاراج جی! دیکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے رشی منی، سدھ تپیشور اس کام کے شکار ہو چکے ہیں۔ آپ اس کا کارن بتانے کی کرپا کریں گے جس میں بشوامتر، پراشر، وشوامتر، نارد، برہما، چندرما وغیرہ وغیرہ ان کے بارے میں آپ کا کیا وچار ہے؟

اُتر :- پریمی جی! یہ اس اوستھا تک پہنچنے والوں کی بات نہیں ہے

نہیں ہے لیکن بیچ میں ہی جو یعنی درمیانی اوستھا والے یا سادھک اوستھا والے لوگوں کی ہی بات ہے۔ ہر گھڑی جو شریر کو دو تا سش کر کے دیکھ رہا ہو، بدھی شریر سے الگ اپنے آپ کو دیکھ رہی ہو۔ ایسا پُرش ہی پورن روپ سے پرم چاری ہے ایسے پُرش کے لئے بھی لازم ہے کہ وہ اپنا آہار۔ بیوہار ٹھیک مریادہ کا ہی رکھے۔ تاکہ شریر رہتے ہوئے کبھی بھول کر بھی مایا کی ہوا نہ لگ جاوے اور دُنیا کے سامنے آدرش دکھانے والا چرتر نہ رہ سکے

سو
مانش چولا اُتکرشٹ کیتا جن مارگ ست پچھانا
آپ ترے ترسے وِھمی مایا کیئی کوٹ کیئے کلیانا
سرب جیاں کو ہِت سُکھ دیویں اپنا سُکھ وساری
منگت تِن پرساد سے مِٹے جنم مرن دُکھ بھاری

پرشن نمبر ۲۱۳ :۔ مہاراج جی! اپنے اندر کیا کیا خامیاں ہیں۔ یہ کیسے پتہ چلے ؟

اُتر :۔ پریمی! ان پانچ اصولوں پر تم نہیں چل رہے ہو تو پھر خامیاں ہی خامیاں ہیں۔ سادگی۔ ستیہ۔ سیوا ست سنگ اور ست سمرن یہی پانچ اصول ہیں۔ اگر ترقی نہیں ہو رہی ہے تو لال جی! مُورکھوں کی سنگت دو چار دن کرو۔ اُن کے جب بُرے کام دیکھو گے تو نفرت پیدا ہوگی۔ پھر بُدھی کا سنتوں کی طرف جھکاؤ ہو گا اور شردھا پیدا ہوگی۔ مُورکھ لوگوں کو جب تم بھلائی کی بات بتاؤ گے تو ماریں گے ڈنڈا۔ دیں گے گالی بس پھر تمہاری عقل ٹھکانے آجائے گی۔ پھر تم دُنیا کی اصلیت کو صحیح طریقہ سے سمجھنے لگو گے۔ دیکھو پریمی! یہ دُنیا والے کتنے دُکھی ہیں۔ ان کی واسنا کا کوئی اندر ہی نہیں کسی طرح کی بھی شانتی [illegible] لگی کو نہیں [illegible] تو دولت شادی

بیاہ سب کچھ ہوا پھر بھی بے چین ہے سب بے قرار ہے۔ یہ سوچ کر اپنے جیون کا کوئی مکمل پروگرام بناؤ اور پھر چلو۔ اس زندگی کا آخر مرن ہی ہے کوئی نہیں بچا اس مہاں کال کرال سے۔ نشانہ جیون کا قائم کر کے نشچے سے پڑھو اور ابھیاس کرو۔ شانتی ضرور ملے گی اور مِل کر رہے گی۔ تیرے شُدھ وچار ہی ٹھیک ہیں۔ ایسے وچاروں کی پر پکتا ہی نشچے ہے۔ بغرض چھوڑ دو۔ فرض کو پکڑو۔ تمہارا بیڑا ہی پار ہے

پُونچھ صاحب کہتے ہیں ؎

ہونی سو ہونی خلقت اینویں رونی

اپنے اوپر اپنا کر پا کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو نہ ٹھگو۔

پرشن نمبر ۲۱۴ :۔ مہاراج جی! یہ مہاں شترو کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اور اہنکار ہیں سبھی ہر ایک جیو کو گھیرے ہوئے ہیں چاہے وہ مانش ہے چاہے پنچھی۔ چاہے پشو۔ ان وکاروں کو ایک ایک کر کے مارا جائے یا یہ پانچوں اکٹھے ہی مریں گے۔ تب مکلاصی ہو گی؟

اُتر :۔ پریمی! بہت باتیں نہ کیا کرو۔ صرف سارے سنسار کے چکر کو ایشور پہ گیا ہیں چلتے ہوئے دیکھیں سمجھیں کہ تو ہی تو ہے۔ تو کرتا۔ تو ہرتا۔ سب تیرا ہی آ گیا۔ ایسے ایسے ست بھاؤں دوارہ من کو بار بار ادھر لے جاؤ۔ ابھیاس میں لگاؤ۔

پرشن نمبر ۲۱۵ :۔ مہاراج جی! ایسا کون سا سادھن ہے جس سے یہ ہمارے پانچ وکار کم ہوتے جاویں؟

اُتر :۔ پریمی! پربھو کا دھیان شواس ہی تمہارے اندر سے وکاروں کی کمی کرتا جاوے گا۔ عاشقوں کے ساتھ بیٹھنا سیکھو۔ یہ سب وکار تیرے اندر سے بھاگنے لگیں گے اور تم کو صحیح بات خود بخود سمجھ آنے لگے گی۔ مہاراج جی! ... فرض اور

غرض کو اگر تو نے ٹھیک سمجھ لیا ہے اور فرض کی طرف راغب ہو گیا تو غرض
تیری آپ ہی پوری ہو تی جاوے گی ۔ اگر پوری نہیں ہوتی ہے تو بھی فکر نہ کر پرماتما
تجھے خالی نہیں رکھے گا ۔ تو غم کھا اور صبر کر یعنی دونوں حالتوں میں غرض پوری
ہوتی ہے یا نہیں ۔ اس سے لاپرواہ ہو جاؤ ۔ پھر تو تجھ کو ضروری پھل پراپت
ہوگا ۔ تو کسی طرح کا فکر نہ کر ۔ وہ تیرا فکر آپ کریگا ۔ پریمی جی ! تجھے یہاں سب
کچھ امانت کے طور پر دیا گیا ہے تو کسی پرکار کا دعوےٰ و زبردستی نہ کرتا ہوا خوشی
خوشی مرتیو آنے سے پہلے اپنے آپ کو اس مالک کو سونپ دے یعنی اپنے
آپ کو اس مالک کے حکم کے اندر دیکھ ۔ وہ مالک تیری رکھشا کا بھار اپنے آپ
سنبھال لیں گے ۔ اس دنیا میں سمست جیو اپنی مجبوری کی خاطر اور اس مجبوری
سے رہائی پانے کے لئے چکر کاٹ رہے ہیں وہ خود بخود مجبور ہیں اور تیری
مجبوری کو اچھی طرح جانتے ہیں جو خود مجبور ہیں وہ دوسرے کی مجبوری کیا
دور کر سکتے ہیں ۔ اس وجہ سے تو اپنے اندر دیکھ ۔ جو آنند یا خوشی تیرے اندر
دیا گیا ہے ۔ وہ ہی پرماتما ہے جس کو پا کر تو ہر پرکار کے دوندوں سے عبور
پا جاوے گا ۔ یہ سنسار جس کے چکر میں تو پریشان گھوم رہا ہے تیری بدھی
کا سنکلپ ہے اور سنکلپ کر کے ہی یہ سارا سنسار کھڑا ہے ۔ بدھی جس
کی طاقت سے کھڑی ہے اس مہان شکتی سے سنکلپ کی وجہ سے تو نے
اپنی جدائی آپ کر لی ہے ۔ اس لئے جب سنکلپ کا ناش ہو جاوے گا تو
بدھی بھی لے ہو جاوے گی ۔ پھر سنسار کی رچنا کہاں رہے گی ۔ بدھی سنکلپوں
کے بل پر سنسار کھڑا کر لیتی ہے اور یہ ہی سلسلہ چلتا رہتا ہے ۔ اس وجہ سے
ست پرشوں نے بڑی کھوج کر کے فرمایا کہ ست نام کا ہر سمے جاپ کر اور سنسار سے
چھوٹنے کی تیر لگن اپنے اندر دھارن کر ۔ گورو چرنوں میں وشواس کر تیرا اوشیہ کلیان ہوگا ۔"

پرشن نمبر ۲۱۶ :- آشا ترشنا ۔ سکھ ۔ دکھ ۔ یہ سب شریر کے ساتھ ہیں اور شریر کے شروع سے آخر تک اس کے ساتھ رہتے ہیں ۔ جب شریر ناش ہوگا یہ بھی ناش ہو نگے ۔ کیونکہ یہ سب شریر کے ساتھ ہی ہیں ؟

اُتر :- شریر کا ناش ہونے سے یہ چیزیں ناش نہیں ہوتی ہیں ۔ شریر تو واسنا کو بھوگنے کا ایک سادھن ہے ۔ جیو کے آسرے شریر ہے ۔ جیو شریر کو پہچاننے والی چیز ہے ۔ آتما جیون شکتی ہے ۔ جیو اس زندگی کو نہیں سمجھ رہا ہے ۔ بدھی اہنکار کے آسرے پر ہے اور آتما کا اسے کوئی گیان نہیں ہے جب آتما کو جانے گی اس وقت بدھی خود بخود ختم ہو جائے گی ۔

پرشن نمبر ۲۱۷ :- مہاراج جی ! کام کرودھ وغیرہ سے بھی مان مدھ چھوڑنا بہت مشکل ہے ؟

اُتر :- پریمی ! چھوڑنا کیا مرنا ہے ۔ مایا کا موہ اور ابھیمان ہی تو چھوڑنا ہے تپ ۔ جپ ابھیاس یوگ ۔ اسی کے واسطے ہیں کہ دیوتا اور رشی بھی آجائے سب کچھ پراپت ہو اور کہے سب کچھ پربھو کا ہے ۔ یہ شریر میرا نہیں ہے ہر قسم کی طاقت پراپت ہو ۔ پرنتو پھر بھی نرمان رہے ۔ نانک جیسے پرم فقیر ہر قسم کی شکتی رکھنے والے جب بولتے ہیں ۔ کہتے ہیں ؎

نانک سچ کہے وچار

تیرا کہا نا میٹھا لاگے ۔ نانک نام پدارتھ مانگے

کمائی کر کے جذب کرنی کسی ورلے کا ہی کام ہے ۔ جس طرح مارواڑی مہاجن بنئے دھن کما کما کر ایسا سنبھال کر رکھتے ہیں ۔ کچھ نہیں کہا جاتا ۔ باہر سے غریب پھٹے دھوتی میلی سے باندھے رکھتے ہیں ۔ جتنا بھی دھن آتے

ذرا بھی نہیں اُبھرنے۔ اسی طرح گیانی۔ وچاروان کبھی نرمانتا کو دھارن کر کے سنسار میں وچرتے ہیں۔ موہ۔ مایا۔ دھن۔ گھر بار تیاگ بھی دیا لیکن من کے اندر اہنکار کھڑا ہے۔ میں بڑا تیاگی ہوں۔ تو اُس نے کچھ نہیں تیاگا۔ بل بھی ہو بدھی بھی ہو اور دھن اور اقبال بھی ہو تو کوئی وِرلا مائی کا لال ہی اہنکار سے رہت ہو گا۔

پرشن نمبر ۲۱۸ :- مہاراج جی! آدمی نمر بھی کب ہو سکتا ہے؟

اُتر :- پریمی! تمام سنسے آتمک بدھی کو چھوڑ کر نشچے آتمک بدھی دھارن کر اور کسی طرف بھی اپنی بدھی کو نہ لگا۔ اُس ایک پرماتما میں دھیان کر اور نشچے کو لگاؤ۔ تب نمر بھی ہو جاؤ گے ورنہ کوئی نہ کوئی بھئے بنا ہی رہیگا:

پرشن نمبر ۲۱۹ :- مہاراج جی! بیوہار میں گرہستیوں کو کچھ نہ کچھ آڈمبر کرنا ہی پڑتا ہے کیا وہ نہ کیا جاوے؟

اُتر :- پریمی! اگر اِس دُنیا میں ٹھیک چلنا چاہتے ہو تو مُناسب اور مریادہ کی زندگی بتاتے ہوئے جو کچھ بھی کھانے پینے کے بعد بچ جاوے اُسے ضرورت مندوں کی سیوا میں لگا دینا چاہیئے۔ پھر تم دیکھو گے کہ اگر سو آدمیوں کی تم نے مدد کی ہے تو ہزاروں آدمی تمہارے گُن گاویں گے اور تم بلندی پر پہنچ جاؤ گے۔ مُناسبت کی زندگی کا یہی اصول ہے اور یہ ہی اس کا اصلی معراج (انتہا) ہے۔ جیسے ست پرش سمتا آنند کی پراپتی کہتے ہیں پریمی جی! کوئی آڈمبر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک موٹا سا اصول ہے اگر اپنا لیا جائے تو سب پریشانیاں حل ہو جاتی ہیں۔ اگر تُو امیر اور دولتمند ہے۔ گھر میں بڑی لڑکی ہے تو تُو اُس کا رشتہ ہمیشہ غریب کے گھر میں کر کے اُسے برابر کا بنا لے اور اُس کی ہر طرح سے امداد کر۔ تاکہ غریب اپنی غربت سے اُٹھ کر

امیر جیسا ہی بن جاوے۔ اگر لڑکے کا رشتہ کرنا ہے تو ہمیشہ غریب گھر کی لڑکی گھر میں لاوے تاکہ سماج میں کسی طرح کی برائی پیدا نہ ہو۔ اس طرح سے لڑکی والے جو غریب ہوں اُن کی بڑی یہ امداد ہوتی ہے کہ اُن کی لڑکی ایک امیر گھر میں چلی جائے۔ یہ ایک ایسا نقطہ ہے کہ سماج کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے اور کسی طرح بھی گرہستیوں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں پڑتی

## درشٹانت:۔

ایک بار کا ذکر ہے کہ راولپنڈی (پاکستان) کے رہنے والے سردار سجان سنگھ اپنے چچا کے ساتھ کوری نامی گاؤں کی طرف لین دین کے سلسلے میں جا رہے تھے۔ گاؤں کے باہر ایک درخت کے نیچے تھکان دور کرنے کے لئے پڑاؤ ڈال دیا۔ آپس کے کچھ گھر کے وچار چلنے لگے کہ لڑکی بڑی ہو گئی ہے۔ آگے کے واسطے کچھ سوچنا چاہیئے۔ اتنے میں ایک خوبصورت نوجوان خچروں پر سامان لادے ہوئے جاتا ہوا دکھائی دیا۔ غریبی کی وجہ سے سامان کرائے پر ادھر اُدھر لے جایا کرتا تھا جھٹ ہی سردار جی نے کہہ دیا کہ ایسا لڑکا مل جاوے تو اچھا ہے۔ اسی وقت لڑکے کو بلایا اور اس سے گھر کا پتہ پوچھ لیا۔ وہاں سے اُٹھے اور اس کے گھر جا کر اُس کے پتا کو ناطہ دے دیا۔ لڑکے کے پتا نے بہت کہا کہ میں غریب ہوں۔ آپ سے میرا کیا مقابلہ ہے۔ مگر سردار جی نے دھن دولت دے کر اس کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ لڑکی کی شادی کر کے لڑکے کو اچھے کام پر لگا دیا

پریمی جی! اس طرح سے اگر کسی دھرتی پر گرے ہوئے کو آسمان پر چڑھا دیا جائے تو سماج کا صحیح اُدھار ہو سکتا ہے

پرشن نمبر ۲۲۰: مہاراج جی! آپ نے بانی میں فرمایا ہے

پ نتہ دنہ کرے بیوپار کو نفع لیئو سمان
تھوڑی لیئو بیاج نت دھن نہ پاوے ہان

تھوڑی بیاج۔ نفع سمان کے بارے میں روشنی ڈالیں۔

اُتر:- بہہ جی! تھوڑا لابھ لینے کا مطلب یہ سمجھنا چاہیئے کہ اپنے آپ کو اس اشیاء کا خریدار بنا دے جس کو تو بیچنے جا رہا ہے۔ تب تو ٹھیک نتیجے کر سکیگا کہ اس پر کتنا نفع لگنا چاہیئے۔ دوسرے لفظوں میں تجھے اُن اشیاء کی قیمت خرید اور اس پر خرچہ پڑا اُس کو ملانا تھا جس بھاؤ سے تو اسے خریدار کی حیثیت سے خرید سکتا ہے اتنا نفع لگا کر اس چیز کو بیچ دے۔ پھر تیرے سامنے بچہ۔ بوڑھا۔ جوان۔ امیر۔ غریب۔ حاکم۔ ملازم۔ راجہ پرجا کوئی بھی کیوں نہ آوے تو اُن سے ایک جیسے دام لے یعنی کسی کے ساتھ بھید بھاؤ نہ رکھے۔ تھوڑا سود لینے کے بارے میں یہ بھی جو شبد آیا ہے اُس کا مطلب یہ سمجھنا چاہیئے کہ سود تھوڑا ضرور لینا چاہیئے کیونکہ اس کے بغیر تجارت میں کام کرتے کرتے ہیرا پھیری وقت کئی لینے پڑتے ہیں اُسی سے مول دھن کا ناش ہو جاتا ہے۔ اِس لیئے تھوڑا سود لینا ٹھیک ہے۔ اِن کی رائے میں چار آنے سینکڑہ کا سود ماہواری تجارت کے لیئے لے سکتا ہے اگر اس سے زیادہ سود تو لیوے گا تو بڑی گنتی سود خوروں میں ہو ویگی۔ اس طرح کے سود کھانے والوں کا دھن انت میں سب ناش کو پراپت ہو جاتا ہے سود کھانا ایک اچھی کمائی نہیں ہے سود کی تجارت کرنا کوئی اچھی تجارت نہیں ہے اگر مجبوری کرنی پڑے تو چار آنے سینکڑہ سے ادھک نہ لے۔

پرشن ۱۲۲:- مہاراج جی! ایسا طریقہ بتانے کی کرپا کریں جس سے سادگی نال چلا جاوے؟

اُتر:- پریمی! آمدنی سے کم خرچ رکھو گے تب ہی سادگی نال چل سکو گے بُزرگوں نے تو یہ بھی کہا ہے کہ آمدنی کا دسواں حصہ دان میں دے اور دسواں حصہ راجہ کو ٹیکس دے۔ باقی کچھ بچا کر خرچ کرو گے تو تبھی سادگی نال چل سکو گے۔

## (۳۵) تیرتھ یاترا

پرشن ۲۲۲: مہاراج جی! تیرتھ پر جانے کا کچھ لابھ ہے یا بھٹکنا ہی رہنی ہے؟

اُتر:- من متھرا دِل دوارکا کایا کاشی جان
دس دوار سے دہرا تاں میں جوت پچھان

پریم سیوا نیم برت سب گرمکھن کا کھیل
جب لگ پہنچ گرو سے نہیں تب لگ سنسے میل

دیوی دیو مانے سبھے آنکھ نہ مانے کوئے
جاں آنکھ کا سب کیا تاں تے یہ لکھ ہوئے

تیرتھ برت کر جگ موا جوہڑ سے پانی نہائے
ست نام جانے بناں کال جگن ہگ کھائے

نہائے دھوئے کے کیا بھیا جو من کا مل نہ جائے
مین سدا جل میں رہے دھوئے باس نہ جائے

کوٹ کوٹ تیرتھ کرے کوٹ کوٹ کر دھام
جب لگ سادھ نہ سیویئے تب لگ کاچا کام

پوتھی پڑھ پڑھ جگ مُوا پنڈت ہُوا نہ کوئے
ایک اچھر پریم کا پڑھے سو پنڈت ہوئے

پڑھ پڑھ تو پتھر بھیّا لکھ لکھ بھیا جو اینٹ
کبیرا انتر پریم کی لاگی ایک نہ چھینٹ

کبیر بھگت تھا۔ سنت کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ خالص بات کہتے ہیں۔ بے شک کسی کو اچھی نہ لگے۔ تیرتھ یاترا اچھی ہے۔ سیر ہو جاتی ہے جو مقصد اصلی تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔ تیرتھوں پر سنتوں کا باسا ہُوا کرتا تھا۔ جو بھی جاتا تھا کچھ گرہن کر کے آتا تھا۔ جس جگہ کوئی رب کا پیارا بیٹھا ہُوا ہو یا جس جگہ ہری کتھا ہوتی ہو، تو گیان کا وچار ہو، کسی غریب یتیم کی سیوا ہو رہی ہو، یہ سب جگہیں تیرتھ ہی ہیں۔ یہ نہیں کہ جس جگہ جل زیادہ چلتا ہو جل کے کنارے مہاتما لوگ ڈیرا خاص کر لگاتے ہیں۔ قدرتی شانت واتاورن ندی کا تٹ وغیرہ ہوتا ہے جل سے سب کام جلدی نپٹ جاتے ہیں۔ سو پچاس آدمی آجاتے ہیں اُن کا بھی وقت کٹ جاتا ہے پہلے یہ تیرتھ ویل کہاں تھے۔ جو جگہ اچھی پانی والی دیکھی وہاں ہی ڈیرا ڈال دیا۔ وہاں لوگ آنے جانے لگتے ہیں وہ جگہ تیرتھ بن گئی۔ ان سے بھی اور کئی سُندر جگہیں بڑی ہوتی ہیں کشمیر میں جا کر دیکھو۔ جگہ جگہ پنڈتوں نے شو لنگ ستھاپت کر رکھے ہیں۔ ان تیرتھوں پر جانے کی مہانتا صرف اتنی ہی ہے۔ ایک بھگت کا سنگھٹن آسانی سے ہو سکتا ہے۔ وہاں پر آئے ہوئے سنت مہاتما اچھی طرح اپنا وچار رکھ سکتے ہیں۔ ست وچار ہو گئے۔ اشنان ہو گیا۔ قدرتی جگہیں دیکھی گئیں من پرسن ہو گیا۔

پریمی! من مندر کو صاف کرو۔ اس وہم بازی میں کیا لیتے ہو۔

سے باہمن گورو ہے جگت کا کرم پھرم کا گھاٹے
ارجھ پڑھ کے مر گیا چاروں ویدوں ما ہے

جس جگہ بیٹھ کر تو جپ تپ کرے گا وہ ہی جگہ تیرتھ بن جائیگی۔ پریمی! ایشور کا سمرن دھیان ہر شخص ہر جگہ بیٹھ کر کر سکتے ہو۔ ایک کے پرائن ہو جاؤ۔

سے ایک کے سادھے سب سدھے سب سدھے سب جائے
جیسے سیوے مول کو پھولے پھلے اگھا ہے

ست نام کو چھاڈ کے کرے انیہ کی آس
کہے کبیر تا ل داس کا ہوئے نرک میں واس

پریمی! فقیروں نے نچوڑ نکال کر رکھ دیا ہے۔ کیوں اپنے دائرے میں نہ رہا کرو۔ سنتوں کے مت کا بھی شرچار کیا کریں۔ کبیر پرم سنت ہوا ہے۔ گنی آدمی کو چاہیئے بیشک اپنے گرنتھ پڑھے پرنتو ساتھ ہی ساتھ سب سنتوں کے مت کا مطالعہ کرے جنہوں نے سنسار میں آکر امتحان دیئے ہیں، آخر وہ بھی کسی ہستی کے مالک تھے۔

پرشن ۲۲۲:۔ مہاراج جی تیرتھوں کے کیا معنی ہیں؟

اُتر:۔ پریمی جی! "سمتا ولاس" یہ گرنتھ کا نام ہے اس میں تیرتھ یاترا کے سدھانت میں یہ بات اچھی طرح کھول کر سمجھا دی گئی ہے اس کو وچار کریں اندر کی ٹھنڈک دینے والی جو بھی وستو ہے، اُسے تیرتھ روپ ہی جانو۔

## (۳۶) جیو۔ آتما۔ ایشور اور برہم

پرشن ۲۲۳:۔ مہاراج جی! ایشور ایشور کا نام آپ بار بار لیتے ہیں اور اس کے بارے میں آپ کے بیان بھی اور ہی

طرح کے نظر آتے ہیں۔ مہربانی کر کے الشیور والا مسئلہ بھی صاف کریں؟

اُتر: پریمی! تمہیں بہت تھوڑے سے ہیں اس کو صاف کر دیتے ہیں۔ نسلی دنا نسلی حالت سے عبور پا کر نج سروپ میں ستھت ہونا ہی الشیور ہے، دوسرے لفظوں میں بُدھی کی نشچل حالت ہی الشیور ہے۔

پرشن ۲۲۵: مہاراج جی! شاستروں میں ایک طرف آتما کو کرتا مان کر ساری ذمہ داری اس کے اوپر ڈال دی جاتی ہے اور دوسری طرف یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اکرتا ہے اور بری الذمہ ہے۔ یہ دونوں باتیں ایک دوسرے سے متضاد ہیں۔ آپ اس بارے میں ذرا صاف کرنے کی کرپا کریں؟

اُتر: پریمی! آتما کے ہی یہ دونوں سروپ ایک دوسرے کے مقابلے میں جیوؤں کی سمجھ کے مطابق ست پرش بیان کرتے آئے ہیں۔ اصلیت میں نہ وہ کرتا ہے نہ اکرتا جب تم اس اوستھا تک پہنچ گئے تو سارا بھید تمہارے سامنے ہی کھل جاویگا۔ آتما کو کرتا ماننا اور اپنے آپ کو نمت ماتر اس کی آگیا میں دیکھنا اپنے آپ کو نربندھن کرنے کا ایک اُپائے ہے۔ دوسری طرف ایسا کرتے کرتے بُدھی اس اوستھا تک پہنچتی ہے۔ اس کو یہ انوبھو ہونے لگتا ہے اور سوکھشم سے سوکھشم تتو کو سمجھنے کی قوت پیدا ہوتی ہے اور وہ دیکھتی ہے کہ گن گنوں میں برت رہے ہیں۔ آتما نرلیپ ہے۔ اکرتا ہے اس سے اور اُوپر جب بُدھی پہنچتی ہے تو اس کا استھان اور توازن اتنا سوکھشم ہو جاتا ہے کہ وہ کرتا اور اکرتا کے ٹنٹے رجھگڑے سے اُٹھ کر ایک ایسی اوستھا میں پہنچتی ہے جس کا بیان کیا نہیں جا سکتا۔ یہ اوستھا گونگے کا گُڑ ہے۔ جو اوستھا پراپت ہو کر ہی جانا جا سکتا ہے۔

پرشن ۲۲۶ :- مہاراج جی! ایشور کیا ہے؟

اُتر :- پریمی! کُل کائنات میں جو جیون شکتی چیتن ستا ہے جس کر کے ہر شئے ہر وجود زندہ ہے، اُسے ایشور کہتے ہیں :

پرشن ۲۲۷ :- مہاراج جی! ایشور کے ماننے سے کیا آرام ملتا ہے اور نہ ماننے سے کیا تکلیف ملتی ہے؟

اُتر :- پریمی! ایشور کے ماننے سے انسان وکاری جیون سے بچ کر گُن آچاری جیون کو اپناتا ہے اور اصلی دائمی شانتی کو حاصل کرتا ہے۔ ایشور کو نہ ماننے سے یہ جیو اپنا گُھاتک آپ بنکر منسک اور کرو رکرموں میں پرورت ہوتا ہے۔ جیون اس کا اشانت سے چین وکاری اور تموگنی ہو کر راکھش سروپ ہو جاتا ہے :

پرشن ۲۲۸ :- مہاراج جی! تین اوستھاؤں میں جیو کس استھتی میں رہتا ہے؟

اُتر :- پریمی جی! جاگرت اوستھا میں کرتا کرم اور کرم پھل تینوں کو بدھی جانتی ہے سوپن اوستھا میں بدھی کرتا کرم کو ہی جانتی ہے نتیجہ اس میں نہیں رہتا اور قسم قسم کی لہریں اُٹھا کرتی ہیں پر نتیجہ کچھ حاصل نہیں ہوتا سشپتی میں صرف کرتا بھاؤ ہی بدھی میں رہتا ہے اور باقی کرم اور کرم پھل کا ابھاؤ ہو جاتا ہے یعنی "میں ہوں" ماتر رہ جاتا ہے، پریمی جی! تم اپنے آپ کو ٹھیک کرو تو تمہاری سب چیزیں ٹھیک ہو جاوینگی۔ تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے آپ کو جب کچھ تمہیں ملتا ہے یا پاتے ہو تو اس سے پھول مت جاؤ یعنی اپنے اندر ضبط کر کے با ہوش ہوش ہو۔ تب تم آگے بڑھ سکو گے ورنہ جتنے سفر میں آگے بڑھو گے اتنے ہی پیچھے ہو گے۔ تمہارا آگے بڑھنا رک جائیگا۔ یعنی اپنے آپ کو اونچا اور دوسرے کو نیچ نہ سمجھنا ورنہ مارے جاؤ گے۔ جب تک انسان یہ نیچے نہیں بناتا کہ میرے شریر کے ٹکڑے کر دیئے جائیں پر میرے

دل کی شانتی بھنگ نہ ہونے پائے۔ اِس آشا کو لئے ہوئے جو پرماتما کا بھجن
کرتا ہے نہ وہ ست مارگ سے گر نہیں سکتا۔ وہ نہ رستے ہیں جہاں ازدہا رُوپی
اہنکار کھڑا ہے جو کسی حالت میں بھی بخش نہیں سکتا۔ اُسے یہ خیال قدم قدم پر آویگا۔
کہ میں سب سے بڑا ہوں اور سب لوگ میرے سے ہین ہیں یہ سب باتیں کسے نہیں
ستاویں گی جو اِس بھاؤ کو لکش کر کے بھگوان کو یاد کرے گا۔ چاہے میرے شریر کے
ٹکڑے ٹکڑے اُڑ جاویں پر اے دین دیال! میرے دل کی شانتی مجھ سے نہ چھین۔
پرشن ۲۲۹ :- مہاراج جی! جیو۔ آتما اور آتما میں کیا بھید رہے؟
اُتر :- پریمی! جو بدھی انانیت میں یعنی اہنکار میں گرفتار ہے اُس کو ست
پرشوں نے جیو آتما کہہ کر پکارا ہے اور آتما کے بارے میں جو کرشن جی نے گیتا کے
دوسرے ادھیائے میں ورنن کیا ہے وہ بیتھار تھ ہے۔ کہا ہے :-
"کہ یہ آتما پرتھوی کے سمست پرانیوں میں ویاپک ہے تو اس کو اوناشی جان"
اس اوناشی کا ناش نہیں ہوتا۔ نہ ہی یہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہے
کہ اب ہے اور آگے نہیں ہو گا۔ یا اب ہے اور آگے نہیں ہوا تھا۔ یہ سدا اجنما
نت ساشوت اور پراتن ہے شریر میں اس کا اُتنا ہی سمبندھ ہے جیسے مالک
مکان کا۔ شریر کے ناش ہونے سے اس کا کچھ نہیں بگڑتا۔ آتما نت سرو دیاپی، اٹھر
اچل اور سناتن ہے۔ آتما اویکت ہے اور وکار رہت ہے۔ جیسے ایک سورج
ساری پرتھوی کو پرکاش کرتا ہے وہ ویسے ہی آتما سمپورن شریر کو پرکاش کرتا ہے۔
پرشن نمبر ۲۳۰ :- مہاراج جی! برہم کسے کہتے ہیں۔ اُسے کیسے جانا
جا سکتا ہے؟
اُتر :- پریمی! تیری اپنی ہی ایک استھتی یعنی حالت کا نام برہم ہے۔ جب تو اُس
استھتی کو سمرن ابھیاس یوگ دوارہ جان جائے گا تو ہی برہم سروپ ہو جائے گا۔ سب

کھید جان جائے گا۔ پریمی! جب پراچین کال میں برہم نشٹی رشیوں سے ایسا پرشن کوئی کر دیتا تھا۔ کیول خاموش رہتے تھے۔ کوئی اُتّر نہ دیتے تھے کیونکہ اندریوں دوارہ جس گیان یعنی جس حالت کا پتہ نہ لگے من بدھی سے پرے جو پرم تت ہے ایسے پرم تت کی بابت کوئی زبان دوارہ کیا بیان کرے۔ کس طرح سمجھا سکتا ہے یعنی کس طرح سمجھ آ سکتا ہے جو کیول انوبھو ماتر کا ہی وشے ہو۔ من بدھی جب لین ہو جائیں گے تب سمتا بدھی پراپت ہو گی رجب ایسی استھتی میں تیری بدھی ٹھہرے گی۔ برہم یا ایشور کا انوبھو خود بخود ہو جاوے گا۔

پرشن ۲۳۱ :۔ جیو آتما یعنی جیو کس کو کہتے ہیں ؟

اُتّر :۔ پریمی! وہ نشچے شکتی یعنی بدھی جو سارے شریر روپی سنسار کے انتظام کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔ جیو کہلاتی ہے۔ اس شریر میں ہی کرم اندریاں، گیان اندریاں اور من سے بڑھ کر پرم تت بدھی کو ہی مانا گیا ہے۔ بدھی سے پرے آتما سب سے شریشٹ ست تتو ہے۔ اس واسطے اس کو اندری اگوچر مہان پرشوں نے کہا ہے پریمی! اس طرح تتو گیان کا ورنن کبھی سے ہوا کرتا تھا۔ یہ تعلیم ہی چت کے کھید کو ہرن کرنے والی ہے اسی طرح وچار کرتے رہا کرو۔

پرشن ۲۳۲ :۔ مہاراج جی! آپ فرماتے ہیں۔ ذرے ذرے میں بھگوان ہے اور شرتی وا کیہ بھی ایسے ہی کہتے ہیں۔ شرتی میں بھی لکھا ہے :۔

"ایشا واسیہ مدم سروم یت کنچ جگتیام جگت"

لیکن یقین نہیں آتا۔ وہ ذرہ ذرہ میں کیسے ہے۔ پینسپتی جگت تک تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن جڑ میں اس کا ابھیاس کیسے ہو ؟

اُتّر :۔ پریمی! ہڈیاں، ماس، بال ان سب میں اس کی چیتنا نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ

سب اسی کا ہی ظہور ہے جل سے پرتھوی ۔ پرتھوی سے اگنی ۔ اگنی سے وایو ۔ وایو سے آکاش ۔ آکاش سے من ۔ من سے بدھی اور بدھی سے آتما ۔ اس طرح ان سب میں اس مہان شکتی کا ہی پرکاش ہے ؛

پرشن ۲۳۳ :۔ مہاراج جی ! ایشور کا اصلی نام کیا ہے ؟ اگر ہم پرمیشور نہ کہیں تو اور کیا کہہ سکتے ہیں ؟

اُتر :۔ پریمی ! ایشور کے نام سنت پرشوں نے گرنتھوں میں کئی طرح سے بیان کئے ہیں ۔ جیسی جیسی صفت پربھو کی مہاں گی وچار میں آئی ۔ ویسا ویسا نام دھرتے گئے ۔ واستو میں اس کا اصلی نام کوئی نہیں ۔ وہ انامی ہے ۔ ہاں جس کو کسی ستگرش سے جو آتم انوبھوتا کا راستہ ملا ہے ۔ وہ ہی نام سمجھو ۔ خالی پریم پریم کہنے سے کوئی کلیان نہیں ۔ اس طرح آتم پد کی پراپتی نہیں ہوتی ۔

پرشن ۲۳۴ :۔ مہاراج جی ! اس جیو کا اس پرم ستتا سے وچھوڑا کیسے ہوا ؟

اُتر :۔ پریمی ! جیسے ساگر کا پانی بادل بن کر کسی دوسری جگہ جا کر برستا ہے اور پھر کچھ پانی ندیوں میں کچھ نالوں میں ۔ کچھ تالابوں میں ۔ کچھ گھڑے سنکوں میں چلا جاتا ہے اور پھر وہی پانی ہو پسینہ پنچھی منش آدی پیتے ہیں ۔ وہ پیشاب لہو پسینہ آدی کی صورت اختیار کر کے کئی رنگوں میں بھٹکتا رہتا ہے ۔ بس اسی پرکار چار کھانی کے جیو برہم سے بچھڑ کر نانا پرکار کی استھاور جنگم جونیوں سے بھٹکتے رہتے ہیں ۔

پرشن ۲۳۵ :۔ مہاراج جی ! اس برہم سے بچھڑنے کا کارن کیا ہے ؟

اُتر :۔ جیو اہنگ بھاؤ کر کے ہی برہم سے جدا ہوا ہے ۔ آتما سروویاپک اور پری پورن ہے ۔ شریر کی قید میں آ کر جیو آتما نے اپنے آپ کو محدود مان لیا ہے ۔ پورنتا کی

کے واسطے کرم کرتے میں لگا رہتا ہے۔ کرم پھل کی کامنا اسے جنم مرن یعنی آواگون کے چکر میں پھنسا کے رکھتی ہے۔

پرشن ۲۴۶: مہاراج جی! ایشور کا سروپ کیا ہے؟

اُتر:- پربھی! ایشور ایک استھتی کا نام ہے جو خواہش اور فعل سے نیاری ہے یعنی واسنا اور کرم سے نیاری یعنی گناتیت رہتا ہے۔

پرشن ۲۴۷:- مہاراج جی! بھگوان تو اجنما ہے نراکار ہے۔ اُس کا کوئی سروپ یا شکل و صورت نہیں۔ کوئی جسم نہیں۔ کوئی ہاتھ نہیں وغیرہ وغیرہ لیکن آپ کے گرنتھ میں جگہ جگہ بانی میں یعنی چرن کنول کا اکثر آیا ہے۔ اس پد سے آپ کی کیا مراد ہے؟

اُتر:- پربھی! اندر جو ست سروپ براجمان ہے جس کو تم ابھیاس اور سمرن کرتے کرتے انوبھو کرو گے۔ اس کو آدر بھاؤ لئے ہوئے اپنے آپ کو سمرن کرنے کی بھاونا سے جو کہا جاتا ہے اس کو چرن کنول سے تشبیہ دیکر سمجھایا گیا ہے پرماتما کا سر تو آج تک کسی نے دیکھا نہیں تو چرن کہاں سے ہوں گے۔ یہ ایک عاجزی کا بھاؤ ہے کہ اس مہان ستا کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دینا جب جیو جھکتا ہے تب چرن کی طرف ہی پہلے درشٹی جاتی ہے۔ اس واسطے بھگوان کے پرتی جو کچھ بھی وچار بانی میں پرگٹ ہیں وہ عاجزی اور آدر کے بھاؤ کو لیتے ہوئے چرن کنول کے نام سے پکارا ہے۔ دوسرے بھاووں میں اس دکھ روپ سنسار میں جو پورن سکھ روپ تتو ہے اسی کو سمبودھت کرتے ہوئے نمرتا سے سنتوں نے چرن کنول کا ذکر کیا ہے۔

پرشن ۲۴۸:- ایشور کے ساتھ تیرا کیا سمبندھ ہے۔ کیا میرے قصور یا گناہ محض اس کی خوشامد سے بخشے جا سکتے ہیں؟

اگر نہیں تو ایشور سے کیا مانگنا چاہیئے۔ اگر کی گئی غلطی کا
پھل بھگتنا ہے تو عادل ایشور سے ڈرنا تو ضروری
ہے۔ اس سے پریم کیوں؟

اتر:- ایشور ایک شکتی ہے جو ہر وقت آنند سروپ ہے اور ہر ایک صفت
میں پورن ہے اور دائم قائم ہے۔ وہ دنیاوی راحت و رنج سے مبرا ہے، اصلی
خوشی ہے، ہر ایک طاقت کا مخزن ہے۔ اس کے مقابلے میں جیو مایا کی گرفتاری
میں آکر ہر ایک تکلیف میں مبتلا رہتا ہے یعنی کسی حالت میں کبھی رنج و غم سے
چھوٹ نہیں سکتا۔ پیدائش سے لیکر مرنے تک اصلی خوشی کی تلاش کرتا رہتا
ہے مگر آخر سب رائیگاں۔ دنیا سے بے قرار اور بیزار ہی جاتا ہے۔ اس بیزاری
اور بیقراری کو عبور پانے کی خاطر ایشور کی بھگتی اور ریاضت ہے۔ جب
تک ایشور کا وشواس نہ دھارا جاوے تب تک جھوٹ دنیا کی تمنا کم نہیں ہوتی
بلکہ بڑھتی جاتی ہے اور دن رات بڑی سے بڑی کوشش کر کے غفلت کی
گرفتاری میں آجاتا ہے۔ اگیان وش ہو کر وہ اصلی خوشی کو پہچان نہیں سکتا یہی
دنیا کی بیزاری ہے۔ راجہ۔ بھکاری۔ تونگر۔ کنگال سب کی بیزاری ایک جیسی
ہے یعنی خواہشات کی آگ ہر ایک کو جلاتی ہے چیز کو حاصل کر کے بھی جیو شانتی
کو نہیں پکڑتا اور چیز کے ناش ہونے سے جیو دکھ دکھی ہوتا ہے۔ اس
واسطے دنیا ایک رنج و غم کی جگہ ہے جیوں جیوں دنیا پرستی میں گرفتار ہوتا جاتا
ہے تیوں تیوں اتی کلیش وان ہوتا ہے۔ آخر قالب عنصری کو چھوڑ کر
پھر دوسرے قلب کی گرفتاری میں آجاتا ہے، یہی حالت بنی رہتی ہے۔ جب
تک کہ اناشی خوشی یعنی ایشور کی شکتی کے ساتھ ملاپ نہ کر لیوے ایشور
شکتی کا جز جیو ہے۔ اس واسطے یہ اپنے کل سروپ کے جاننے بغیر کبھی بھی

خواہش کے عذاب سے چھوٹ نہیں سکتا۔ من کی اس بیقراری کو دُور کرنے کی خاطر اپنے کُل سروپ یعنی الیشور کی پرستش ہے۔ جس وقت الیشور کا درڑھ وشواس ہو جاتا ہے اس وقت فناہ کے جال سے مخلصی حاصل کرتا ہے۔ پیدائش اور فناہ سے چھوٹنے کی خاطر الیشور بھگتی ہے۔ باقی دُنیا کی تکلیف کو دُور کرنے کے بغیر دنیاوی پدارتھوں کی خاطر جو بھگتی کرتا ہے وہ جہالت ہے جو کچھ بھی جیو نے نیک و بد کرم کیا ہے اس کا عوضانہ ضروری ملتا ہے۔ خواہ عبادت کرے خواہ نہ کرے۔ الیشور کی بھگتی اس واسطے دشبیش ہے کہ عارضی دُکھ سُکھ میں سمتا یعنی برابری رہے ہر حالت میں ویراگ وان رہے اور خواہش کے عذاب سے چھوٹ ملے۔ یہی درجہ نجات کا ہے جن لوگوں نے الیشور کی بزرگی کی اُن کا جیون وچار کر سکتے ہو کہ کس تسلی میں انہوں نے رنج و راحت کو برداشت کیا۔ یہ ہی حالت اصلی خوشی ہے جس میں عارضی خوشی و غمی کی مداخلت نہیں۔ اس شانتی مئی حالت کو حاصل کرنے کی خاطر الیشور بھگتی ہے جب تک اس حالت کو پراپت نہ کر لیوے تب تک خوشی و غمی یعنی پیدائش و فناہ کے دائرے سے نہیں نکل سکتے۔

۲۔ الیشور شکتی کال اور کرم سے مبرا ہے یعنی ہر حالت میں پورن آنند روپ ہے جیو ہر حالت میں کال اور کرم کی گرفتاری میں پڑے مصیبت رہتا ہے اور اس عذاب سے چھوٹنے کی خاطر اپنے کُل سروپ سے پریم اور پربھگتی کی ضرورت ہے وہ ہی حالت پرم آنند کی ہے

۳:۔ دُنیاوی سُکھ جو دکھائی دیتا ہے یعنی اندریوں کے بھوگ دراصل یہ عذاب ہے۔ نہ بھوگ استھر رہتے ہیں نہ من اندریاں استھر رہتی ہیں۔ اس واسطے جھوٹا لالچ ہر وقت بے صبری اور لاچاری دینے والا ہے یعنی اونک

بھوگ بیدارتھ حاصل کر کے بھی چین حاصل نہیں ہوتا۔ زیادہ ہی دُکھی ہوتا ہے
اس گھور دُکھ کو وچار کر کے مہان پرشوں نے اس پرم شکتی کا آسرا لیا ہے جو
ہمیشہ دائم قائم ہے اور آنند سروپ ہے۔
۴۔ جیو دیہہ کے سکھوں کو ست جان کر ہر وقت مستغرق رہتا ہے۔
جب دیہہ ناش ہو جاتی ہے تب سکھ کہاں۔ بیزاری ہی بیزاری ہے۔ اس
دُکھ کو محسوس کر کے یعنی فناہ کے دائرے سے نکلنے کی خاطر ایشور کی پرستش
ہے۔
۵۔ جیو دیہہ کے بھوگوں میں غلطاں ہے مگر دیہہ کا ایک بال بھی نہیں
بنا سکتا۔ بتاؤ۔ جو چیز دوسری طاقت کے سہارے ہے وہ کہاں تک سکھ
دے سکتی ہے۔ اس واسطے اس خواب غفلت کو چھوڑ کر اپنے اصلی
حقیقی مالک کی تلاش عاشقوں نے کی۔ وجود ایک فناہ ہونے والی چیز ہے۔
اس کا موہ اندھک دُکھ سروپ ہے اس واسطے وجود کو جو زندہ رکھنے والی
طاقت ہے اس کو حاصل کرنا اصلی خوشی ہے جس طاقت کے سہارے
یہ عناصر کا ہی وجود چلتا ہے اور رنگ رنگ کے عجائبات دکھاتا ہے۔ اس
واقف کی تلاش کرنا ہی اصلی مقصد ہے ؛
۶۔ ایشور ست ہے اور دُنیا جھوٹ، سمجھا ہے اس واسطے
ست کی تلاش اصلی خوشی ہے اور جھوٹ کی محبت اصلی رنج ہے۔ ایشور
سے مانگنا صرف وہ میرج اور شانتی چاہیئے۔ جو اس عذاب سے نجات دلواسکے
اور مادی پدارتھ جیو اپنی کلپنا سے حاصل کر سکتا ہے۔ مگر یہ سخت رنج
کے دینے والے ہیں۔ غور کر کے وچار کریں۔ تمام کائنات کا جو آدھار ہے
اس کی تحقیق کائنات کے رنج وغم سے چھڑانے والی ہے۔ اس واسطے

اس مالک کی بندگی کی جائے۔

۷۔ اصلی خوشی جو ہمیشہ ایک رس ہے وہ ایشور کا سروپ ہے اور ہر ایک کے اندر چمک رہا ہے۔ اس واسطے دیہہ کے بھوگوں سے آزاد ہو کر اس ایشور کی تلاش کرنی چاہیے۔ جس سے سب شریر کی کلا کا کام چلتا ہے

۸۔ جیو بذاتِ خود رنج کے اسباب میں مستغرق رہتا ہے۔ اپنے مالکِ کل کی بندگی سے اس عذاب سے چھوٹ کر ہمیشہ کی خوشی حاصل کر لیتا ہے۔ رامائن جیتم کا یہی ادھک لایا ہے بس

ست ٹھاکر من دیکھاؤ سمپت یہ تت سار
منگت پاوے پرم گت کال سے کبھیو چھڈ کار

پرشن ۹ ۲۴۳ :۔ ایشور اور جیو میں کیا بھید ہے؟

اُتر: پہلے شریر کو سمجھو گے تب اس نقطے کا حل ہوگا جس وقت شریر کو کشٹ ہوتا ہے اس میں سے بانی اُٹھتی ہے کہ مجھے تکلیف ہے۔ اگر کوئی شریر کا انگ ٹوٹ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میرا انگ ٹوٹ گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شریر میں ایک چیز ہے جو اس شریر کو میرا میرا کہتی ہے جیسے میری آنکھیں، میرے ہاتھ، میرے رشتہ دار، میرا کنبہ وغیرہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ میرا کہنے والا دراصل شریر سے علیحدہ ہے ورنہ وہ کہتا کہ وہی شریر ہے۔ نہ کہ شریر میرا ہے۔ جو شکتی شریر کے کرموں کی ابھیمانی ہے اس کو جیو کہا گیا ہے جو شریر کے دکھوں سکھوں کو محسوس کرتی ہے۔ وہ بھی جیو ہے۔ جب تک بدھی شریر کی ممتا میں ہے۔ تب تک اس کا بودھ نہیں ہو سکتا ست پرشوں کی بانی اور تحریر کو پڑھ کر مانتا ہے مگر اندر سے نہ پریت ہے نہ پرتیت۔ جب تک اندر دیکھے بدھی شریر اور شریر کے دکھوں

میں گرفتار ہے اس کو انوبھو نہیں کر سکتی لیکن جب بدھی گمبھیر ہو جاتی ہے اور شریر کے دکھوں اور سکھوں پر عبور پا جاتی ہے تب اس کو بودھ ہو جاتا ہے کہ شریر تنومئی ہے۔ میں شریر سے بھن ہوں۔ شریر کسی خاص شکتی پر چل رہا ہے مجھے اس پر کوئی ضابطہ نہیں۔ تب یہ شریر اور جیو کے بھید کو جانتی ہے۔ یہ ہی فنائی اہمہ کا مسئلہ ہے۔ جب شریر اور شریر کی ممتا سے علیحدہ ہوتا ہے تب وہ پرم تتو اندر پرگٹ ہو جاتا ہے۔ واستو میں ایشور اور جیو میں کوئی بھید نہیں ہے موکش ان کو پہنچا ہوا ایشور وادی ہے۔ سنسار کو جیتنے والا وہی ہے جو شریر کو جیتنے والا ہے شریر کی مجبوری سے آزاد ہونا ہی صحیح مارگ ہے۔ جب اس پر پورا کنٹرول ہو گیا تب وہ سب دنیا کا مالک ہو گیا۔ چکرورتی راجے بھی ایسے گنی پرش کی گمبھیرتا کو دیکھ کر اس کے چرنوں میں جھکتے ہیں *

شریر پانچ تتوں کے ہیں۔ کئی ایک اُوچیہ کرم کر رہے ہیں۔ کئی ایک نیچ کرم کر رہے ہیں جو اُوچیہ کرم کر رہے ہیں ان کی بدھی تیبر ہے وہ ان کو صحیح راستہ پر لے جا رہی ہے۔ نیچ کرم کرنے والے ودیک سے ہین ہیں دنیا کا نظام بدھی کی تیبرتا اور تچھ پنے پر کھڑا ہے سب جپ تپ بدھی کو صحیح کرنے کی خاطر ہے *

پرشن نمبر ۲۔ مہاراج جی! جیو آتما اور پرماتما ادویت سدھانت کے انوسار ایک ہی ہے۔ اگر دنیا میں اس سدھانت کے انوسار برتا جاوے تو سب پرم پرا چوپٹ ہو جاوے گی، اور بھرشٹاچار کا پھیلاؤ ہو گا۔؟

اُتر: ہاں یہی بات اچھی طرح سمجھ لو۔ آج ادویت ویدانت کے ماننے

والے ست پرشوں کے اس سدھانت کا غلط معنے لگا کر بھرشٹاچار کا پھیلاؤ
کیے جا رہے ہیں۔ ادویت بھاؤ چنتن کا وشے ہے۔ اپنے آپ کو جیو بھاؤ
سے اونچا اٹھا کر پرماتم بھاؤ میں لین کرنے کے لئے ادویت چنتن
ایک مارگ ہے لیکن پرکرتی میں کھلی آنکھ کر کے جو کچھ بھی برتاؤ کیا جاوے
وہ دویت میں ہوگا۔ کیونکہ پرکرتی دویت رچنا ہے۔ اگر پرکرتی میں برتنے
میں ادویت بھاؤ رکھا تو پھر ترنی ڈچور ہو جاتی ہے۔ سماجک پرم پرا نشٹ
ہو کر لوگ بھرشٹاچاری ہو جاویں گے۔ اس لئے ست پرشوں نے فرمایا
ہے۔ ہمیشہ اپنے نشچے میں ادویت بھاؤ رکھ کر آتم سمبندھی چنتن ابھیاس
کرنا چاہیے اور بیوہار میں کھلی آنکھ کر کے دویت بھاؤ میں رہنا چاہیے ؛

پرشن نمبر ۲ :- جیو شدھ برہم ہے وہ کسی وقت اگیانی کس
طرح ہو سکتا ہے یا اس کا کوئی حصہ اگیانی اور کوئی جڑ
کیسے ہو سکتا ہے ؟

اُتر :- اگر یہ برہم سروگیہ ہے تو جیو کے کسی گُن میں کمی ہے۔ اگر برہم پری پورن
ہے تو جیو اور مایا کا کلپت روپ ہے اگر برہم سروگیہ نہ مانیں تو وہ بھی محدود
اور گرفتار ہو گیا۔ یہ سب دلیل بازی ہے۔ جب تک اپنی بدھی دوارہ انوبھو نہ
ہووے تب تک یہ بھرم نکل نہیں سکتا۔ آخری فیصلہ یہی ہے کہ بھرم سروپ
سب سنسار ہے۔ واستو میں ایک ہی شکتی کئی صورتوں میں دکھائی دیتی
ہے جیسے سورن اور گہنا۔ مٹی اور گھڑا، پانی اور برف۔ ایک ہی چیز نے
دوسری شکل اختیار کی ہے۔ واستو میں ایک ہی چیز ہے۔ اگیان میں
تین صورتیں دکھائی دیتی ہیں۔ اس اگیان کو دور کرنے کی خاطر سب دھرم
کرم ہیں۔ جب اگیان نشٹ ہو گیا تب سب بھید ناش ہو گیا یہ

مسئلہ ہے۔ تخر بیر میں نہیں آسکتا۔ ستسنگ حاضر ہو کر یندر دن کرنے سے یا ابھیاس
دوارہ حاصل ہو سکتا ہے۔ ویسے دلیل بازی سے پرے ارتھ ہے۔ اب سب
وہموں کو چھوڑ کر ہستی کی تلاش کرو اور ہستی کے وشواسی بنو۔ یہ ہم کو بھرم ہوا
یا جیو کا بھن روپ ہے۔ یہ سب وہم ہے۔ فنا اور بقا کی تحقیقات کرو۔ بقا
میں فنا نہ پاؤ گے لیکن فنا میں بقا کو حاصل کر سکو گے۔ یہ ہی اچرج ہے۔ مایا
میں برہم پری پورن ہے لیکن برہم میں مایا کا بھید نہیں ہے۔ اس مسئلے کو
حل کرتے کرتے سب مر گئے۔ انت شکست کر کے ہی وچار کر۔ دلیل بازی
کو چھوڑ کر اپنی زندگی کی تلاش کرو۔ جس سے سب وہم اور گمان ناش ہو جاویں
سب چکر فاعلیت میں چل رہا ہے اور فاعلیت فعل کی قید میں کھڑی ہے
اصلیت میں نہ فاعلیت ہے اور نہ فعل ہے۔ اگیان یعنی اہنکار کی وجہ سے ہم
ہیں من جب فعل کی قید میں آیا تب فاعل ہو کر آغاز اور اختتام کو دیکھا۔
جب فاعلیت کو چھوڑا تب نہ فعل نہ سزا۔ نہ جزا۔ اس واسطے فاعلیت فعل
کر کے ہے۔ ساکھی شکت اس سے علیحدہ ہے جو فعل اور فاعلیت کو محسوس
کر رہی ہے۔ فعل اور فاعلیت کا نام ہی اگیان یعنی بھرم ہے۔ جب اپنے اصلی
سروپ کو جان لیا تب سب چھایا غائب ہو گئی۔ اس مسئلے کو کوئی حل نہیں
کر سکتا کہ کیسے فاعل ہوا اور کیوں ہوا اور کون ہوا۔ جہاں پرشوں نے اپنے
اپنے وچار دوارہ ان حالات کو بیان کیا۔ آخر سب نے ہستی کو مانا۔ کسی نے کرتا
مانا۔ کسی نے اکرتا مانا۔ کسی نے ان سے علیحدہ کر کے جانا۔ ہر صورت میں ایک ہی
صورت کا کرشمہ ہے۔ اسی سے سب کچھ ہے اور سب کچھ وہی ہے۔ اسی مسئلے
میں آ کر سب غرق ہو گئے۔ اپنی کاپنا سے سنسار ہے۔ اپنے اکلپت ہونے
سے خود آپ ہی ہے۔ اس واسطے اکلپت ہونے کی سادھنا کریں۔ جس سے

اصلی معراج حاصل ہوتا ہے۔ ان دلیلوں سے کچھ حاصل نہیں۔ بیج کی ماہیت ماننے سے یہ پیڑ اس میں سما جاتا ہے اور یہ پیڑ کی صورت بہت اچنبھا دکھائی دیتی ہے۔ جسم اور جان کا وچار کریں کہ تمہارا روپ جسم ہے کہ جان۔ اگر جسم ہے تو تم ایک بال بھی نہیں بنا سکتے۔ اگر جان مانو تو اس کو پہچان نہیں سکتے۔ اس واسطے اپنی اصلیت کی تحقیقات کرو کہ تم کیا ہو اور سب وہموں کو چھوڑ دو۔ اس جستجو سے سب حالات کو پاؤ گے۔ اپنی اصلیت کی پہچان نہ کرو گے تو کبھی بھی اس مایا کے طلسم سے چھوٹ نہ سکو گے۔ دودھ میں سے جیسے گھی نکالا جاتا ہے اسی طرح اس وجود میں جان کی تلاش کرو۔ رہبر کامل سے ملکر صحیح طریقہ اور صحیح کوشش اختیار کرو۔ جس سے سب انجام کو پا جاؤ گے۔ ایک ہی تین اور تین ہی ایک۔ اس رمز میں ختم ہو جاؤ۔ ایسی قربانی دھارن کرو۔ ع

"چھایا کی پریت سنسار ہے ساکھی کی تلاش پرم سکھ سار"

تحریر میں یہ مسئلہ نہیں آ سکتا۔ تھوڑا سا حال لکھا گیا ہے۔ وہ وچار کر لیویں اور مدعا کو پہنچنے کی کوشش کریں۔ جب تک پریکٹیکل تجربہ حاصل نہ ہووے تب تک کبھی بھی یہ دلیل بازی سے فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ایشور کو مانو تو وہ ہی بات ہے۔ اگر اپنی تلاش کرو۔ وہ ہی بات ہے۔ ایک ہی اصلیت ہر رنگ میں ہے۔ تڑپ ہی زندگی ہے۔ بے تڑپ مردہ ہے۔ سچائی کی تلاش ہی سچائی اور شانتی ہے۔ سچائی کا بھولنا ہی غفلت اور عذاب ہے ؛

**پرشن ۲۴۲ :۔ ایشور کو پانے کا راستہ ایک ہے یا انیک ؟**

**اُتر :۔** سدھوں کا راستہ ایک ہے مگر وکیلوں کا انیک۔ سدھ اپنے انوبھو کی بات کہے گا۔ مگر وکیل یعنی دلیل باز دوسروں کی بات کا حوالہ دے کر سمجھا دیں گے اور وہ بات نہ ان کے نشچے میں ہو گی نہ اُن کے کریاتمک جیون میں

پرشن ۲۴۳: - مہاراج جی! پرماتما کو کیسے پایا جا سکتا ہے؟
اُتر: - جب تک آپ کے خیالات سنساری ہیں۔ تب تک مشکل ہے۔ جب سنسار کو بھول کر ایشور کے آدھین ہو گے اس وقت آپ کو کوئی رستہ بتانے والا بھی آجائے گا۔

## (۷۳) کراماتیں مرادیں اور بھوشیہ بانیاں

پرشن ۲۴۴: - مہاراج جی! سائنسدان قدرت کے راز کو دریافت کر کے عوام کی خدمت کرتے ہیں اور دنیا کا نقشہ بدل رہے ہیں اگر روحانی پرش روحانی طاقت سے لوگوں کو فائدہ پہنچائیں تو ایشور کا اس میں کیا نقصان ہے۔ ایشور تو اننت شکتی کا لامحدود خزانہ ہے۔ روحانی شکتی یعنی برکتوں سے لوگوں کے کشٹ (دکھ) دور کرنے سے اس خزانہ میں کبھی کمی نہ ہوگی۔ پھر روحانی پرش کیوں طاقت کو چھپائے رکھتے ہیں اور کرامات کے استعمال سے گریز کرتے ہیں؟

اُتر: - لال جی! کراماتیں دکھانے کے کارن منصور جیسے کو سولی پر چڑھنا پڑا اور شمس تبریز کو چمڑی اُتروانی پڑی۔ دیگر کراماتیں دکھانے والے فقیروں کا یہی حال رہا ہے۔ کوئی عقلمند انسان اپنا خزانہ بے سود ضائع نہیں کر سکتا کرامات کا معاوضہ ادا کرنا پڑتا ہے باقی نشکام کرم ہی زندگی کے بندھن ہیں ان ہی سے انسان جیون سپھل کر سکتا ہے۔ تینوں کے دندیدل کے بغیر یہ سنسار اجاڑ بن جاتا ہے۔ پھر انسان بغیر کرم کے کس طرح منزل مقصود

تک پہنچ سکتا ہے۔ قدرت کی تمام طاقتیں سورج۔ چاند۔ ہوا۔ پانی۔ پرتھوی
نشکام کرم کا پوتر آدرش پیش کر رہی ہیں۔ یہ تمام طاقتیں انتھک کرم جاری
ہیں۔ ان کا جیون نشکام کرم کے ارپن ہے۔ جب تک جیون سادہ نہ ہو۔
آچار۔ بیوہار ٹھیک نہ ہو۔ گیان کی بات کرنا بے سود ہوا کرتا ہے۔ ایسے جیو
دھوکے باز بن جاتے ہیں۔ کہتی۔ کرنی اور رہتی اور بن جاتی" ہے جیو اندھکار
میں پیدا ہوتا ہے۔ اندھکار میں ہی بڑھتا۔ پھولتا اور ختم ہو جاتا ہے۔ کوئی
ورلا پرش ہی اس مایا کے اندھکار سے اوپر اٹھ سکتا ہے۔ جیوں جیوں پرکرتی
کی کھوج کی جائے گی تیوں تیوں نئے سے نئے عجائبات پرگٹ ہونگے
جن کو دیکھ کر جیو دنگ رہ جاتا ہے۔ آگے اور کھوج کرنے کے واسطے بڑھ
رہا ہے۔ پرکرتی" کی کھوج کبھی ختم نہیں ہوتی۔ کھوج کرنے والے ختم ہو جاتے
ہیں۔ جب تک غیر تبدیل حالت کو سمجھا نہیں جاتا۔ تب تک اس جیو کی کھوج
بند نہیں ہوتی۔ سم تت کی پراپتی کرنی کوئی آسان نہیں۔ اس موہ مایا
کے جال کو ہی سب کچھ جیو نے سمجھ رکھا ہے۔ ایسا موہت ہو گیا ہے
کہ اپنے ست سروپ کی یاد بالکل ہی بھول گیا ہے۔ پرکرتی کو ہی اپنا روپ
مان لیا ہے۔ اس نام روپ رس کی واسنا جب تک چت میں درڑھ ہے
تب تک بھرم اگیان اودیا جیو کی ختم نہیں ہو سکتی۔ کام روپی کامنا یہ چت
کے اندر انیک پرکار کے تنرنگ سنکلپ اپیدا کر رہی ہے۔ یہ سنکلپ
ہی اس کو بھوگ پدارتھوں کی طرف بار بار لے جاتے ہیں۔ پراپتی۔ اپراپتی
دونوں حالتیں سنتشے اور شوک پیدا کرتی رہتی ہیں۔ کبھی دھیرج چت کے
اندر نہیں آ سکتا۔ کوٹ جنم جنمانتر تک اس بھرم میں گذر جاتے ہیں۔ اندریوں
کے رس بھوگوں میں جیو گرسا رہتا ہے۔ جن میں خوشی۔ جن میں غمی کو

بڑھاتا ہوا ساری جیون یا ترا و نیت کر دیتا ہے۔ شریر کے نشٹ ہو جانے پر بھی بھوگوں کی لالسا ختم نہیں ہوتی۔ یہ ہی ترشنا بارم بار کئی پرکار کے شریروں کو دھارن کرواتی ہے۔ چاہے کوئی سائینسدان ہے چاہے گرہستی یا ورکتی جب تک سم تتو کو بودھ نہیں کر لیتا تب تک ترشنا بنی رہے گی۔ اِس واسطے پرم تت ودیا ست پرش پرکرتی کی کھوج میں دخل نہیں دیتے جیون ترشنی کی کھوج میں سماں دے کر ایسی حالت میں پرویش کرواتے ہیں جسے پا کر پھر کسی کھوج کی ضرورت نہیں رہتی۔ ۵

کوٹ یار پسر یا پاسارا

یہ سرشٹی کئی بار پیدا ہوئی اور لین ہوئی۔ مغرب والے جس کھوج میں لگے ہوئے ہیں۔ ان سائینسدانوں کے پاس بیٹھ کر پوچھو۔ کیا حاصل ہوا ہے اگر اتنا سماں من بدھی کو پرم تت کی کھوج میں لگاویں تو وہ لوگ زیادہ ترقی کر جاویں۔ تمہارے دیش کے ست پرشوں نے جس بات کو چھوڑ رکھا ہے اس کو انہوں نے پکڑ رکھا ہے۔ پرکرتی کی کھوج کے بعد جب آتما کی کھوج کی طرف آویں گے تب شانتی آویگی۔ اِس وقت تک کیوں دوسروں کی ناش کرنے والے ہی سامان زیادہ سے زیادہ بنا کر ایک دوسرے کو حیران پریشان کر رہے ہیں۔ ہمارے دور سے ہی سہاونے معلوم ہوتے ہیں۔ ان دیشوں میں جتنی اندر اشانتی یعنی آگ لگی ہوئی ہے۔ وہ ہی جانتے ہیں۔ کوئی راستہ اُن کو نہیں ملتا۔ ان ملکوں میں وویکانند رام تیرتھ وغیرہ کے جانے سے اُن کی آنکھیں کھلی ہیں۔ باقی اُن کی عقل تیز ہے کس طرح دنیاوی سامان کو بنایا جاوے اور استعمال کیا جاوے۔ رہن سہن کی مریادہ۔ سیوا بھاؤ۔ دوسرے کا درد اچھی طرح جانتے ہیں۔ کپٹ کرتے

بھی ہیں تو اچھا موقع دیکھ کر جہاں تک ان کا اپنے دیش واسیوں سے تعلق ہے بہت اچھا ہے۔ ہیں تو کا جھگڑا تو وہ بھی پُرش کے اندر سے ختم ہو سکتا ہے۔ جب تک موہ مایا کے جال میں جیو پھنسا ہوا ہے تب تک کسی کو پریوار کا بندھن ہے کسی کو گاؤں کا۔ کسی کو قصبہ کا۔ کسی کو صوبہ کا اور کسی کو دیش کا موہ بنا ہی رہتا ہے۔ سارے وشو کے پرانیوں سے ایک جیسا اندر سے پریم رکھنا گیانی پرش کا دھرم ہے۔ کوئی بھی ست بدھی والا جیو صدیوں کے بعد پیدا ہوتا ہے اُن کے عملی جیون کو دیکھ کر ہزاروں جیوؤں کے اندر چاؤ بنتا چلا جاتا ہے خاص کر بھارت کی دھرتی ہی ایسی ہے۔ اس مٹی میں سے کوئی نہ کوئی بھاگوان جیو پربھو پریرنا سے آتا ہی رہتا ہے۔ سورج کا کام ہے روشنی دینا۔ اس روشنی سے چاہے لابھ اٹھائے یا نہ اٹھائے۔ اسے اس سے کوئی مطلب نہیں جب روشنی غروب ہو جاتی ہے تب قدر آتی ہے۔ جب اندھیرے میں ٹھوکریں لگتی ہیں تو ہوش آتا ہے۔ پریمی! آتم اپاو چار کرو۔ پہلے اس شکتی کو پراپت کرو۔ پھر کرامات میں خرچ کر کے تجربہ کر لو۔ جب موقع آیا نانک کبیر میراں۔ دادو پلٹو وغیرہ ست پُرشوں کو ظاہر ہونا پڑا۔ یہ کوئی سماں ہوتا ہے۔ کایا پلٹ دیتے ہیں؛

**پرشن ۲۴۵:** یوگ وششٹ میں دیا ہوا ہے کہ وششٹ جی نے شری رام چندر جی سے کہا کہ فلاں فلاں سمے میں کرشن کا اوتار ہوگا۔ جو گیتا کا اُپدیش اس میں دیا ہوا ہے پرگٹ کرینگے۔ کیا مہا پرش ایسی پیشین گوئیاں کر دیا کرتے ہیں؟

**اُتر:-** اس پر وچار پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رد و بدل وچار ہیں اور بعد ازاں درج کئے گئے ہیں۔ کیونکہ آتم درشی پُرش ہر ایک دیش میں ہوتے رہے ہیں مثلاً عیسےٰ۔ موسےٰ۔ ابراہیم۔ محمدؐ۔ بدھ۔ مہابیر وغیرہ اور بھی کئی ہوئے ہیں

اور ہو رہیں گے۔ ان کے متعلق کوئی بھوشیہ گوئی نہیں کی گئی ہے۔ کیا انہوں نے تھوڑی قربانی پیش کی ہے کہ کیا آتم تتّا کا فلسفہ بھارت ورش میں اتنا کیا گیا ہے اور دلیشوں میں جو آتم درشی ہوئے ہیں اُن کے متعلق کوئی وچار نہیں ہے بہ صرف بعد کے آچاریوں نے رام اور کرشن کے تئیں شردھا بڑھانے کے واسطے تحریر کئے ہیں۔ آتم گیان میں نہ کوئی دیش ہے نہ کوئی کال ہے اور نہ کوئی آور استھول پرکرتی کا بھاس ہے۔ وہ سناتن اکار سروپ ہو گیا ہے۔ اس میں نہ کچھ ہوا اور نہ کچھ ہو گا۔ یہ استھول پرکرتی "محض تین گنوں کا اچنبھا ہے۔ آتم درشی پُرش اُس کے متعلق کچھ نہیں کہتے ہیں۔ گنوں میں گُن ورتتے ہوئے اننت پرکارکی سرشٹی کا سروپ آتیت پر لے ہوتا رہتا ہے۔ اُس کے متعلق بیچار رکھو اور مکمل کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے خواہ وہ بات مکمل درست ہو یا ادھوری ہو۔ اچھی طرح وچار کر لیویں :۔

پرشن ۱۲۴ :۔ مہاراج جی! ایسا سُننے میں آتا ہے کہ سنتوں کے پاس جا کر دُنیا دار لوگ اپنے من کی مراد پوری کر لیتے ہیں اور کئی طرح کی مُرادیں لیکر سنتوں کے پاس جانا اور اُن سے پوری کروا کر آنا، یہ بات میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہی۔ اگر سنت ایسے ہی جادوگر ہیں تو قدرت کا ملہ کا نظام ٹکنے والا رہیگا ہی نہیں۔ مہربانی کر کے اسے ضرور صاف کریں؟

اُتر :۔ لال جی! کیوں سنتوں کو دوش دیتے ہو؟ سنتوں کے پاس کبھی کسی اُمید کو لے کر نہیں جانا چاہیئے۔ اگر کوئی اُمید طبیعت میں لے کر جانا ہے تو اپنے کلیان کی اُمید لے کر جا۔ ایسا کرنے سے تیرے سامنے

جو بھی تکلیف یا دِقت اس دنیا کے سنگرام میں پیش آویگی تو اُس کو
دُور کرنے کی سُوکشم پرتیبھا تیرے اندر اپنے آپ سے آپ پیدا ہوگی اور
تیری تکلیف یا دِقت سمول نشٹ ہو جاویگی۔ سنتوں کے پاس جو پرانی
جس بھاونا سے جاتا ہے وہ وہاں سے اس کو پوری کر کے آتا ہے۔ اس
کا کارن بھی اچھی طرح سمجھ لو۔ سنت کوئی جادو گر نہیں ہیں اور نہ ہی قدرتِ
کاملہ کے معاملوں میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ وہ تو سویم گیان سُروپ
ہیں۔ اس مثال کے مُوافق کہ جیسے گنگا کتنا بھاری جل لے کر بہہ رہی
ہے اور بہتی چلی جا رہی ہے۔ کوئی انسان اپنا برتن لیکر پانی بھرنے
جاوے اور برتن بھر ہی لے تو اس میں گنگا کا کوئی کچھ گھٹتا ہے نہ
بڑھتا ہے۔ نہ ہی گنگا اس انسان کو پانی دیتی ہے وہ تو اپنے آپ میں
مست اُچھلتی کُودتی لہروں میں لہراتی سمندر کی طرف بڑھ رہی ہے۔
لیکن انسان اپنی ضرورت کے مُوافق اس میں سے پانی بھر کر لاتا ہے
اور اپنی پیاس بُجھاتا ہے۔ سنتوں کے پاس بھی لوگ اپنے اپنے خالی
انتہ کرن لے کر پہنچتے ہیں تو جس کا جتنا اور جیسا انتہ کرن ہے وہ سنتوں
کے گیان سوروپ سے اُتنا ہی گیان لے کر اپنے جیون کی اُنتی کرتا ہے
اس میں سنتوں کا کوئی لینے دینے کا بیوپار نہیں ہے اگر انتہ کرن
خالی نہیں ہے تو اُس میں کچھ نہیں بھرتا۔ اگر سنتوں کے پاس جانا ہی
ہے تو اپنے آپ کو خالی بنا کر جاؤ۔ حلیم اور عاجز ہو کر جاؤ اور اُن
میں شردھا رکھو۔ اُن کی زندگی کے حالات کا باریکی سے مطالعہ
کرو اور اپنی مانسک خوراک کو پراپت کر کے واپس آؤ۔ تمہارا ضرور
کلیان ہوگا۔

پریمی جی سُنو! ان بھاؤوں سہت جو سِکھ گورو چرنوں میں جاتا ہے وہ ہی کلیان کو پراپت ہوتا ہے ۔ دسو

مان تیاگ ہوئے نِرمانا — سنگ تیاگ ہوئے یکانا
ساچے نام کی راکھی اوٹ — کال کی لاگے نہ کبھوں چوٹ
سادھ جناں کی ہوئے چرن دھوڑ — سو سِکھ آپے رُوپ حضور
سنگ جماعتی اور پریوار — تن سے راکھے ادھک گور چرن پیار
لوک لجیا سب بھرم تجاوے — گور کا سِکھ سو شوبھا پاوے
کھٹن کٹھور من پریما وے ریت — سِکھ گتی کوئی پاوے گنی اُپنیت
سب سنسار کا چھوٹ جائے سنگ — کیول گور چرن درشٹی سے لاگے من رنگ
سو وڈبھاگی وڈدانا ہوئے — گور کے بچن مل بھرم سب کھوئے

دھن ستگور دھن سِکھ ہے دھن اچرج سمباد
منگت پاوے کیرتی سُن ساچا مرم اگادھ

# تیسرا بھاگ

## (۳۸) بدھی ورتی، اور اُس کی اوستھائیں

پرشن ۲۴۷ :- مہاراج جی! بُدھی کا کیا کام ہے؟

اُتر :- پریمی! بُدھی کا کام ہے سوچنا، نرنہ کرنا اور کھوج کرنا :

پرشن ۲۴۸ :- مہاراج جی! بُدھی کی کیا خوراک ہے؟

اُتر :- پریمی! بدھی وچار کی خوراک کھاتی ہے جس طرح کے وچار اس کو کھانے کے لئے ملیں گے ویسا ہی اصلی معنوں میں بدھی کا سروپ بن جاویگا اس لئے ست پُرش ہمیشہ وچار کی پوترتا پر زور دیتے ہیں :

پرشن ۲۴۹ :- مہاراج جی! عقل سلیم یا افضل بُدھی کسے کہتے ہیں؟

اُتر :- جس بُدھی کو ایسا نشچے انتر میں پکا ہو جاتا ہے کہ ایک ایشور ست ہے اور باقی جو کچھ بھی نام روپ سنسار ہے وہ فناہ ہے تو اُسی کُل ہوش والی بُدھی کو عقل سلیم کہتے ہیں بدھی کی چار اوستھائیں ہیں - وہ بھی سُن لو -

(۱) بے ہوش بُدھی : (۲) بدہوش بُدھی :

(۳) باہوش بُدھی : (۴) کُل ہوش بُدھی یعنی عقل سلیم :

بے ہوش بدھی :- بنا سوچے وچارے جو بُدھی دیکھا دیکھی چلتی ہے

اور سنسار میں بچرتی ہے جس کو کچھ پتہ ہی نہیں ــــ ایسے ہی اپنے کام میں لگی ہوئی ہے ایسی بُدھی والے منشیہ تمہیں عام ملیں گے ؎

مدہوش بدھی :- بُدھی یہ جانتی ہے کہ کیا یہ ٹھیک ہے اور کیا غلط ہے پرنتو! جان بوجھ کر بھی وہ غلط کام کرتی ہے۔ ایسی بدھی والے منشیہ بھی تمہیں کافی ملیں گے ؎

باہوش بُدھی :- جو بُدھی صحیح سمجھتی ہے اور ٹھیک اُس کے مطابق صحیح آچرن بھی کرتی ہے۔ ایسی بُدھی والے منشیہ باہوش ہوتے ہیں، یہ بہت کم نظر آتے ہیں اور ہوتے بھی تھوڑے ہیں ؎

کل ہوش بُدھی :- یہ آخری منزل ہے۔ ایسی بدھی والے پُرش کو عقل سلیم رکھنے والا پُرش کہا گیا ہے۔ جس نے اصل میں صحیح طور سے جانا ہے اور سمجھا ہے اور اپنے آپ کو اس نرسے گنی نام رُوپ اناتمک سنسار سے اسنگ کر کے کیول اکھنڈ انباشی شبد میں پورے نشچے سے استھتی پراپت کی ہے ؎

پرشن نمبر ۲۵ :- انسان کو ودیا گیان یا نتائج کی چاہ کیوں بنی رہتی ہے! بُدھی کی پوترتا بہت حد تک دُکھ اور کھید کا کارن بنتی ہے۔ کیا یہ کھید اچھے نتائج پر ہی ختم ہوتا ہے یا بُرے نتائج میں بھی لے جا سکتا ہے؟

اُتر:- بدھی کا سوبھاؤ ہی تحقیقات کرنا ہے۔ جب تک مکمل بودھ آتم سُروپ پراپت نہیں ہوتا ہے تب تک اس کی تحقیقات در تحقیقات بنی رہتی ہے۔ مادہ پرستی کی تحقیقات ادھک سے ادھک رنج و غم اور کھوج در کھوج کے بڑھانے والی ہے یعنی ٹھہراؤ یا سکون مطلق پراپت نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ

ہی کچھ سروپ سنبھالتے ہے جب ست تت آتم سروپ کی کھوج میں لگتی ہے تب پورنتا کو پراپت ہوتی ہے یعنی مکمل ہو وہ مکمل سوجھ کو پراپت کر کے شانت ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت کو ہی نروان کہا گیا ہے۔ ست کی کھوج کے بغیر جتنی بھی جستجو ہے وہ رنج و غم کے دینے والی ہے جیساکہ عام عالموں کی حالت ہوتی ہے۔

پرشن ۱۵۱۷: مہاراج جی! بدھی کی جڑ اور جاگرت حالت کو صاف کریں؟

اتّر: لال جی! جتنی بدھی جڑ ہوتی ہے، اُتنی اہنکار والی ہوتی ہے۔ وہ شریر کو اچھا اور بھلا کر کے دیکھتی ہے یعنی شریر کیا اندری سمبندھی سکھوں کو اپنا سارا سادھن مان کر ان کو ہی مہیا کرتے ہیں اپنا سماں و تیت کر دیتی ہے لیکن جاگرت بدھی جب انسان کی ہوتی ہے تو اُسے دیکھنے لگتا ہے کہ یہ شریر ناشوان ہے۔ اِس شریر میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس میں دل لگایا جاوے ایسا وچار جب اِس کا پرپک ہوتا ہے تو اُس سمے پرکھو پریم پیدا ہوتا ہے اور وہ بدھی وچار کرتی ہے کہ جس مہاں شکتی نے اسے بنایا ہے کیوں نہ اُس کی بندگی (یاد) کی جاوے۔ پھر پربھو کے یاد کرنے کر کے جتنا پریم اِس شریر سے ہے اس سے ادھک پریم سے پرماتما کی طرف لگ جاتا ہے۔ مہاں پرشوں کی یہ ہی نشانی ہے کہ وہ اپنی چیشٹا شریر میں نہ رکھ کر شریر کی پرکاشک شکتی میں رکھتے ہیں۔

امرت چھوڑ کر بکھ کو کھاوے یہ دیکھا سنسار
بکھ کو چھوڑ جو امرت کھاوے سو برلا بلہار

اس جیون کا لابھ کہا ہے کہ جب تو جیوت ہے اس پرمیشور کی بنا دے ایک ماتر اسی سے پریم کر۔ اُس کے واسطے جیو۔ اس کے لئے کام کر۔ اُس میں تمہاری بدھی رمن کرے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ یہی۔ اگر کھاتا کھاؤ تو

سواد کے واسطے نہیں بلکہ شریر رکھیا کے واسطے گرہن کرنا۔ جو خوراک جلدی ہضم ہو جاوے اس کا ایل دیہ پار ہے۔ لباس اگر پہنو تو سردی گرمی سے بچنے کے واسطے پہنو۔ تیری شکل جو قدرت کا ملہ نے بنا دی ہے۔ ایسی ہی رہیگی۔ کپڑوں سے تیری شکل نہیں بنے گی۔ تھوڑے پیسے کپڑوں میں لگا کر کم خرچ کرنے سادے وستر پہننے سے مت ہچکچو۔ اس سے تیرے اندر پریم بڑھیگا اور کم آمدنی میں تیرا گذارہ اچھا چل جائیگا۔ اپنا بیوہار گذران کے موافق بناؤ۔ دھن کو جمع کرکے نہ رکھ۔ اونچے وچاروں والوں کی سنگت کر۔ پربھو کا سمرن کر۔ جس سے تیرے اندر ٹھنڈک پیدا ہو۔ اگر ان اصولوں پر تو چلا تو بہت کچھ تیرے دل میں بشاشت (خوشی) آویگی اور تیرے دل کو اصلی شانتی پراپت ہوگی۔ یہ دنیا ایک بڑی بھاری ہے۔ بڑا مصیبت خانہ ہے۔ اس سے تو اس پربھو کے نام کا سمرن کرکے ہی پار ہو سکتا ہے۔ پریمی! ساری رات تجھے ملی ہے پربھو کو یاد کرنے کے لئے اور تو اس رات کو گھراڑے لیکر غفلت کی نیند میں سوتا ہے۔ یا ہوش ہو جا۔ رات سے بڑھکر تو اور کیا ایکانت چاہتا ہے۔ ابھی بھی سمجھ لے۔ اب بھی وقت ہے سمرن ابھیاس شروع کردے۔ تیرا اوشیہ کلیان ہوگا ؎

پرشن ۲۵۲: سُرتی کسے کہتے ہیں؟

اُتر:- توجہ یعنی بُدھی کو سُرتی کہتے ہیں ؎

پرشن ۲۵۳:- مہاراج جی! بُدھی یا سُرتی کا باہر مکھی دھیان کب ختم ہوگا؟

اُتر:- پریمی! ابھیاس دوارہ سوانس جیوں جیوں سوکھشم ہونے جاویں گے تیوں تیوں نام سمرن میں پریم بڑھتا جاوے گا۔ انتر وکھے ہر رگ میں شبد کی جھنکار ہو رہی ہے۔ جیسے سُرتی نرمل ہو گئی الو بھو کر سکتی ہے جب کھمنا ناڑی

تو جیوں جیوں سرتی انو بھو کرے گی ایک سرور اور خماری محسوس ہوگی، اور سرشٹ وستو کو انو بھو کرتا ہے۔ سب کچھ تصور میں ہی صرف بدھی کو نام میں درڑھ کرنا ہوتا ہے۔ باہر مکھی سرتی چنچل ہوتی ہے۔ رنت ہی نابھی اور ناک پر ٹکانی چاہیئے اصل میں مول دوار نابھی کو کہتے ہیں۔ نابھی میں بار بار سرتی ایکاگر کرنے سے واسنا کا ناش ہوتا ہے ؎

سکھمن کھلی بشد گھر جاگا ؛ اکھنڈ آنند پائے وڈ بھاگا

پرشن ۲۵۴ :- مہاراج جی! جو پریمی ست سنگی بعض دفعہ ست سنگوں میں ہی سمادھی لگا کر بیٹھ جاتے ہیں، ایسا پرتیت ہوتا ہے اُن کی سرتی دسویں دوار سے بھی آگے نکل گئی ہے۔ اس کے واسطے کیا مریادہ ہے؟

اُتر:- پریمی! بھرا ہوا گھڑا چھلکتا نہیں۔ تھوڑے پانی والا ہی آواز دیا کرتا ہے۔ یہ سب دکھاوا ہوتا ہے، دوسروں پر پربھاؤ ڈالا جاتا ہے کہ میں بڑا تپسوی ہوگیا ہوں۔ ابھیاس میں ہر سمے لگا رہتا ہوں۔ ست سنگ میں باہوش ہوکر زبان چپ سے بیٹھنا چاہیئے۔ آنکھیں کھول کر وچار سننے سنائیے۔ بالکل کدا چت بھول کر بھی سنگت میں دکھاوے والی بات نہ کرے۔ ہاں دکھاوے والے بعض اوقات بڑے ڈھیٹھ ہوا کرتے ہیں۔ جب تک دکھاوے والی بات نہ کریں، انہیں چین نہیں آتا۔ ابھیاس بالکل گپت روپ میں کرنا چاہیئے۔ برسوں گذر جائیں کسی کو پتہ نہ لگے کہ کیا کرتا ہے ؛

پرشن ۲۵۵ :- کیا شراب پی کر سمادھی حاصل ہو سکتی ہے؟

اُتر:- جب جاگرت اوستھا میں من بانی سے رہت ہو جاتا ہے اور اس کے سنکلپ وکلپ نشٹ ہو جاتے ہیں، ایسی حالت کو سمادھی کہتے ہیں شراب

پنی کر بے ہوشی آجاتی ہے۔ سمادھی نہیں ہوتی" ؛

## (۳۹) سمادھی تتھا جگیاسو پد

پرشن ۲۵۶ :- مہاراج جی! ہم جگیاسو پد پر یا ممکشو پد پر کیسے استھت ہو سکتے ہیں ؟

اُتر :- پریمی! ست پُرشوں پر اٹوٹ شردھا اور ایک آتم وشواس یہ دو باتیں ایسی ہیں اگر انہیں اپنی زندگی میں لے آیا تو تو جگیاسو پد پر اڈوڈھ ہو جاویگا۔ اس کے علاوہ اور سب باتیں جگیاسو کے لئے بندھن دوا ہیں ان انہیں جگیاسو کو کبھی دھارن نہیں کرنا چاہیئے

پرشن ۲۵۷ :- مہاراج جی! کہتے ہیں سپنے میں مرے ہوئے کے درشن کرنا ہانی کارک ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا ایسا ہونا درست ہے ؟

اُتر :- پریمی! یہ سب اپنے من کی کلپنا ہے۔ مرے ہوئے کا شریر تو اس جگہ بھسم ہو گیا اور جیو اپنی واسنا انوسار خبر نہیں کس قالب میں بچر رہا ہے اور اس جگہ جو سپن درشن ہیں۔ یہ محض اپنے من کا سنکلپ ہے اچھی طرح سے وچار کریوں انہا ست بدھی ہوئے"

## (۴۰) گرہست اور فقیری

پرشن ۲۵۸ :- مہاراج جی! گرہست اچھا ہے یا فقیری ؟

اُتر :- پریمی! دونوں رونا ہیں۔ صرف عبادت الٰہی میں آنند ہے ؛

پرشن ۲۵۹ :- مہاراج جی! آپ کے بچن سن کر وچار کرنے کی کوئی اوشکتا تو رہتی نہیں جو بولا جائے۔ مگر ہمارے ہندوؤں کے کہنے ہی

دھرم ہیں۔ کوئی کچھ کر رہا ہے۔ کوئی کچھ کر رہا ہے۔ سمجھ میں نہیں
آتا۔ کس کی بات کو مان کر چلیں؟

اُتر:- رشی:- جیو دیا اور آتم پوجا، تِس سمان دھرم نہیں دوجا
پریمی! ذرا سوچ سمجھ کر چلو تو جھٹ فیصلہ ہو جاتا ہے۔ ہر ایک جیو ماتر سے
پریم رکھنا۔ کسی کا برا نہ سوچنا۔ اپنی آتما سب ہی جاننا اور اس کی کھوج کرنی
ہی بڑا اور ستیہ دھرم ہے۔ ٹلی بجانا۔ سوتر لپیٹنا۔ پانی چڑھانا دھرم نہیں۔ اونچے
اونچے راگ گانا یہ دھرم نہیں۔ آتما اور شریر کے بھید کو سمجھنے والے اور
سمجھانے والے ہی دھرم مارگ کو جانتے آئے ہیں جو سب جیووں میں اپنی
آتما کو جان کر ہر ایک کی سیوا کرنے والا ہے۔ کسی کو دکھ من، بچن، کرم سے دے
کر راضی نہیں ہوتا۔ وہ ہی دھرم کے سروپ کو جانتا ہے۔ تم نے کبھی ایسی
کھوج کی ہے؟ جب کوشش کرو گے۔ دھرم کا راستہ اپنے آپ مل جائے گا۔

پرشن لالہ جی:- مہاراج جی! آپ ستیہ بولنے پر زیادہ زور دیتے ہیں۔
ہم تچھ بدھی جیو اس قدر سنسار میں گرست ہیں کہ بغیر جھوٹ
کے کوئی مانتا ہی نہیں ہے۔ اس سمے کنٹرول کا زمانہ ہے۔ بیسیوں
بوری اندر چیز پڑی ہوئی ہے۔ آفیسر آ جاتے ہیں اسے دس بوری
بتانی پڑتی ہے۔ گاہک سے، آفیسر سے، ہر ایک سے داؤ
کھیلنا پڑتا ہے۔ سچ بولتے ہیں تو گرفتار ہونے کا ڈر ہے۔
جھوٹ پاپ سمجھا جاتا ہے۔ سمجھتے ہوئے پھر ہمیں ایسا کرنا پڑتا
ہے کیونکہ جھوٹ کے بنا کام چلتا دکھائی نہیں دیتا؟

اُتر:- پریمی! یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔ لالہ جی! سارا دن دکان پر کام کرنے
کے بعد شام کو ذرا ایکانت میں بیٹھ کر یہ وچار کیا کریں کہ فلاں آدمی کو چالیس سیر

کی بجائے ۳۹ سیر چیز دی گئی ہے۔ ایسا کیوں ہوا ہے اور اس طرح مجنے کرنے میں کیا لابھ ہے۔ اور بھی جو جو اس طرح وچاروں کو جب بار بار وچارنے گے تب من بدھی خود ہی سچائی کا راستہ نکال لیں گے۔ جب لگ اسو چنے گے نہیں تب تک من کے کہنے میں اور دیکھا دیکھی میں لگے رہو گے۔ اس طرح کبھی سدھار نہیں ہو سکتا

پرشن ۲۶۱ :۔ مہاراج جی! زیادہ ست سنگی ہو جانے پر یا سماجی وغیرہ ہونے پر کئی طرح کی ترٹیاں بھی آجاتی ہیں۔ اب ہم ہی ہیں سیادھو سنتوں فقیروں کو مان دینے کے بدلے نقص نکالتے رہتے ہیں اور جماعتیں تو پستکوں گرنتھوں کی کتنی عزت کرتی ہیں۔ ادھر اس بات کا بھی کوئی خیال نہیں جس طرح آیا پڑھ لیا سمتا وادی ہونے کا کیا مطلب ہے؟

اُتر :۔ پریمی! مان سے پریم۔ شردھا۔ وشواس بڑھتے ہیں۔ جب بھی جہاں پریمی ملیں۔ پریم ستیم کرکے بھینٹ کریں۔ پستک کو متھا ٹیکنا منع ہی سہی لیکن چاہیے کوئی بھی گرنتھ ہو تھوڑا اونچا آسن لگاہ ہے نٹ اور ڈیڑھ فٹ دوری پر رکھ کر دو چار کرے صاف ستھرا کپڑا اگر نتھ کے نیچے ہونا چاہیے۔ بیٹھنے کی جگہ نمائش نہیں ہونی چاہیے۔ تاکہ اس پر بیٹھ کر پڑھنے والا ابھیمان میں نہ آجاوے پاٹھ کرنے والے کے واسطے آسن ضروری سمجھو تو کشا یا اُون کا ہونا چاہیے۔ سرلتا اور سادگی سے انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہونے سے ایرشا۔ دویش اہنکار پرگٹ ہو جاتا ہے۔ ست سنگ میں بھید بھاؤ نہ رکھنا چاہیے۔ ہر قسم کی سیوا کا کارج بڑی نمرتا سے پورا کرنا چاہیے۔ اپنے آپ کو ادنیٰ سے ادنیٰ سیوک سیوادار سمجھے۔ تب دھرم کی بردھی ہو سکتی ہے۔ وہ نیچا میں اونچا والا بھاؤ ختم کرکے ہر جیو ماتر کی سیوا میں شریک کو لگائے رکھنا سمتا وادی کا دھرم ہے۔ اپنی بدھی سے سادھ سنت اسنت کا وچار کر لینا چاہیے کسی کی لپنے سے عزت ہو جانے

پر کبھی نہیں پڑتی ؎

**پرشن نمبر ۲۶۲ :- مہاراج جی! ایسی حالت نہ سہی ۔ مگر سادھک بدھی نرکار اوستھا کتنے عرصہ میں پیدا ہو سکتی ہے ؟**

اُتر :- پریمی! سات روز سے لیکر چودہ روز میں ٹھیک اپنے آپ کو سمجھ سکتا ہے۔ مگر بڑی بھاری سیوا کی ضرورت ہے من کے ساتھ ہونا پڑتا ہے تیری طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ ذرا سی کسی کے بتراد چار لینے کے واسطے الٹی بات کہہ دیتے ہیں۔ تو لمبی ناک چڑھا لیتا ہے۔ ادھر سے کبھی الٹا سلٹا جس کے بچن کیا جاوے ست بچن کہہ کر پالن کیا کرے یہ مت سمجھ پانی بھرنا ۔ برتن صاف کرنا ۔ جھاڑو دینا ۔ وغیرہ یہ نکمی سیوا ہیں۔ جس کسی نے اپنی انترنگ صفائی کی ہے۔ حقیر سے حقیر کام کرنے سے نرمانتا میں آ کر اہنکار سے بچا ہے۔ جو بھی گورو گھر کا کام ہو۔ بڑی شردھا۔ وشواس پریم سے اس میں تن منی ہو جانا چاہیئے ۔ جو سیوا کے مالک کو نہیں اپنلتے وہ ایسے ہی ہوتے ہیں ؎

کام کرودھ تجنا سہج ہے اور سہج ناری کا نیہہ
مان ، مدھ اور مسخری دُرلبھ تجنا ایہہ
بڑا بڑائی نہ کرے نہ بولے بلکھن بول
ہیرا مُکھ سوں نہ کہے لاکھ ہمارا مول
گورو پرسادے مانگن جائے
تاں گے مول نہ لاگے پائے

جیتے جی مرنا ہے۔ مر کے پھر جینا ہے ۔ سنت کی کمائی بہت کٹھن ہے بیراگیوں والے کبھر پوڑے نہیں ۔ سمرن ابھیاس ایک چت ہو کر رات دن لگاتار کرے ۔ جب [illegible] ہیں

لگنی۔ بغیر بھگتی کے چاہے ہزار برس بیٹھے رہو۔ کچھ سمجھ جگیا سو کے نہیں آ سکتا
سدسی بھی اکثر ایسی مشتبہ لوک ہیں جہاں پرشنوں نے کی ہے۔ جہاں پرش وہی
ہے جو سار سے سنسار کی سدھ بدھ بھول گیا اور اپنا گورو آپ بنا۔

پرشن ۲۶۵ :۔ مہاراج جی! جس جس پریمی پر آپ کی کرپا ہو چکی ہے
اُن کا کیا بنے گا؟

اُتر :۔ جس جس کے اندر ان کے وچار چلے گئے ہیں۔ جو سکھیا گرہن کر چکا ہے
اُن کا اُودھار اس جنم میں نہ سہی تو اگلے جنم میں ضرور ہوگا۔ ایسے پریمی دو چار
دس جنموں کے بعد کسی نہ کسی سمے ضرور اپنی کلیان کا یتن کریں گے۔ گورو نے تو
جہاں واکیہ روپی بیج ہزاروں کے اندر ڈال دیا ہے۔ کبھی نہ کبھی اُگے گا۔ بہتر یہ
ہی ہے کہ حاضر جنم میں ہی آتم ساکھیا تکار کر لے۔ جس کے اندر جگیا سا ہے
اُسے کوئی نہ کوئی راستے میں ڈالنے والا مل جاتا ہے۔ فقیروں کی سیوا کبھی خالی
نہیں جاتی۔ ہر ایک کے واسطے ان کی آشیرواد ہے۔ لیکن یہ کوئی ٹھیکیدار
نہیں۔ وقت کے گورو شیشوں کے واسطے ہر سمے بھلائی چاہتے ہیں۔ گرہستی ہو رکتی
جو کوئی ہو وے۔ شردھا و شواس سے ایکانت میں بیٹھ کر پربھو کی بھگتی کرے گا
وہ ہی اتر سکتا ہے۔ بنا یتن کے دونوں ہی حیران پریشان ہیں۔ جو بات کر دو۔
پکے ارادے سے۔ وہ ہی سپھلتا دیا کرتی ہے۔

پرشن ۲۶۶ :۔ مہاراج جی! کھیچری مدرا کیا ہوتی ہے؟

اُتر :۔ پریمی! یہ ہٹھ یوگ کے چار پانچ پرکار کے سادھن ہیں۔ گورکھ مچھندر جیسے
یوگی ان سادھنوں کو زیادہ استعمال میں لاتے تھے۔ کھیچری بھوچری چاچری شن
مکھی مدرا وغیرہ ان کو کہتے ہیں۔ کھیچری۔ جیبھ کو تدیاندھ سے زیادہ لمبا کر کے
تالو میں اُلٹا لگا کے رکھنا۔ شن مکھی:۔ کان ناک کو بند کر کے انتر و کیسے ناد سننا

اسی طرح گدا. لنگ وغیرہ کے کئی استھانوں کو دبانا. پھر دھیان کرنا. کئی پرکار کے یہ سب سادھن اصل میں شریک کریائیں ہیں. تاکہ کسی طرح انترمکھ ورتی ہو جاوے. ویسے یہ سب سادھن وکار سے بدھی کر دینے والے ہیں. بدھی شرتی ایکاگر کرتے کرتے شریر کو بھی روگی کر لیتے ہیں. گھور بیابان جنگلوں میں لوگ ان سادھنوں دوارہ ورتی کھڑی رہے لیکن جب پھر درشٹی سنسار پر پڑیگی. واسنا یکت بدھی ہو جاتی ہے. عام سادھو سنساریوں کو زیادہ تر ان سادھنوں سے اس لئے بھی جانت کرتے ہیں تاکہ مان مریادہ پوجا بنی رہے. کئی ان سادھنوں دوارہ کئی کئی دن فاقہ میں پڑے رہتے ہیں. جب کھانے کا موقع لگا تب بیس بیس آدمیوں کی خوراک ایک ہی کھا جانا ہے. پانی پر تیرنا. ہوا میں اڑنا. بڑے سے چھوٹا. چھوٹے سے بڑا آکار دھارن کر لینا. دور درشٹی. بہت پہلے کی بات لو چھ لینا اور کئی پرکار کے چمتکار دکھانے میں ماہر ہوتے ہیں. سب کچھ کرکے بھی سرتی ایک چت نہیں ہوتی. ان سب سادھنوں کا سرتاج یہ راج یوگ ہے. جس میں آخرکار آکر پھر سرتے ہیں کبھی کسی دھیان میں کبھی کسی وچار میں لگاتا. ست گورو کا یہ دھرم نہیں شش کو پہلے سے ہی ایسی سادھنا راج یوگ میں ڈال دے. ششں آپ ہی کسی سمے منزل پوری کر لیگا. کبھی مستک کا دھیان. کبھی ناکبھی. گدا. لنگ. ہردے کنٹھ وغیرہ کے باری باری دھیان کروانے کا مقصد صرف یہی ہوتا تھا کہ سرتی من چت ٹھہر جاوے. ویسے اس طرح کرنے سے بدھی بھرم میں پھنس جاتی ہے. عام جیو دل کو کیا پتہ. یوگ کیا ہوتا ہے جس طرح کسی نے جس سادھنا میں لگا دیا اس کو پرم ترت سمجھ لیا.

ہمیشہ! جب تک سکھیا پوری طرح سے گورو سے نہیں ملتی. تب تک سادھن کس طرح سے بن سکتا ہے سادھنا کے بغیر سدھتا کہاں سے آئی؟ اول تو اس سادھن کے کرنے والے ہی مر گئے. جس کو پتہ بھی ہے وہ اسے وش اس پختہ

نہیں ہوتا۔ جگہ بجگہ دھکے کھاتے رہتے ہیں سب سے پہلے ست وشواس کی نیو تو ہے اور پورب کے کرم اچھے ہوں۔ ٹھیک راہ پر لگانے والا سنت مل جائے۔ تب اس کی کرپا سے شردھا وشواس پا کر سادھنا میں جٹ سکتا ہے۔ جگہ جگہ پر جانے کی بھٹکنا ست پرش ختم کر دیتے ہیں۔ کم عقل لوگ جو ہوتے ہیں۔ جن کی دردر پھرنے کی عادت ہی رہتی ہے۔ وہ ہیرے کو پا کر بھی آخر تک اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بدھی کا بھرم اگر جاتا رہے پر ہے ہو کر شکی بدھی سے نجات پا جانا بھی بڑی پربھو کی کرپا جاننی چاہیئے۔ سادھن بننا کوئی آسان نہیں۔ مگر شک سے نکلتی پانی بھی بڑی بات ہے۔ دوڑ ختم کر کے سادھن میں لگنا بھی اچھے بھاگ شالی جیووں کا پرشارتھ ہوتا ہے۔ بادشاہوں کے دروازے پر مانگنے جا دے۔ وہاں سے بھی آ کر دوسری جگہ مانگنا دربھاگتا ہے۔ "تیاں خصم کبھی لینا نے پٹیاں واسطے تیل نہ ملے" یہی الیکتا ہے سادھنا کے واسطے بار بار ستگورو سے تسلی کرے۔ جگیاسو کا فرض ہے۔ ویسے ستگورو تو اپنی طرف سے کمی نہیں چھوڑتا۔ جس شش کے اندر اپنی کم سمجھ ہوتی ہے وہ ہی بھٹک کر جگہ بجگہ دوڑنے لگتا ہے۔ سنا تیری بدھی میں کیا بات بیٹھی ہے؛

# (۱۴) شری کرشن اور گیتا

پرشن ۲۶۵:- مہاراج جی! مہرشی ویاس دیو جی کی رچی ہوئی بھگوت گیتا نام کی پستک جو ہے اُس میں اُنہوں نے شری کرشن جی کے مکھ سے ارجن کو جو گیان دیا ہے۔ اُس کے بارے میں آپ کا کیا وچار ہے؟

اُتر:- پریمی جی! جسم اور جان کے فلسفے کو ایک کوزے میں بھرنے والا اور اعلے طرح سے سلجھانے والا یہ ایک لامثال گرنتھ ہے؛

پرشن ۲۶۶: پرم یوگیشور کرشن نے ارجن کو گیتا میں سمجھاتے ہوئے کہا ہے: "شردھاوان لبھتے گیانا" یعنی شردھاوان کو ست گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ کیا آپ ذرہ کریں گے وہ سچی شردھا کیا ہے جس کی طرف مہایوگی کرشن کا سنکیت (اشارہ) تھا۔ آج کل شردھا کے نام پر جو اندھ وشواس پھیلا ہوا ہے اس نے تو سارے راشٹر کو چوپٹ کر دیا ہے اور لوگوں کو بیکار نکما کر بنا دیا ہے۔ ان سب باتوں سے معلوم پڑتا ہے کہ بھگوان کرشن کا سنکیت کسی اور ہی طرف ہوگا؟

اتم:- ہاں پریمی! یہ صحیح ہے کہ کرشن کا اشارہ کسی اور طرف ہی تھا۔ پر آج کل تو ان سب باتوں کا انرتھ ہو رہا ہے۔ لو غور سے وہ نکتہ سمجھو اور جانچ کر دیکھ لو۔ پڑا ہے کہ نہیں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہنے جو انہوں نے سنی سنائی ہو سب سے پہلے ہر بات کو یہ اپنے آپ پر تو لتے ہیں اور جو پوری اترتی ہے۔ پھر وہ آپ لوگوں کی سیوا میں پیش کر دیتے ہیں۔

یہ سنسار ایک ایسی بازی ہے جو نانا روپ کے رنگ پل پل دکھے بدلتی ہے اور سارے پرانیوں کو بھلاوے میں ڈالے ہوئے ہے پر بازیگر اس کا سچا ہے جو تین کال دائم قائم ایک رس ہے۔ جب بازی کو بدلنے والا سمجھ کر کے جانا اور بازیگر کو ست کر کے نشچے کیا تو اس ست کے نشچے کو ہی سچی شردھا کہتے ہیں یعنی جس مالک کی یہ رچنا درشٹی گوچر ہوتی ہے جو پل پل میں اپنا روپ بدلتی ہے اس کے بدلنے کر کے بھی جو سوئم کچھ نہیں ہے اور اپنا آدھار اپنے سے جدا رکھتی ہے اور اس آدھار میں پورن سامرتھ ہے کہ اس رچنا کو جیسا چاہے بدل دے یا نے کر دے تم اس ستر یہ کو ہی لو۔ وہ چیتن ستا جس کر کے یہ مردہ کھڑا ہے اس میں رہتی ہوئی

بھی اس سے الگ ہے۔ یہ شریر دس دِن رہے، دس برس رہے یا دس لاکھ برس رہے وہ اِس میں ہمیشہ ایک جیسی ہے۔ شریر پل پل ناش کی طرف جا رہا ہے اِس میں پرتی کھشن بہت سی تبدیلیاں پر لے ہو رہی ہیں۔ پر اس کا آدھار بھوت چیتن ستا سدا سروَدا ایک جیسی ہے۔ ایسا جان کر جو اِس پر اٹل نشچے رکھتا ہے وہ ست گیان کو پراپت کرنے کا ادھیکار رکھتا ہے۔ اسی کو سچی شردھا کہتے ہیں۔ جن کو یہ شردھا رُوپی امر پھل مل گیا پھر اُنہوں نے دُنیا کو ایسے دیکھا جیسے راجہ موردھوج نے دیکھا راجہ ہرلیشچندر نے دیکھا۔ گورو گوبند سنگھ کے اُن دو لڑکوں نے دیکھا جو جیتے جی دیوار میں چنوائے گئے وغیرہ وغیرہ۔ ویسے شردھا کے معنی لوگوں نے اپنے گھڑ رکھے ہیں یا ہوش ہو کر دنیا کو دیکھو۔ شردھا پراپت کرنا بچوں کا کھلواڑ سمجھ رکھا ہے۔ پر یہی جی اب جیتے جی مرنا پڑتا ہے۔ بڑا اوکھا رستہ ہے پر گھبرانا نہیں چاہیئے یہ سب سوکھا ہو جاتا ہے

پرشن ۲۶۷ :- مہاراج جی! بچے تو ہر وقت بے فکر رہتے ہیں اُنہیں نہ ہرش ہے نہ شوک؟

اُتر :- پریمی! ایسا نہیں۔ ان کو کبھی راگ دویش پل پل وہ گھیرے رہتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ان میں اگیانتا کی وششٹتا ہے۔ اگیانتا کے کارن یہ ادھک دُکھی رہتے ہیں۔

پرشن ۲۶۸ :- مہاراج جی! کرشن جی نے اپنے آپ کو خدا کر کے مخاطب کیا ہے۔ بار بار ایسا کہہ کر ارجن کو سمجھاتے رہے ہیں؟

اُتر :- پریمی جی! اُس نے اپنے جسم کو خدا نہیں کہا۔ اس نے واحد ذات اپنے آپ کو پر سے سمجھا ہوا تھا۔ ایسا کھوٹک بچا کر کسی ست پرش نے اپنے آپ کو برہم سُروپ نہیں کہا ہے۔ بار بار آتما کی طرف ان کا اشارہ ہوا کرتا تھا۔ کرشن کی استھتی کو کرشن بن کر ہی جانا جا سکتا ہے۔ عام سنساری جیو اس کے مخفی علم کو نہیں سمجھ سکتے۔ کفر سے بالاتر اُن کا کلام تھا۔ یہ پرم راج یوگی تھے۔ ان نا جاننے والے راس دھاریوں نے اُنہیں اور

رُوپ دے رکھا ہے۔ اس کے حقیقی گیان کی طرف جاؤ۔ ایسا گیان اس سنسار میں کوئی گرہستی جیو تین کال نہیں دے سکتا۔

پرشن ۲۶۹ :- مہاراج جی! کیا میں کرشن بن سکتا ہوں؟

اُتر:- کیوں نہیں پریمی! کرشن اپنے سروپ کو جانتا تھا جب تو بھی اپنے سروپ کو جان جائے گا تو تُو بھی کرشن بن جائے گا۔ ابھی تو تو اپنے سروپ سے غافل ہے اس لیے نہ تو اپنی ذات کو جانتا ہے نہ پہچانتا ہے۔ کرشن بننے کا سوال ہی نہیں اُٹھتا۔

پرشن نمبر ۲۷۰ :- مہاراج جی! بھگوان کرشن نے ارجن کو مہابھارت کے سمے جب یدھ کے لئے دونوں طرف سینائیں کھڑی تھیں تو اتنا لمبا اُپدیش گیتا کا کیا سمجھ نہیں آیا؟

اُتر:- پریمی! آپ ٹھیک کہتے ہو۔ اتنا سمے نہیں تھا اور نہ ہی اتنا لمبا اُپدیش کرشن نے دیا تھا بلکہ انہوں نے چند ایک شبد ہی ارجن کے سننے اور بھرم کو نورت کر دیا تھا۔ اس کے بعد ویاس نے اس تتو گیان کے آدھار سے گیتا وستار سے لکھی۔

پرشن نمبر ۲۷۱ :- مہاراج جی! گیتا میں بھگوان کرشن فرماتے ہیں کہ جو جیو انتم سمے اوم اکھشر کا ابھیاس کرتے ہوئے پران تیاگتا ہے وہ مجھے پراپت ہوتا ہے اگر ایسا ہے تو جیون بھر ابھیاس کرنے سے کیا لابھ ہے؟

اُتر:- پریمی! کرشن کا بھاؤ "اوم" اکھشر سے شبد کی انوبھوتا ہے اور شبد کی انوبھوتا بغیر ابھیاس کے اسمبھو ہے اور جب تک شبد کی انوبھوتا اور استھتی پراپت نہ ہو تب تک انتم سمے ابھیاس کا ہونا کٹھن ہے۔

پرشن ۲۷۲ :- مہاراج جی! بھگوان کے درشن کیسے پراپت

ہوں !

اُتر :- پریمی ! جو حاضر کرشن کہہ رہے ہیں وہ تو سُن لے ؛

پرشن ۲۷۳ :- گیتا میں ادھیائے ۱۲ میں بھگوان کرشن نے بتایا ہے کہ سادھک کو جو ساکار کے اُپاسک ہیں اُنہیں شروع میں کٹھنائی بہت ہے - جیو کو دیہہ ابھیمان کے کارن بہت کٹھنائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے - کرپا کر کے اسے سمجھائیے کہ پربھو کے نراکار سروپ کی اُپاسنا کیا ہے اور ساکار اُپاسنا کیا ہے ؟

اُتر :- پریمی ! بھگوان کو سروویاپک جان کر اور سب جیووں میں اُس کو ویاپک جان کر سب جیووں کی سیوا کرنی یہ سرگُن اُپاسنا ہے اور نراکار اُپاسنا یہ ہے کہ سب جگت مِتھیا اور ناشوان ہے اور آتما ست ہے ایسا جان کر اُپاسنا کرنی یہ نرگُن اُپاسنا ہے - یہ نرگُن اُپاسنا شروع میں کٹھن ہے - سرگُن کے بعد نرگُن سہج میں ہی پرورت ہو جائے گا -

پرشن ۲۷۴ :- مہاراج جی ! چتر بھج بھگوان نارائن ششیش ناگ پر براجمان ہیں - اس سے کیا بھاو ہے ؟

اُتر :- پریمی ! یہ سب اندرونی اوستھا کا ورنن ہے - نابھی کنول کو ششیش ناگ ظاہر کیا گیا ہے اور واد شبد کو نارائن کا روپ دیا گیا ہے کیونکہ شبد سروپ بھگوان انوبھو نابھی کنول سے ہوتی ہے ؛

پرشن ۲۷۵ :- مہاراج جی ! مورتی پوجا ہمارے لئے کہاں تک کلیان کاری ہے ؟

اُتر :- پریمی ! جیسے شروع میں بچے کے ہاتھ میں قلم پکڑا کر لِکھ نون پر پھروائی

جاتی ہے۔ مورتی پوجا کا لابھ یہی ہے کہ مہاں پرشوں کے آدرش جیون کو دھارن کیا جائے۔ لیکن اس کے وپریت تو بھگوان کو بنایا جاتا ہے۔ پھر اس میں پران پرتشٹھا کرتا ہے۔ بھگوان کو بنانے اور پران ڈالنے والا بھی تو ہوا۔ اس سے ظاہر ہوتا کہ تو ایشور کو بھی بنانے والا ہے لیکن جس نے تیرے شریر روپی مندر کو سجایا اور خود اندر براجمان ہے۔ اس سرجنہار پربھو کو بھلا دیا ہے۔ یہی مورکھتا ہے

۵ جس صاحب نے دیہہ پر سجایا۔ مرتک شریر میں آئے براجا

پرشن ۲۷۶ بھگوان کرشن گیتا میں فرماتے ہیں کہ ہے ارجن! جو مجھے پریم سے پتر پشپ بھی بھینٹ کرتا ہے۔ میں اسے سویکار کرتا ہوں۔ اس کا کیا بھاؤ ہے؟

اُتر:۔ پریمی! کرشن کا بھاؤ یہاں یہ ہے کہ جو تھوڑی شردھا بھی رکھتا ہے وہ بھی اس پرم تتو کی پراپتی میں اُنتی کرتا ہے۔

## (۲۴) انحد ناد اور انتر گتی اوستھا

پرشن ۲۷۷ :مہاراج جی! آپ نے تو سارا گرنتھ یاد کر رکھا ہے۔ رسدنت شبد کی مہماں کا گائن کرتے ہیں (نام اور شبد) شبد کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ گرنتھوں میں تو صرف اوم شبد کی مہماں گائی گئی ہے۔ رادھا سوامی والے آتے ہیں۔ وہ گورو کی مہماں کا اُچارن کرتے ہیں۔ ہمارے تو پلے کچھ پڑا نہیں رہا۔ پھر گورو ہی آخر میں جب جیو پران چھوڑے گا لینے آویں گے۔ مہاراج جی! صحیح راستہ بھی بتانے والا کوئی مل نہیں رہا ہے؟

اُتر:۔ پریمی! تم شبد کا بھید کیا جانو۔ ابھی تو تم مندر کی چاردیواری میں ہی قید ہو۔

ذِل کو کُشادہ کرو۔ ساری عمر پہلی جماعت میں نہیں کاٹ دینی چاہیئے۔ دُوسرے
معنوں میں شبد کو ناد کہتے ہیں۔ ذرا اپنے گرنتھوں کو، شاستروں کو کھول کر دیکھو۔
ناد کی مہماں کس جگہ نہیں آتی ہے؟ سب سے بڑا گورکھ لیو گی گورو وہی ہے جس
نے ناد یعنی شبد کی مہماں کا ورنن کیا ہے۔ یہ گھنٹہ، شنکھ، کھڑتال وغیرہ سب
باہر کے سانگ ہیں۔ تم جن گروؤں کی بات کر رہے ہو وہ بالوں باتوں سے ہی
ست لوک سے آگے کی خبر دے رہے ہیں۔ شبد پار کھو یعنی کبیر کی کوئی ورلا
سمتار ہیں ہوا کرتا ہے۔ اس وقت سب ہی گورو نام اور شبد کا ہی اُپدیش
بانٹ رہے ہیں۔ گیتا کیا کہہ رہی ہے کہ کروڑوں میں کوئی ورلا آتم ساکھشاتکار والا
ہوتا ہے۔ نام کی مہماں تو ست پرشوں نے آدی کال سے کر رکھی ہے۔ من کی
ممتا رمیل کو دھونے والا ایک شبد ہی ہے۔ جب تک پران اور نام ایک سوت
میں نہ پروئے جائیں۔ من چنچل کب ٹھہرنے والا ہے۔ بڑا سوکشم وشے ہے۔

س: شبد شبد بہو انتر ہے سار شبد چت دے
جاں شبد سے صاحب ملے سو ہی شبد گہی لے
شبد ایک ہے گورو دیو کا، جاں کا اننت وچار
پنڈت تھا کے منی جناں وید نہ پاوے سار
رَبن شبد کے سُرتا اندر کا رہی کہو کہاں کو جائے
دوار نہ پکڑے شبد کا نت بھٹکت رہائے
شبد کہاں سے اُٹھت ہے کہاں کو جائے سمائے
ہاتھ پاؤں واکے نہیں کیسے پکڑا جائے
سہنس کنول سے اُٹھت ہے سُن میں جائے سمائے
ہاتھ پاؤں واکے نہیں سُرت سے پکڑا جائے

شبد روپ گوڑ پرگٹ بھیا ہے بھرم سب ناش
سنگت ایکو سب تھائیں سمایا جیو چل نکل کرے لواس
شبد کی مہماں اپار ہے جانے کوئی گنی سنت
سنگت بن بھیدی نہ پایئے ست سار بھگونت

پریمی! جنہاں گدا لیا۔ تنہاں پایا۔ جن کو ست مارگ پر چلنے کا شوق ہوتا ہے اُن کو راستے پر لگانے والا کوئی نہ کوئی کسی روپ میں مل جاتا ہے۔ اسی طرح کوشش کرتے رہا کرو۔ ایشور آپ کرپا کر دیویگا۔ سادھو جماعتوں کے ساتھ نہیں چلتے نہ ہی اُن کے مٹھ ہوتے ہیں۔ ست سنگ میں وقت ملے تو آیا کرو۔

پرشن ۲۷۸:۔ مہاراج جی! جب تک یہ ست شبد نہیں الو بھو ہوتا تب تک یہ وکار جیو کو حیران و پریشان کرتے رہتے ہیں؟

اُتر:۔ پریمی! یہ تریگنی مایا جال بڑا ہی اپار ہے۔ اس مایا میں سب جیو باندھے ہوئے خوار ہو رہے ہیں۔ جب تک اپنے آپ کو فاعل (کرم کا کرتا) مان رہے ہو۔ تب تک اس بھرم سے چھوٹ نہیں سکتے۔ مایا کا روپ یہ کرتا پن ہی ہے۔ ابھی سے نرے گن ست رج تم پرگٹ ہو کر اگیانتا کی طرف لے جاتے ہیں؟

پرشن ۲۷۹:۔ مہاراج جی! انحد ناد کی مہماں اور ست سروپ پرکاش کی مہماں اُچارن فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا ہے کہ اس شبد کی اتی گرجنا ہے اور کروڑوں سورجوں سے زیادہ روشنی ہے مگر پیٹ میں ذرا سی بھی وایو کی گڑگڑاہٹ ہووے تو باہر سنائی دیتی ہے۔ دوسرے ایک سورج کی تپش برداشت کرنی مشکل ہوتی ہے تو پھر انیک ہزاروں سورجوں کی روشنی کیسے برداشت کی جاتی ہے۔ اس شبد کی گھور گرجنا باہر کیوں سنائی نہیں دیتی؟

اُتر: - پریمی! یہ من بدھی اندریوں کا وشے نہیں ہے۔ بدھی صرف اُس حالت
کو انوبھو کر سکتی ہے۔ بیان نہیں کر سکتی۔ بدھی اس تتو میں شریر کے لگاؤ سے
کچھ تپش ٹھنڈک محسوس کرتی ہے۔ جب اس پرم تت میں لین ہوتی ہے نہ
ٹھنڈک کا پتہ رہتا ہے نہ تپش کا۔ وہ پرم تتو تینوں گُنوں کے ست۔ رج۔ تم
وشوں سے الگ ہے۔ نرگُن آتم تتو کو نہ تپش تپا سکتی ہے نہ ہوا سُکھا سکتی
ہے۔ نہ پانی بہا سکتا ہے۔ باقی اس آواز کو شریر کے کوٹ سے باہر نکلنے نہیں
دیا جاتا۔ یہ سمرکشت پرش میں ہی ہوتی ہے۔ اِس بھید کو وہی جانتا ہے جو ہر
سمے اس حالت میں اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے سرشار رہتا ہے۔ نیند۔ آلس
اور بھوک یہ تینوں چیزیں شید پراپتی کے بعد ختم ہو جاتی ہیں۔ صرف سنسار
سے بچنے کے واسطے مہاں پرش تھوڑی خوراک سوکھشم روپ میں رکھتے ہیں
تاکہ پردہ بنا رہے۔ یہ نادانی کا کام نہیں ہے ::

پریمی! کمائی کرو۔ کمائی کرو۔ جب تک اس حالت کو انتر ورکھے ابھیاس
دوارہ انوبھو نہیں کرو گے تب تک نہ پرم خوشی سر پر ہاتھ دھرنے سے پراپت
نہیں ہوگی۔ دوسرے کے واسطے اگر آپ کے اندر ایسی حالت پیدا کر بھی دی
جاوے تو آپ اس کو سنبھال ہی نہ سکیں گے۔ دولت کماؤ۔ سنبھالو اور سنسار
میں آنے کا پرم لابھ پراپت کرو۔ دوسرے کے واسطے آدرش بنو۔ مگر یہ موہ مایا
کا جال ایسا ہے کہ اس جیو کو اس ظاہری درشیہ سے اُپرامتا پراپت نہیں
ہونے دیتا۔ بار بار سنسار کی ناشونتا۔ شریر کی انتیتا کو وچار میں لا کر ابھیاس
ویراگ دوارہ بدھی انترمکھ ہو کر اپنے آپ کو سمجھ سکیگی کہ "وہ میں ہی ہوں"
جب تک ایسا بودھ نہ ہووے تب تک خلاصی بڑی کٹھن ہے اور یہ ایکاگرتا
من لوئن نام کے ایک روپ ہو جانے سے پراپت ہوتی ہے یعنی

"نانک سن سمادھ میں سما تجھ سے نہیں کیور"

پرشن ۲۸۰:۔ مہاراج جی! ناد کے کیا معنی ہیں؟

اُتر:۔ پریمی! آواز شبد۔ جس کو رشیوں منیوں نے پرمیشور، چیتن سروپ، سرب پرکاش، اکھنڈ، ادوبت، پرم پورن کر کے بتلایا ہے۔ اننت سروپ جس کے گھٹ گھٹ میں بھاس رہے ہیں، ہر ایک جیو کا مالک ٹھاکر، سرجن ہار وہ ناد ہی سب کی زندگی و جان ہے، اس کو جان کر جنم جنمانتر کے دُکھوں سے رہت ہوتا ہے۔ اس کے جاننے سے ہی بیرون ترشنا اگن دگدھ ہوتی ہے۔ رزلگے بنا ہی ناد سروپ کو پا کر آتا ہے۔ ان مادی آنکھوں سے وہ ادرشٹ وستو نظر نہیں آتی۔ جب تمام آسا ترشنا کامنا سے نیاری ہو کر ناد سروپ میں بُدھی استھت ہوتی ہے۔ تب یہ آکار میں پھنسی ہوئی بُدھی نراکار اوستھا کو پراپت ہو کر کیول برہم آنند کا انوبھو کرتی ہے۔ اس حالت کو ناد دھیان کہتے ہیں۔ اس حالت میں پرویش کر کے ست اسّت کے نرنے کو اچھی طرح بُدھی سمجھ جاتی ہے۔ تب جا کر موہ مایا کے جال سے صحیح معنوں میں چھٹکارا ہوتا ہے۔ سب وید شاستر، قرآن، انجیل اس ناد سروپ کی مہماں گا رہے ہیں لیکن جتنی جتنی بُدھی سروپ میں استھت ہوتی جاتی ہے، اتنی ہی اتنی ہی اس کی مہماں کو ورنن کرتی جاتی ہے۔ کوئی اس اوستھا کو پا کر خاموش ہو جاتے ہیں کوئی ست پد کے مالک سنساری جیوں کے لئے سمان نکال کر دیا دھرم کرتے ہیں۔ ان کے عملی جیون کو دیکھ کر دوسرے لوگوں کے اندر اُتساہ ہو جاتا ہے۔ انہیں پرتیت ہونے لگتا ہے کہ کوئی چیز ہے جسے پا کر انسان اچانک ہو کر اپنی ہستی میں آپ براجمان ہیں۔ اس چیز کی تلاش بھی ضروری ہے۔ پریمیو! یہ بھی ایک مہان کاریہ ہے۔ جیسے سنسار میں آ کے کرنا انسان کے واسطے لازمی ہے۔ اس میں پرم شانتی اکھنڈ سکھ ہے۔

پرشن ۲۸۱ :- مہاراج جی! آپ نے کئی شبدوں میں فرمایا ہوا ہے

کہ چار اٹھارہ نو پڑھ تھاکے ! نیتی نیتی نت کر جا پے

کئی جگہ گرنتھوں میں باون کا اکھشر ۷۲-۱۶-۸-۵-۴ آئے

ہوئے ہیں۔ اس کا اصل مطلب کیا ہے؟

اُتر :- یہ بجھارتیں ہی تو سنتوں کا خزانہ ہے سمجھنے والے اشاروں اشاروں میں سارا حساب سمجھ جاتے ہیں۔ چار وید- اٹھارہ پران- نو سمرتی- کسی نے آٹھ تت کی پرکرتی بتائی ہے کسی نے ۲۵-۳۰ کی کسی نے باون تتو کی- کسی نے ۷۲ تتو مانے ہیں- باون اکھشر کہے گئے ہیں کئی اکھشروں کے ہیر پھیر میں پڑے ہیں- کئی تتوؤں کے ہیر پھیر میں۔ آتما کو الگ کچھ نہ کرنے والا نہ کرم پر کرتی ہیں سب کچھ ہو رہا ہے اور کوئی پاپ پن نہیں- کیوں؟ کیونکہ وکارش سے نروکار ہونا نہیں چاہتے- ویسے ہی برہم بنے پھرتے ہیں "سروم کھلم برہم" کہنا کچھ معنے نہیں رکھتا۔ اس میں کوئی شک نہیں- سارا سنسار برہم کا سروپ ہی ہے۔ مگر ست تت آتما کو جانے بنا اس آواگون کے چکر سے خلاصی ہونی مشکل ہے۔ سولی پر کون چڑھے۔ یہ بھگتی مارگ ہی عاشقوں کا راستہ ہے۔ جیتے جی سب رسوں سے اُپرس ہو جانا کسی ورلے سورمے کا کام ہے۔

پرشن ۲۸۲ :- مہاراج جی! شبدوں میں جگہ جگہ یہ نام آئے ہیں- سکھمن نالی- تین بھون- سن کپالی یہ کس چیز کے نام ہیں؟

اُتر :- پریمی! یہ شریر کے اندر ہی وہ استھان ہیں جہاں بدھی استھت ہو کر مالک کی موج کو انوبھو کرتی ہے۔ سنت پرشوں نے ان استھانوں کے نام دھر دیئے ہیں۔ اُن میں- بھنور گپھا- گگن منڈل۔ یہ سب کپال کے نام ہیں دونوں بھنوؤں کے درمیان والی جگہ تین بھون نرکٹی ہے۔ جیسے للاٹ بھی کہتے ہیں-

اسی طرح نابھی، ہردہ، کنٹھ وغیرہ کے نام ہیں۔ سب سے زیادہ مستغرق الیین جب
بدھی ست سروپ میں ہوتی ہے وہ کپال کا استھان ہے۔ جہاں پر چوٹی ہندو لوگ
رکھتے ہیں۔ تم ان چیزوں کو نہ پوچھو۔ تم یہ پوچھو کہ سُوتر کہاں سے اچھا ملتا ہے
کس چیز کی پان کپڑے کو لگائی جائے وہ بھی بتائی جاویگی۔ یہ طرف عاشقوں
کی ہے۔ اندھر زندگی میں ہی سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے ع

عشق الٰہی اوکھا پینڈا جیوندیاں مر ونجن یارا

پرشن ۲۸۳ : دوگوڑنا میں ایک موٹی بابا سے بھینٹ ہونے کے سمے)

کون دیس کبھی جا سے تم آئی
کس کارن یہ بھیکھ بنائی ہے ؟

اُتر :- نہ کوئی دیس نہ پردیس سے آئی ہے سم تت بھیکھ ہیں نت رہنائی
کارن اکارن کوئی نہ سوجھا ہے تم کرپا سے پائی رسم پوچھا

پرشن ۲۸۴ : کس جگت کہہ یہ پرم پد پایا
کس گرو نے گوہیہ گیان سمجھایا

اُتر :- پران اپان نے ست سکھ لایا ہے شبد ملے پرم گت پایا
سمتا تت گرے آگے اور کیول چدگھن ہی ہے۔ ڈیوٹی نہ ہونے کی وجہ سے
اس طرح خاموشی میں سماں وتیرت شریک، اوستھا کا کیا جا رہا ہے اب نہ جانے
کا غم نہ آنے کی خوشی ؛

اس اُتر کو سُن کر آپ نمسکار کر کے کٹیا سے باہر آئے تو وہ موٹی بابا بھی
اٹھ کر چھوڑنے آئے۔ باہر آ کر پھر آپ کو نمسکار کر کے واپس لوٹے ؛

(راستے میں) بھگت جی سے :- پریمی کیا دیکھا ؟
بھگت جی دہ مہاراج جی : آپ کی گتی آپ ہی جانیں۔ یہاں پرشنوں سے دنیا خالی

نہیں ہے۔ مگر آپ جی نے تو جیوؤں پر بڑی دیا کر رکھی ہے آپ بھی اسی طرح خاموشی اختیار کر کے کبھی کو نے میں براجمان ہو جاتے تو ہم جیسے موڑھوں کو کس نے ٹھکانے لگانا تھا؟

مہاراج جی: پریمی! اچھی اونچی رہنی والے ہوا کرتے ہیں۔ شہر میں بہت کچھ جا کر نہیں کہنا کہ اس طرح نازنالاپ ہوا تھا۔ ان کو اپنی کھوج میں ہی لگے رہنے دو۔

## (۲۴۴) نمرتا۔ دینتا اور وشواس

پرشن ۲۸۵: (رچنا گادھری ہمیسلن بہ) مہاراج جی! یہاں آ کر ہم نے جو سادگی اور سیوا کے نمونوں کو دیکھا ہے وہ آپ کے بتلائے ہوئے آدرش سے گرا ہوا ہے۔ کیا آپ اس کو کھول کر بتا سکیں گے کہ اس کے پتن کا کیا کارن ہے؟

اُتر:- پریمی! لمبی چوڑی بات نہیں۔ سیوا داروں میں نرمانتا کی کمی ہے اندر سے نرمان نہیں ہیں۔ اوپر سے بناوٹ کرتے ہیں؛

پرشن ۲۸۶: مہاراج جی! یہ کیسے پتہ چلے کہ بناوٹ سچی ہے یا بناوٹی؟

اُتر:- لال جی! سیوادار جب اُستتی سے ہرکھ مان نہ ہو۔ نندا سے دُکھی نہ ہو یعنی پشیمان نہ ہو۔ یہ ہی سچی نرمانتا کا سروپ ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ پاکھنڈ ہے وہ ڈھونگ ہے۔ ذرا حلیم بن کر دیکھو تو سہی کتنا مزہ آتا ہے۔ جل ہمیشہ پہاڑوں کے نیچے ترائی میں آ کر ٹھہرتا ہے اونچائی میں ہمیشہ سوکھا رہتا ہے؛

پرشن ۲۸۷: مہاراج جی! حلیم کیسے بن سکتے ہیں؟

اُتر:- بچپن! اِس کے لئے یہ دھیان ہر وقت رکھنا ضروری ہے کہ شریر ناپائیدار ہے اور پل پل وِ کِنے ناش کو پراپت ہو رہا ہے۔ اِس کی کسی شے (چیز) پر تو گھمنڈ کرنا ہے۔ کس کا بھکے مان ہے بہتر سے بہتر اعلیٰ ترین اشنکھوں لوگ اِس دُنیا میں آئے اور چلے گئے۔ ایسا وچار کرتے کرتے بُدھی حلیم ہو جاتی ہے:

پرشن ۲۸۸:- مہاراج جی! کہا ہے:
بھگتوں اور سنتوں کی ہے ایک ہی پہچان
آپ اُمانی ہو رہیں اور دیت کو مان
اِس کا فیصلہ آپ فرما سکتے ہیں؟

اُتر:- لال جی! سنت لوگ اپنے آپ کو نرمان کئے ہوئے اور دیہہ کی ممتا سے عبور پائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُن کے پاس جو بھی ابھیمانی یا اہم بھاؤ والے جیو آتے ہیں انہیں مان کی اِچھا ہوتی ہے۔ سنت لوگ انہیں مان دے دیتے ہیں۔ جس کا مان دُور کرنا ہوتا ہے اس کا پاسا گھر دیتے ہیں سیوک کو صحیح سیوک بنانے کے لئے یعنی اُسے نرمان بنانے کے لئے سَت پُرش اس سے نرمانی بولی بولتے ہیں۔ اِس مان اور گمان سے تبھی جا کر خلاصی ہوتی ہے جب بُدھی خوشی غمی سے پرے ہو جاوے:

پرشن ۲۸۹:- مہاراج جی! انسان اپنے آپ کو دھوکا دے کر ٹھگ رہا ہے۔ کیسے مانا جائے؟

اُتر:- لال جی! یہ پوسکی (تیلک) کی قمیض تم نے پہن رکھی ہے۔ اس کی آسکتی سے نکلو۔ اِس قمیض نے تمہارے من پہ ایک پکڑ پیدا کر لی ہے۔ خدانخواستہ کل یہ نہ ملے تو دُکھی ہو جاؤ گے۔ اسی غفلت میں پڑے رہنے کو اور اصلیت سے دُور رہنے کو اپنے آپ کو ٹھگنا کہتے ہیں:

پرشن نمبر ۲۹۰ :- مہاراج جی! گورو کو پاس کیسے سمجھا جاوے؟

اُتر: پریمی! اُسی طرح جس طرح ایک عورت اپنے یار رنگیلے کے پاس جارہی تھی۔ راستہ میں اسے سانپ ملا۔ سانپ نے اُسے پھنکارا۔ آگے سے اس نے کہا سے

کالیا ناگا پھیلی والیا تدھ ڈرائیاں کیوں ڈریئے
میاں منگلے جیسے ستدرو ہی اُنہوں۔ تدھ ڈسیاں کیوں مریئے

میرا ماندری منگلہ ہے۔ میں اسے ملنے جارہی ہوں۔ تیرا ڈنک مجھے نہیں مار سکتا۔ ایسی بے خوفی جس عگیاسو کے پاس ست وشواس کرکے آجاتی ہے اُس کے پاس گورو کو سمجھنا چاہیئے۔

چوہا بھگتاں ریاستان میں ایک سورج ست نہا نہا ہوئے ہیں۔ اُن کے پاس ایک گوجر آکر بیٹھتا تھا۔ ایک بار سورج جی کو دودھ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ گوجر شاہانی کو کہا گیا۔ دودھ لے آ۔ گوجر نے کہا۔ دودھ ختم ہوگیا ہے۔ سورج مہاراج نے کہا۔ اندر دودھ کافی ہے۔ جاکر لے آؤ شاہانی نے جاکر جب اندر دیکھا تو واقعی دودھ برتنوں میں بھرا ہوا تھا۔ گوجر شاہانی واپس آکر سورج بھگت کے پیروں میں گر گیا اور کہنے لگا پیر جی! اللہ کی لو ہمیں بھی سکھاؤ۔ بعد میں شاہانی گوجر کا اُن پر ایسا پکا وشواس ہوگیا کہ وہ ہر ایک کو کہتا پھرتا سے

نام شہانی ذات اہیر۔ سورج ملیا سچا پیر
اللہ کہو نہ کہو سورج سینتی سچا رہو

پرشن نمبر ۲۹۱ مہاراج جی! اس دنیا میں دو طرح کے انسان نظر آتے ہیں۔ ایک بدھی پردھان اور ایک ہردے پردھان

ایک سا بڑے چیز ہوتے ہیں۔ ایک سا بڑے جذباتی ہوتے ہیں
اس راستے کے لئے کون سے انسان ٹھیک ہوتے ہیں؟

اُتر :- پریمی اور بدھی پردھان انسان بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ یہ اپنی ترکیب
دوارہ شیطانی کرتے رہتے ہیں ہر دے پردھان آدمی کے سنبھلنے کے کچھ
مواقعہ ہیں۔ مگر شیطان دونوں ہی ہیں۔ جو انسان اندری سنجم کرنے والا
ہووے اور من کے کہنے میں بدھی چلا نمان جس کی نہ ہووے وہی آدمی
اصلی معنوں میں بدھیمان کہلاتا ہے۔ باقی سب لوگ چاہے وہ جذباتی
ہوں چاہے بدھی پردھان ہوں وہ دھاڑے ہی مارتے ہیں۔

پرشن نمبر ۲۹ :- مہاراج جی! آپ کی بڑی کرپا ہوگی آپ اپنا ست
وشواس ہمیں دیویں۔ آپ ہر بار ہمیں ہر سمے لکھا کرتے ہیں
"پرکھ نہیں ست وشواس دیویں" لیکن مہاراج جی! بات
کچھ بن نہیں رہی۔ کہیں ترٹی ضرور ہے؟

اُتر :- ہاں پریمی! ترٹی ضرور ہے۔ اس کے واسطے نانک دیو کی بتائی ہوئی
قربانی دینی پڑے گی۔ بابا نانک جی کہتے ہیں سے
س جس کی وست تس آگے راکھئے :- پربھ کی آگیا مانے ماتھے

پرشن نمبر ۲۹ :- مہاراج جی! کوئی بھی کام اگر چھوڑ دیا جائے تو اس
کے بگڑنے کا ڈر رہتا ہے۔ میرے دل میں ہمیشہ شنکا بنی
رہتی ہے کہ ذرا سی لاپرواہی ہوئی نہیں کام ٹھیک نہیں
بنیگا۔ لیکن دیکھا گیا ہے بہت سے آدمی بڑے لاپرواہ
ہوتے ہیں اور انہیں یہی کہتے سنا ہے کہ پرمیشور کے
حکم کے اندر ہی سب کچھ ہوگا۔ فکر کس بات کی۔ کر پا کر کے

صاف کیجئے۔ یہ کیسا ہو سکتا ہے؟

اُتر:۔ لال جی! جو پرانی ٹیں کرتا ہوں۔ فلانے کرموں کا کرنے والا ہوں۔ ایسا سوچتے ہیں۔ وہ خود کرتا پن کے ابھیمان میں پھنس کر سکھ۔ دکھ۔ ذلت اور پریشانی اٹھاتے رہتے ہیں اور جو پرکھ آگیا ہیں لاپرواہ رہتے ہیں۔ ان کے ست سنکلپ دوارہ ہی ایسے اسباب بن جاتے ہیں کہ وہ کام آپ سے آپ پورے ہو جاتے ہیں۔ اگر دیوا چھپا ہے کارج پورا نہ بھی ہو تو اُن کو دکھ یا پچھتانی نہیں ہوتی۔ یہ بات پکے اور پختہ یقین والوں کی ہے جن کا ظاہر اور باطن ایک ہی ہے:۔

پرشن نمبر ۲۹۴:۔ مہاراج جی! ہمارے اندر نرمان بھاؤ رہا ہے یا نہیں۔ اِس کی کیا کسوٹی ہے؟

اُتر:۔ لال جی! ست پرشوں کے بچنوں میں درڑھ وشواس اور شردھا کا بڑھتے جانا اور ست پرشوں کے واسطے من کے اندر زیادہ سے زیادہ کشش کا پیدا ہونا۔ ان کے بچنوں میں اپنے آپ کو مٹانا اور ان کے بچنوں کو اپنے جیون میں گھٹانے لگ جانا وغیرہ وغیرہ۔ ایسے پرش کی بدھی بڑی نیایکشن ہونے لگ جاتی ہے اور اسی میں یہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ گن اور دوشوں کو بڑی سوکشم درشٹی سے بڑی غور کے ساتھ سمجھنے لگتا ہے ہر پدارتھ کو بڑی غور اور بڑی باریکی سے جانچتا ہے۔ اُن کے دوشوں سے ویراگ ہونے کا یتن کرتا ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں سے ایک لمحہ بھی اگر پرش کی جیشٹا شریر کے بعد گول بنا رہتی ہے تو وہ پرش آتم استھتی سے دور ہی سمجھنا چاہیئے اور جو کچھ بھی ظاہری روپ دکھائی دیتا ہے وہ سب نمائشی اور پاکھنڈ ہے۔ جب بدھی میں پورن وناش لینے میں آ جاوے

تب اُس پُرش میں غرنبی۔ نرمانتا۔ نمبرتا۔ دینتا وغیرہ مہاگن آجاتے ہیں ؛
پرشن ۲۹۵ :- مہاراج جی! آپ اِس قدر دین بھاؤ کے شبد پربھو چرنوں میں اُچارن کرتے ہیں۔ آپ نے تو اونچی آخری استھتی میں پرم استھتی پراپت کر لی ہے۔ اتنے دین بھاؤ کے شبد تو جگیاسو کو اُچارن کرنے چاہیئیں
اُتر :- پربھی! اِن کا حساب کتاب ختم ہے۔ یہ سب تمہارے واسطے ہی بولا جا رہا ہے۔ جو جو پربھو پریمی ست مارگ میں وشواس رکھنے والے ہیں۔ وہ بھی تو سب ہمارا ہی روپ ہیں۔ اِس دیوبانی کو پڑھ کر بار بار اپنا آنا جانا بند کریں گے۔ ان شبدوں کے دوارہ ہی پریمی کے اندر پریم پیدا ہوتا ہے۔ پرم پد پراپتی کے بعد اور بھی ادھک نرمان بھاؤ ہی پرگٹ کرنا اُچت ہے۔ تب ہی ایسی آنند مئی استھتی میں استھتی دن دوگنی رات چوگنی بنتی جاتی ہے ؛
پرشن ۲۹۶ :- مہاراج جی! ایشور وشواس کی کسوٹی کیا ہے؟
اُتر :- پربھی! بڑا گمبھیر امتحان ہے۔ ایشور وشواس میں پکا انسان لابھ اور ہانی میں ایک برابر رہتا ہے۔ اُس کی مرضی میں راضی برضا رہنے کی عادت مکمل اور پکی ہو جاتی ہے۔ خواہ وہ راج پر بیٹھے وہاں نہ ہرکھ نہیں ہو گا اور اگر گہری سے گہری مصیبتوں کو پراپت ہو جائے تو وہاں اُسے دکھ نہیں ہو گا ؛
پرشن ۲۹۷ :- مہاراج جی! ایشور میں درڑھ وشواس کیسے پکا ہو؟
اُتر :- پربھی! درڑھ وشواس پکا تین طرح سے ہو سکتا ہے :-
(۱) دُنیا کی تکالیفات کرم چکر وش مجھ پر ایسی نازل ہو جاویں۔ کہیں

سے بھی نکتے کسی سہارے کی صورت نظر نہ آوے تو اس وقت ایشور
پر نشچہ پورا بیٹھنا ہے ٭

(۲) اگر بدھی پوتر ہو یعنی وکاروں کی اگنی سے کچھ عارضی طریقہ سے
ٹھنڈک پائی ہو یعنی پکی نہ ہو تو سنت ستپرشوں کے دوارہ یہ دلی
نشچے میں پکی ہو سکتی ہے ٭

(۳) کسی طرح سے شریر کے ناش ہونے کا نشچہ طبیعت میں بیٹھ جاوے
اور اس کی یہ کسوٹی ہے کہ نشچے بیٹھ گیا کہ نہیں۔ دنیا کی شان وشوکت
اور اس کے سوادوں سے اپرس ہو جاوے کسی بھی طرح کی دکھاوٹ کا
دکھلانے والا بدھی کا نشچہ نہ ہو اور گہری تحقیقات اس اصلیت کی کرنے
والی یہ بدھی ہو جاوے ٭

پریمی! تمام شرتی۔ سمرتی۔ وید شاستر۔ دھرم۔ مذہب پنتھ کو پڑھنے
اور جاننے کا سار یہ ہے کہ بدھی اس شریر روپی مکان کی حرکتوں کو ٹھیک
طرح سے سمجھنے لگے اور پھر شریر روپی مکان کی قید سے چھٹکارہ پانے کی
کوشش کرے۔ لالہ جی! یہ دنیا کے روگ کبھی ختم نہیں ہونگے اور نہ ہی دنیا
کے کام ختم ہونگے۔ تمہیں پہلے اپنا علاج کرنا چاہیئے سارے سنسار کی
کلیان اسی میں چھپا ہوا ہے۔ چاہے کیسی بھی مصیبت یا پریشانی آوے
چاہے دنیا میں کچھ ہی کیوں نہ ہو جاوے یعنی دنیا الٹ پلٹ کیوں نہ ہو جاوے
تمہیں چاہیئے کہ دنیاوی کاموں کے لئے اپنا وقت مقرر (نشچت) کرو۔ اس
وقت کے علاوہ کبھی بھی دنیاوی کاموں میں اپنے آپ کو نہ پھنساؤ۔ باہر
ایک پھٹہ لگا دو کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک مل سکتے ہیں۔ فلاں
وقت سے فلاں وقت تک کسی حالت میں بھی نہیں مل سکتے۔ تب بھی

کچھ کلیان کی شکل بنے گی۔"

پرشن ۲۹۸ :۔ مہاراج جی! ایشور کا پورا وشواس آپ کا پہلا اُپدیش ہے۔ کیا اپنی جان بچانے کی خاطر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگتے پھرنا اس ایشوری وشواس میں کمی پیدا نہیں کرتا۔ جب یہ معلوم ہے کہ موت ٹل نہیں سکتی؟

اُتر:۔ پریمی جی! ایشور کا وشواس دڑھ رکھنے والا ہر وقت نرلکھے رہتا ہے اور نہ ہی جان، بچانے کی اس کو لالسا ہوتی ہے۔ وہ سب ہونا یا نہ ہونا پربھو آگیا میں دیکھتا ہے اور دھیرج میں رہتا ہے۔

پرشن ۲۹۹ :۔ مہاراج جی! یقین کے بارے میں ذرا خلاصہ کر کے سمجھا دیں؟

اُتر:۔ پریمی جی! یقین کی پانچ حالتیں ہوتی ہیں۔ پہلی حالت میں منش اپنے شریر کے بھوگوں میں ایک مات یقین کرتا ہے یعنی بھوگوں کو اکٹھا کرنے کے واسطے ہر طرح کی جستجو دھارن کرتا ہے اور تمام جیون جائز اور ناجائز کو ایک طرف رکھ کر بھوگوں کو اکٹھا کرنے میں ہی صرف کر دیتا ہے۔ ایسے پرکار کے منش عام ملیں گے۔ دوسری یقین کی حالت یہ ہے کہ بھوگوں کی جائز پراپتی پر یقین کیا جاتا ہے یعنی بھوگوں کی پراپتی تو منش چاہتا ہے لیکن اُس کی بُدھی جائز اور ناجائز کو سمجھتی ہے اور ناجائز کو چھوڑ کر جائز پر اپنے آپ کو ٹکاتا ہے۔ یہ حالت یقین کی پہلی حالت سے اونچی ہے اور اس طرح کے انسان کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ تیسری حالت یقین کی یہ ہے کہ بھوگوں کو ناشوان سمجھ کر ان سے گھرنا کرنا۔ اس طرح کی یقین کی حالت کے انسان تمام پرکار کے بھوگوں سے نفرت رکھتے ہوئے اُن سے عبور پانے کی کوشش میں لگے

رہتے ہیں۔ اِس طرح کے انسان بہت کم نظر آتے ہیں۔ چوتھی حالت یقین کی
یہ ہے کہ ایک آتم پرماتم ستا پر ہی درڑھتا رہتی ہے اِس کے برعکس اور
جو کچھ بھی نظر آتا ہے وہ اُن کے یقین کے دائرے سے باہر ہوتا ہے۔ اِس
طرح کے انسان بہت ہی کم نظر آتے ہیں۔ پانچویں حالت یقین کی یہ ہے کہ
ایسا انسان جو پرماتم ستا پر ہی درڑھ آستھا رکھتا ہو وہ ہونی نہ ہونی
سب اس کی آگیا میں دیکھتا ہے اور دھیرج دھرم کر کے جو کچھ بھی سکھ دکھ
اس پر آ پڑے وہ اسے برداشت کرتا ہے۔ اِس یقین کو دھارن کئے
ہوئے انسان لاکھوں میں اُنگلیوں پر گننے کے لائق ہوتے ہیں۔ پریمی جی!
پختہ یقین اپنے جیون میں حاصل کرو تو تمہارا کلیان اوشیہ ہو جاویگا۔

پرشن نمبر ۳۲ :- مہاراج جی! پختہ یقین کیسے ہوتا ہے؟

اُتر:- پریمی! یقین یا تو بالکل مورکھ کو ہوتا ہے یا پورن اُوچ اوستھا والے
کو ہوتا ہے ورنہ بیچ والے انسان اصلی یقین حاصل نہیں کر سکتے۔ پختہ یقین
ہونا چاہیئے۔ اگر ایسا یقین لیکر سیدھے راستے پر چل پڑے تو فتح ہے اور
اگر اُلٹے چل پڑے تو اگر فتح نہ بھی ہوئی راستہ تو سیدھا ہو جاوے گا
مگر شرط ہے کہ پختہ یقین ہونا چاہیئے اور یقین سے چلنا ضرور چاہیئے۔

## (۴۴) کایا کلپ۔ پرکرتی وغیرہ

پرشن نمبر ۳۳ :- مہاراج جی! سننے میں آ رہا ہے کہ لوگ کایا کلپ
کر لیتے ہیں۔ کیا یہ سچی بات ہے؟

اُتر:- لالہ جی! بھرشٹاچار کو چھوڑ کر سداچار میں پرورشٹ ہو۔ اکثر اس
کو بھی چھوڑ کر دیویہ بھی دھارن کرنی ہی اصل میں کایا کلپ ہے۔ شریر کا بڈھے

مے جوان ہوتا کایا کلپ نہیں۔ انسان کا جوان ہو کر پیدا چار سے رہت ہوتا مند ہے اور اشٹھ کرم کرنا اپنی کلیان نہیں بلکہ ناش کرنی ہے اس کو کایا کلپ نہیں کہتے۔

پرشن ۳۲۲ :۔ مہاراج جی! پانچ تت اور پچیس پرکرتی کا جو وچار وبرانت گرنتھوں میں آیا ہے۔ اس سے ست پرشوں کا مطلب کیا تھا۔ کرپا کر کے صاف کرنے کی کرپا کریں؟

اُتر :۔ پریمی جی! پانچ تت یہ ہیں۔ آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل اور پرتھوی۔ ایک ایک تت پانچ پانچ طریقہ سے اس شریر میں پرگٹ ہے۔ آکاش سے شوک۔ موہ۔ بجیا۔ بھے اور کیرتی پیدا ہوتے ہیں۔ وایو سے سکڑنا۔ اکڑنا پھیلنا دوڑنا۔ دھادنا۔ اگنی سے بھوک۔ پیاس۔ نندرا۔ آلس۔ کانتی یہ پیدا ہوتے ہیں جل سے خون۔ ویریہ۔ تھوک۔ پسینہ اور سیلندھا۔ پرتھوی سے کھال۔ بال ماس۔ نجا۔ ہڈی۔ شریروں سے اُتپن ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح یہ سارے شریر پانچ تتوں اور ان کے سوکشم روپ پانچ پرکرتیوں کے ہی نمونے ہیں:

پرشن ۳۲۳ :۔ مہاراج جی! دلوں میں جو سنکلپ گھر سے پڑے رہتے ہیں وہ نا کیسے رفع ہوں؟

اُتر :۔ پریمی! گورو بچنوں میں مکمل وشواس سے اور یہ وچار کرنے سے کہ جو کچھ ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے یا آئیندہ ہوگا وہ سب پربھو آگیا کے اندر ہے اور ہوگا تو اپنے مرشد کے کلام میں تمام حیل و حجت چھوڑ کر مکمل یقین لا تیرے سب سنکلپوں کا خاتمہ اپنے آپ ہی ہو جائیگا۔ جب تو اس طرح پرم وشواسی بنے گا تو تیرا کلیان ہی کلیان ہے

پریمی جی! اگر کچھ نہیں ہوتا تو کم از کم اپنے سنکلپوں میں شردھا کو پکا کر تیری

ستر دھا اور وشواس ایکا ہونے سے تو پار ہو جاوے گا

## (۵۴) یوگ بھرشٹ گیانی اور اُدھار واد کا سپشٹی کرن

پرشن نمبر ۳۰۳ :۔ مہاراج جی! دھرم شاستروں میں کہا ہے۔ یوگ بھرشٹ گیانی سریمان کل میں جنم لیتا ہے۔ سریمان کل میں جنم لے کر یوگ بھرشٹ گیانی پرش کو وہاں کا سنگ دوش کیوں نہیں ہوتا۔ گیانی کل کسے کہتے ہیں؟

اُتر:۔ پریمی! سریمان کل میں جنم لے کر یوگ بھرشٹ پرش اپنے پراتن سنسکاروں کی بلوانتا کے کارن ان کے ایشوریہ میں یعنی آسائش۔ نمائش میں کھولتا نہیں اور نہ ہی اس میں غلطاں ہوتا ہے بلکہ اس کے اُلٹا اُن میں اُپرامتا۔ اُداسینتا اختیار کر لیتا ہے۔ اسی طرح کئی جگہ بہت سے مہاپرش ہوئے ہیں۔ رام۔ کرشن۔ بدھ۔ مہاویر وغیرہ سب اسی درجہ کے سنت پرش تھے۔ یہ سب راج گرہ میں پیدا ہو کر بھی پورن گیانی بنے۔

گیانی کل اُسے کہتے ہیں جہاں دھن سمپدا۔ روپیہ پیسہ تو زیادہ نہیں ہوتا لیکن پریوار دھرم کرم میں تتپر تھا نیک اور سداچاری سیرت میں پورن ہوتا ہے۔ اس میں جو لوگ ہوتے ہیں وہ اونچے آدرش اور سداچار میں پورے ہوتے ہیں۔ ایسے پریوار میں یوگ بھرشٹ پرش پیدا ہو کر اپنے سادھن میں آگے بڑھتا ہے اور اُسے سہایک سادھن کا ماحول پراپت ہوتا ہے۔

پرشن نمبر ۳۰۵ :۔ کیا ہم اتنا حق کہہ سکتے ہیں؟

اُتر:۔ ہاں! کیوں نہیں کہہ سکتے۔ پاتر بنتا ہو گا۔

پرشن نمبر ۳۰۶ :۔ پاتر بننے میں کیا ہوتا ہے؟

اُتر:- کچھ ہوتا ہی نہیں۔ یوں ہی خدا بننے چلے؟ شریر کی خوشی و رنج ہیں جب تک تم ہو تب تک انا یحیٰ کہنا تیرا ناستک پنا ہے پرنتو اِس سے بھی کہیں بُرا ہے نہ پاتر بننا ÷

پرشن نمبر ۳۰۷:- کیا آپ رام کو مانتے ہیں؟

اُتر:- جس کو رام مانتے تھے یا جس کی بابت کرشن جی نے گیتا میں کہا ہے ہم اس پرمیشور کو مانتے ہیں ÷

پرشن نمبر ۳۰۸:- مہاراج جی! ترلوکی ناتھ کا کیا مطلب ہے؟

اُتر:- پریمی! استھول شریر من اور بُدھی کا سوامی ہونے کے کارن آتما کو ترلوکی ناتھ کہا گیا ہے ÷

پرشن نمبر ۳۰۹:- مہاراج جی! دُرگا بھاگوت میں دُرگا کا جو رُوپ بیان کیا ہے اور اس کی جو لیلا بیان کی ہے اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

اُتر:- پریمی جی! پُراتن کال میں یہ ایک بیان کرنے کا ڈھنگ تھا جو کہ بعد میں سوارتھی لوگوں نے اپنے تصور گھڑ کر اپنی پیٹ پوجا کا دھندا بنا لیا۔ دُرگا بھاگوت میں دُرگا کا رُوپ جو شیر کی سواری کا بتایا گیا ہے اور دُرگا کے کتنے ہاتھ دکھائے گئے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اہنکار رُوپی شیر پر جو سواری کرتا ہے وہ لاکھوں ہاتھوں سے اُوپر اُٹھایا جاتا ہے اور لاکھوں ہاتھ اس کے ہر کارج کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ یعنی اہنکار رُوپی شیر پر جو سواری کرتا ہے۔ دُرگا ہی بتاتے ہوئے ہے تمام گنوں سے بھرپور ہوتا ہے ÷

پرشن نمبر ۳۱۰ (تپو بھومی میں بیٹھے ہوئے) مہاراج جی! یہاں بھی تو ایکانت ہے۔ آپ اندھیری رات میں ندی کو پار کر کے پہاڑ کی چوٹی پر

کیوں جاتے ہیں؟

اُتر:۔ پریمی! انہیں تو باہر رات کو جانے کی ضرورت نہیں۔ ان کے لئے تپسیا جنگل ہے ویسا ہی یہ ٹینیٹ ہے لیکن آپ لوگوں کی خاطر جانا پڑتا ہے۔

پرشن ۱۱۳:۔ مہاراج جی! آپ تو نشیلی چیز کے استعمال سے منع کرتے ہیں لیکن جب شوجی بھی بھنگ پیتے تھے تو ہمیں پینے میں کیا ہرج ہے؟ آج کل کے گورو بھی اس بات سے منع نہیں کرتے؟

اُتر:۔ خواہ مخواہ شوجی اور ست پرشوں کا نام لے کر بدھیوں کو لوگ بھرشٹ کر رہے ہیں۔ کوئی ان کے ساتھ رہ کر دیکھتا رہا ہے کہ شوجی مہاراج بھنگ چرس پینے والے تھے؟ وہ تو نت ہی نام کی خماری میں مست رہتے تھے۔ آج کل چند و گانجا بھنگ پی کر مست رہنے والے اپنی بھی ترقی چھوڑ کر تے ہیں اور کئی سادھارن جیووں کو بھی خراب کر رہے ہیں۔ ایسے گورو جو شِشوں کو نشے کی عادت میں ڈالنے والے ہیں۔ ان کے نزدیک تک نہیں جانا چاہیئے۔ کوئی ان نشوں میں سدھی وغیرہ نہیں۔ نہ ہی ان کے دوارہ سمادھی لگ سکتی ہے۔ نشے پینے والے کی بدھی بالکل ہی غفلت میں چلی جاتی ہے۔ اس نے جپ تپ کیا کرنا ہے۔ جپ تپ تو بڑی سوکھشم بدھی والے ہی کر سکتے ہیں۔ جو ان نشوں میں پڑ کر کہتے کہ سُرتی لگ جاتی ہے محض دھوکا ہے پہلے ان کھوٹے سوبھاؤں سے اپنے آپ کو صاف کرو۔ بالکل نرادھامن۔ سادہ کھانا پینا ہو جائے گا تب جا کر دیوتا تُل والے سوبھاؤ بن سکتے ہیں جیسی خوراک جس شکل سے جس کے پان کرنے سے شریر میں تکلیف ہو جائے من میں وکار چلنے لگیں، وہ کب خوشی و سکھ، شانتی دے سکتے ہیں؟ اس واسطے نشیلی چیز کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

پرشن نمبر ۳۱۱ :- مہاراج جی۔ آپ نے فرمایا ہوا ہے شریر کے اندر دس طرح کی پران وایو ہے۔ پران اپان۔ ویان۔ اُدان سمان ناگ۔ کورم۔ کرکل۔ دیودت۔ دھننجے۔ ان کو کس طرح الگ الگ سمجھا جاوے؟

اُتر:- پریمی! ان جھمیلوں میں پڑکر تم نے کیا لینا ہے؟ موٹی بات یاد رکھو "جھوٹ سنسار۔ ست کرتار"، جو سادھنا بتائی گئی ہے۔ پران اپان دوارہ اُس میں بھرتی ہے نام اُچارن کرتے جاویں۔ سمے پر جاکر سارا راز کھل جاوے گا۔

## ۶۔ ہم گئوہتیا۔ ورن آشرم۔ ویدانت۔ تتھا ادویت واد اور بھوت پریت آدی

پرشن نمبر ۳۱۲ :- مہاراج جی! پنڈت جواہر لال جی گئو ہتیا بند کیوں نہیں کرتے؟ براہمن ہونے کے ناطے پنڈت جواہر لعل جی گئو گھاتک ہیں؟

اُتر:- لال جی! جواہر لال جی گئو گھاتک نہیں۔ گئو گھاتک تو آپ ہیں کیونکہ وزیر اعظم ہونے کے ناطے جواہر لال تمام پرجا کی ضروریات پورا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

پرشن نمبر ۳۱۳ :- مہاراج جی! وہ کیسے؟

اُتر:- لال جی! آپ اپنی ضروریات کو کم کر دیجئے۔ گئو ہتیا خود بخود بند ہو جائیگی۔

پرشن ۳۱۵ :- مہاراج جی! ہماری تو ایسی خواہش نہیں کہ گئو ہتیا کی جاوے۔ ہم کیا ایسی ضرورت کم کریں۔ کچھ سمجھ نہیں آتا؟

اُتر:۔ لو پریمی! باہوش ہو کر سنو۔ صبح آپ جنگل دِشا کے واسطے جاتے ہیں تو ایک سلیپر یا چپل پہن کر جاتے ہیں۔ دفتر جانے کے وقت آپ CALF یا PATENT LEATHER لیدر کا بوٹ پہن کر جاتے ہیں۔ دفتر سے واپس آ کر گھر میں گھومنے کے لیئے ایک علیحدہ جوڑا ہوتا ہے۔ شام کی سیر کے واسطے علیحدہ جوتی پہنی جاتی ہے۔ گھڑی کا سٹریپ (STRAP) بھی چمڑے کا بنا ہوا آپ پہنتے ہیں۔ ہیٹ (HAT) کو اگر چمڑا نہ لگا ہوا ہو تو آپ کو اچھی نہیں لگتی۔ بینٹ پہننے کے واسطے بھی کمر پیٹی چمڑے کی ہی آپ پسند کیا کرتے ہیں اور پہنتے ہیں۔ کہیں سفر میں جانا پڑے تو ہینڈ بیگ بھی چمڑے کا ہی آپ کو چاہیئے۔ دوسرا آپ کو پسند نہیں آتا۔ غرضیکہ ایڑی سے چوٹی تک آپ کے چمڑا ہی چمڑا براجمان ہے۔ یہ تو ہوئی آپ کی نجی ضرورت۔ اسی طرح ہندوستان کے دیگر چالیس کروڑ باشندوں کی بھی ضروریات ہیں۔ تو بتاؤ۔ جواہر لال جی جو کہ تمام ہندوستان کی ضروریات کو مہیا کرنے کا ذمہ دار شخص ہے۔ وہ اتنا چمڑہ کہاں سے لاتے اگر فضا اسی طرح رہی تو گئو ہتیا بند تو کیا ہوگی اور بھی بڑھے گی۔

لال جی! اگر آپ گئو کو ماتا تصور کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ گئو ماتا کا بدھ بند ہو جاوے تو اپنی چمڑے کی ضروریات کو آہستہ آہستہ کم کرتے جایئے اور آخر کار چھوڑ دیجئے۔ بس آپ کی ایسی ضروریات کم ہو جانے سے گئو ہتیا کم ہو جائیگی اور ضروریات ختم ہو جانے پر گئو ہتیا خود بخود بند ہو جائے گی۔

پرشن نمبر ۳۱۶:۔ مہاراج جی! اگر کوئی ست گورو نہ ملے تو پھر کیا کرنا چاہیئے؟

اُتر:۔ پریمی! جب جگیاسو کے اندر اتنی شردھا اور پریم پر بھو پراپتی کی ہوتی ہے لیکن تڑپ اس قدر ہو۔ سوائے بھگوت پراپتی کے دوسری کوئی کامنا چت اکے اندر

نہ پرگٹ ہوئے اُسے سب ہم ہی بھگوان کسی نہ کسی روپ میں آکر درشن دیے جاتے ہیں اور نقطہ سمجھا جاتے ہیں۔ ضروری نہیں مٹھوں۔ گدیوں میں جاکر خوار ہوتا پھرے انتریامی یہ گھٹ گھٹ کی جاننے والے ہیں کسی نہ کسی طریقہ سے آسے اُپدیش مل ہی جاتا ہے۔ کرنے والا سوچی ہے ؎

پرشن نمبر ۳۱۷ :- مہاراج جی! ورن آشرم دھرم کے بارے میں آپ کا کیا وچار ہے؟

اُتر :- پریمی! سنساری لحاظ سے کسی حد تک یہ سب ٹھیک بھی ہے اپنا اپنا فرض ہر ورن کا انسان اگر ٹھیک ادا کرے تو سماج کی بیوستھا بڑی ٹھیک طرح سے چل سکتی ہے اگر ویسے ہی نام لیوا ورن آشرم بنے ہوئے ہیں تو سب بیکار ہیں اور اندھکار پرستی اور فریب ہے ؎

پرشن نمبر ۳۱۸ :- مہاراج جی! آپ دویت وادی ہیں یا ادویت وادی ہیں؟

اُتر :- پریمی: پہلے بیٹھ جاؤ۔ پریمی! ہم دونوں وادی ہیں۔ دویت کو ادویت میں دیکھتے ہیں اور ادویت کو دویت میں۔ جب تک ایسا بھاؤ نہ ہوگا۔ بدھی ایکاگرتا کی طرف نہیں جا سکتی کیونکہ وہ سرب ویاپک شکتی ہے۔ ایکتا۔ سمتا کی طرف تب ہی بدھی جائے گی جب دونوں حالتوں میں کیول ایک کو سمجھا جائیگا، باقی بانی کا دینے نہیں یہ انوبھو سے وچار تعلق رکھتا ہے

پرشن نمبر ۳۱۹ :- کیا ویدانت لوگوں کو اپاہج بناتا ہے؟

اُتر :- ویدانت لوگوں کو اپاہج نہیں بناتا بلکہ شکتی عزت۔ دلیری اور پریم کا سبق سکھلاتا ہے۔ جو یا تونی ویدانتی ہے وہ واقعی دکھدائی ہے۔ اس کا وچار کر لیویں کہ ویدانت کے فلاسفر ہی دنیا کے اُستاد ہوتے ہیں اور ہر طریقہ زندگی لوگوں کو سکھلاتے ہیں

مورکھ لوگ ہیں جو بے عمل ہو کر صرف باتیں بناتے ہیں۔ جب تک بلند خیالی نہ آوے تب تک کوئی کام بھی سر انجام نہیں ہو سکتا ہے۔ ویدانت کے کئی پہلو ہیں۔ آخر او سخفا کسی خوش نصیب کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ بھگتی۔ نشکام کرم اور نہچلتا۔ گیان کی حالتیں ہیں جو کرنی والے ہیں ان کو حاصل ہوتی ہے۔ زیادہ دقت نہیں جو ویدانت کو اپاہج کہتے ہیں۔ ان کو ویدانت کا پتہ ہی نہیں ہے اور جو کتھنی ویدانتی ہیں وہ نہ دین کے نہ دنیا کے۔ وہ پاکھنڈی ہیں۔ وہ ہی تباہی کا باعث ہیں۔ ویدانت کا کیف رکسی کو ہی ہے۔ ویدانت کا انگ بھگتی ہے اور بھگتی کا انگ نشکام کرم ہے۔ نشکام کرم وچار سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ پہلے ملے جلے ہیں۔ اس واسطے سب اوصاف حل ہونے سے ویدانت کی اصلیت سمجھ سکتا ہے۔

پرشن نمبر ۳۲ :۔ مہاراج جی بھوت کس کو کہتے ہیں!

اتر : پریمی! بھوت پریت۔ دیوتا چنڈال وغیرہ وغیرہ کے نام یہ سب انسان کے کرموں کے انوسار گنی پرشوں نے رکھے ہیں۔ کرم کرنے کر کے جو انسان کا سروپ بنتا ہے دوسرے لفظوں میں جیسا جیسا کرم انسان اپنے جیون میں دھارن کرتا ہے۔ ان کرموں سے اتین سنسکاروں دوارہ ویسا ہی گیان چت میں لے کر سنسار میں وچرتا ہے جیسی جیسی جس پرش کی گیان حیثیت ہوتی ہے اسی کے انوسار اس کا سروپ ہوتا ہے۔ اس لئے بیان کرنے کی یہ ڈگریاں گنی پرشوں نے قائم کی ہوئی ہیں۔ تم نے بھوت کے بارے میں پوچھا ہے سو وچار سے ہین اور سوچ سے ہین پرش کو بھوت کہتے ہیں۔

پرشن ۳۳ :۔ مہاراج جی! بھوت پریت کے بارے میں آپ کا کیا وچار ہے؟

اُتر: پریمی! بھوت پریت کے بارے میں اس طرح ہے کہ بزرگوں کی کہانیاں ہی ہیں۔ بغیر پنچ بھوت یعنی تتوؤں کے کسی کا آج تک شریر نہیں بنا ہوا دکھائی دیا۔ یہ ایک سسٹم کی ڈگری ہے۔ اچھے کرم کرنے والے کو دیوتا کہا جاتا ہے۔ خراب کرم کرنے والے کو بھوت۔ پریت۔ چنڈال کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ فقیر بھی کئی درشنوں سے بیابانک جنگلوں۔ بیابانوں۔ شمشانوں میں سماں کاٹتے آرہے ہیں اپنے من کے کھوٹے سنکلپ ہی جیو کے واسطے حیرانی و پریشانی کا باعث بنتے چلے آتے ہیں۔ باقی تم اپنی اُنتی کا وچار کرو۔

پرشن نمبر ۳۲۲:۔ مہاراج جی! بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ وہ رُوحوں کو بلاتے ہیں اور ان سے باتیں کرتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

اُتر:۔ رُوحوں کو کس نام سے بلاتے ہیں۔ نام تو صرف اس پانچ بھوتک شریر کا ہے رُوح یعنی آتما کا کوئی نام نہیں۔ جب شریر ہی نہ رہا تو پھر آتما یعنی رُوح کو کس نام سے بلایا جا سکتا ہے جبکہ جیو کا نہ تو پہلا شریر رہا اور نہ ہی نام۔ اس لئے روحوں کو بلانا اور ان سے باتیں کرنا۔ یہ ایک قسم کا ڈھونگ ہی رچا ہوا ہے صرف اپنے پیٹ پالنے کی خاطر چتر بُدھی لوگ دوسرے سادھارن جیوؤں کو دھوکے دے رہے ہیں۔ واستو میں کچھ بھی نہیں ہے۔

پرشن نمبر ۳۲۳:۔ مہاراج جی! جن۔ بھوت۔ چڑیل اور جادو منتر۔ تعویذ وغیرہ یہ کیا ہیں؟

اُتر:۔ یہ سب اپنے من کی کلپنا ہے۔ واستو میں نہ کوئی جن ہے۔ نہ بھوت پریت اپنے من کی کلپناؤں کے ہی روپ ہیں یعنی جیو کے من میں جیسی جیسی کلپنا جس سمے اُتپن ہوئی فوراً اُسی کا عکس یعنی روپ پرگٹ ہو کر سامنے آگیا۔ یہ ہی روپ یا شکلیں ہیں جن کو بھوت یا پریت کہا گیا ہے۔ یہ روپ ہی بعد میں جیو کے لئے

دُکھ کا کارن ہو جاتے ہیں۔ یہ سب مام ماتر ہی ہیں۔ اصل میں نہ کوئی اُن کی شکل ہے۔ نہ رُوپ اور نہ شریر۔

پرشن ۳۲۴:- مہاراج جی! پرلے کیا ہے؟

اُتر:- پریمی! سنکلپ سے رہت اوستھا پرلے ہے۔

## (۷۴) کمیونزم (سامیہ واد) کا ادھیاتمک اَرتھ

پرشن ۳۲۵:- مہاراج جی! سامیہ واد یعنی کمیونزم کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اُتر:- لال جی! سامیہ واد اگر ادھیاتمک کو ساتھ لئے ہوئے ہے تو ایشور کا ساکھیات سرُوپ ہے اور اگر خود غرضی کو ساتھ لئے ہوئے ہے تو موجودہ روشنی کا سرُوپ ہے جو شیطانیت کا دوسرا نام ہے۔ اصلی سامیہ واد یہ ہے کہ ہر پرانی اپنے سوبھاؤ اور عادت کا غلام ہے۔ بدھی شریر کے ہر ایک پرزے کی ہر سمے دیکھ بھال کر رہی ہے۔ اس شریر میں کتنے ہی کل اور پرزے ہیں ہر ایک کا کام الگ الگ ہے۔ یہ سب کے سب اس تین ہاتھ کے شریر کے حصے ضرور ہیں۔ سب اپنا اپنا کام جُدا جُدا روپ میں انجام دیتے ہیں۔ ہاتھ ہاتھ کا کام کرتا ہے۔ کان کان کا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر بُدھی کبھی بھی کسی پُرزے کے ساتھ غیر کا سا برتاؤ نہیں کرتی۔ اگر آنکھ میں تکلیف ہو گئی تو سب طرف سے بُدھی اپنی توجہ ہٹا کر آنکھ میں لگا دیتی ہے جب تک کہ آنکھ کو آرام نہ مل جائے۔ اسی طرح سے اور بھی شریر کا بیوپار جو اندریوں اور دیگر شریر کے اعضاؤں کے دوارہ (سامیہ نیا سے) سے چل رہا ہے بُدھی ہر ایک اعضاء کی ساکھشی ہو کر سب کا سمان رُوپ سے خیال کرتی ہے۔ اگر پیر چلنے کا کام کرتے ہیں اور دماغ

سوچنے کا کام کرتا ہے تو سوچنے والا دماغ یہ سوچنے لگے کہ میں اونچا ہوں۔
پاؤں نیچے ہیں تو بھی اس بات کو گوارہ نہیں کرتی۔ وہ پیر کی اور دماغ کی ایک
جیسی قدر کرتی ہے کیونکہ دونوں اعضاء اپنی اپنی جگہ پر بڑے ہیں۔ اسی
طرح سماج کے سروپ ہیں جو کہ اس جسم کی مانند رہی ہے اس میں سب
شریشٹھ ہی ہیں۔ راجہ کا کام ہے سب کو ان کی قابلیت کے مطابق کام دے
کر راج کا نظام ایک بہترین طریقے سے چلاوے۔ کوئی انش اپنے کام سے
بڑا اور چھوٹا نہیں ہوتا۔ اُن کی سمانتا ہر وقت قائم رہنی چاہیئے اور جس کی جو
ضرورت ہو وہ اس کو اس کی یوگیتا کے انوسار پورن ہونی چاہیئے۔ یہ اصلی
سامیہ واد کا سروپ ہے۔ غرض والا سامیہ واد ٹکاؤ نہیں ہوتا۔ کچھ عرصہ
چلنے کے بعد نشٹ ہو جاتا ہے۔ فرض والا سامیہ واد پرکرتی کا اپنا اصلی
سروپ ہے اور پرکرتی جیون کی پُشٹی کرتا ہے جو ہمیشہ سے چلتا آیا ہے۔

پرشن نمبر ۱۳۲ :- آج کل کے کمیونزم کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

اُتر:- صرف پیسے کی یا جائیداد کی تقسیم سے کمیونزم کا بنایا جانا ٹھیک نہیں
بلکہ سبھاؤ کو ایک جیسا بنانا ہی کمیونزم ہوگا۔ مساواتِ دولت، کمیونزم
نہیں بن سکتی بلکہ خیالات کو تبدیل کر کے مساوات پر لایا جاوے تب اصلی
کمیونزم بنے گا۔ اپنا سکھ دوسروں کے لئے تیاگ کریں۔ تو ہی
کمیونزم بنے گا۔ لوگوں کے خیالات درست کریں۔ صرف یکبودی سے ہی کام
نہیں چلتا ہے بلکہ عوام کے سبھاؤ کو درست کرنے سے کام چلتا ہے۔ آج
کا کمیونزم زیادہ سے زیادہ نصف صدی یعنی پچاس سال تک چل سکتا
ہے اس سے زیادہ نہیں کیونکہ اس کی جڑ نہیں ہے۔ دوسروں کے ارادوں
کو آپ نہیں بدل سکتے ہیں۔ جب اپنے خیالات کو تبدیل کریں۔

## (۴۸) گنگا ماتا کا واستوک سروپ، سمندر منتھن، گئو میدھ اور اشومیدھ یگیہ کا ارتھ

پرشن نمبر ۳۲۷ :- مہاراج جی! شاستروں میں گنگا ماتا کی بڑی مہما ہے۔ کرپا کر کے اس بارے میں سمجھانے کی کرپا کریں؟

اُتر :- پراتن رشیوں نے جس بات کا ذکر کیا ہے وہ ختم ہو گئی اب پیٹ کے سوارتھی لوگوں نے من گھڑت کہانیاں گھڑ گھڑ کے اپنا دھندا بنا رکھا ہے۔ لو سنو! اکپال روپی آکاش سے اتر کر سکھمن نالی کے دوارہ سارے شریر کو پرکاش کرنے والی شکتی کو گیان روپی بدھی دکھا گیہ (سروپ) جب اندر مکھ کرتی ہے۔ تب واسنا روپی تین شانت ہو کر اپناشی شبد کو پراپت ہو جاتی ہے۔ یہی آتم شبد کی دھارا گنگا کا سروپ ہے۔ اس میں اشنان کرنے سے مکتی پراپت ہوتی ہے۔ کر سکتے ہو تو کرو۔

پرشن نمبر ۳۲۸ :- مہاراج جی! راکششوں نے اور دیوتاؤں نے سمندر منتھن کر کے رتن نکالے تھے۔ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اُتر :- اے پریمی! یہ بھی وہی بات ہے پیٹ روپی سمندر کو پران، اپان روپی مدھانی سے منتھ کر گیان روپی رتن نکالتے ہیں۔ منش کے اندر دیو مئی اور آسری دونوں پرکار کی ورتیاں ہیں۔ اُن ہی کے دوارہ یہ سمندر متھا جاتا ہے۔

پرشن نمبر ۳۲۹ :- مہاراج جی! آپ کو پیاس لگتی ہی نہیں سنا ہے۔ آپ پانی پیتے ہی نہیں؟

اُتر:- تم جانتے ہو کہ شو جی مہاراج کی جٹا سے گنگا نکلتی دکھائی گئی ہے جو کسی کو ٹی جیوؤں کو ترپت کرتی رہتی ہے۔ کیا ان کے واسطے اتر مہا ہی گنگا پیاس نہیں بجھا سکتی؟

پرشن نمبر ۳۳۰ :- پہلے زمانہ میں گئو میدھ اور اشو میدھ یگیہ ہر انسان کر لیتا تھا اور اس کی بڑی مہما شاستروں میں بیان کی گئی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ راجہ کے سوائے گئو میدھ اور اشو میدھ یگیہ دوسرا کون کر سکتا ہے؟

اُتر:- پریمی! سب پاکھنڈ ہے۔ رشیوں کا جو اصل مطلب تھا اس کے ارتھ کا انرتھ کیا جا رہا ہے یگیہ کے مطلب تیاگ کے ہیں۔ گئو میدھ یگیہ کے اصلی ارتھ ہیں وشیوں کا تیاگ ارتھات اندریوں کا دمن کرنا۔ اشو میدھ یگیہ کے ارتھ ہیں پرانوں کو دمن کرنا۔

## (۴۹) متفرق سوال و جواب

پرشن ۳۳۱ :- ماس کھانے سے کون سی وشیش ہانی ہوتی ہے؟

اُتر:- پریمی! ماس کھانے سے بدھی جڑ ہو جاتی ہے۔ بدھی کی چیتنتا نشٹ ہو کر غصہ، کرودھ اور کرورتا کے بھاؤ اندر آ جاتے ہیں۔

پرشن ۳۳۲ :- مہاراج جی! آپ فوٹو وغیرہ کو کیوں پسند نہیں کرتے؟

اُتر:- پریمی! کسی کا اصلی سروپ اس کا اصلی وجود نہیں۔ وجود پانچ تتو کا

کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ تیرا سروپ تیری گیان نشٹھا ہے۔ تیرے عیادے ہیں۔
تیرے وچار ہیں۔ اس لئے جھوٹ چیزوں میں اپنے سروپ کا احساس کرنا
کتنی مور کھتائی ہے۔ جیسے کوئی اگر چور ہے تو اس کا شریر تو تمہارے
جیسا ہی ہے لیکن اس کی گیان نشٹھا میں اور وچاروں میں چور ہونے کے
گن اور خصلت براجمان ہے۔ اس لئے اُسے چور کا نام دیتے ہیں۔ اس
سے یہ صاف ہے کہ ہر ایک کا سروپ اس کے وچار اور اس کے بھاؤ
ہیں نہ کہ اس کا پانچ تتوں کا وجود جس کو تم تو لو لیتے ہو۔ یہ تولو تم کو
اصلیت سے ہٹا کر نقل کی طرف لے جاتی ہے:

پرشن ۳۳: مہاراج جی! اس وقت زمانے کی گردش
کے موافق گھور تمو گنی ورتی کے لوگ ہی چاروں طرف
نظر آتے ہیں۔ ان کے بیچ ایک سادھارن جگیاسو پرش
کو جس کا مرکز آتم تتو کی پراپتی ہے اور اس کا راستہ بھی
اُن لوگوں سے بالکل الگ تھلگ ہے کیسے طرح سے برتنا چاہیئے
حالانکہ دیکھا گیا ہے کہ قدرت کا یہ کیسا جس طرح اصول ہے
جو انسان جس طرح کا ہوتا ہے ویسی ہی سوسائٹی پیدا
کر دیتی ہے۔ پھر بھی اس وقت رجوگنی۔ تموگنی پردھان
پرشوں کے بیچ رہنا۔ ملنا جلنا اور بیوہار کرنا پڑتا ہے۔ کرپا کر
کے ذرا صاف کر کے فرمادیں وہ کیسے برتے اور
کیسے رہے؟

اُتر۔ لال جی! بڑی گہری بات تم نے پوچھی۔ یہ آسان سا طریقہ تم کو بتائیں گے
اگر عمل میں لے آئے تو سب آسان ہو جائیگا۔ تم کو چاہیئے کہ تمام طرح سے

ان کے بیچ میں رہو اور رہو پار گرد یعنی باہر سے تو ملا ہوا رہے پر اندر سے
اُن سے الگ تھلگ رہے یعنی ہلے ملے نہیں اور دیگر کام کاج میں یعنی انجان
سا بنا رہے اجلی کہے سمجھے تو یہ پتہ نہیں۔ جو سمجھیں ٹھیک کر لیں۔ وہ ہی بہتر
کر لیں۔ وہ ہی بہتر ہو گا اور زیادہ تر چپ رہے۔ اس چپ رہنے کر کے
سنساری لوگ تیرے سے ڈرنے لگیں گے۔ خوف کھا کر خود بخود الگ
ہو جاویں گے۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ تو اپنی آتمک اُنتی کرتا جا
ایک وقت آویگا تو اونچا اُٹھ جاویگا۔ تیرے ارد گرد کے لوگ دیکھتے رہ
جاویں گے اور آپ سے آپ تیرے آگے جھکیں گے اور تجھے مانیں گے

پرشن ۲۲۳ :- زمانہ کی گردش کا چکر کیسے چلتا ہے اور کیسے
اُس سے چھٹکارا پراپت ہوتا ہے؟

اُتّر :- زمانہ کی گردش کا چکر ہمیشہ اور ہر وقت چلتا رہتا ہے۔ فقیر ہمیشہ اس
گردش کو نگاہ میں رکھتے ہیں اور اس چکر سے آزاد رہتے ہیں مگر عام جیو
اس چکر میں آئے ہوئے جدو جہد میں لگے رہتے ہیں اور بعض دفعہ روحانیت
کی باتیں بھی سننا گوارا نہیں کرتے لیکن جب گردش کا چکر مصیبتوں میں
پھنساتا ہے اس وقت تو کسی گنی پرش فقیروں کی آواز سن کر نکلنے سے
نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس سے سبق حاصل کر کے ست مارگ
کی طرف راغب ہوتے ہیں اور اس کی تلاش کرتے ہیں۔ دنیا مصیبت
روپ ہے اس میں دُکھ ہی دُکھ ہے جس نے ایسا نہیں جانا وہ پشو ہے
اگر بہت پھیلاؤ حاصل کیا تو اُسے سمیٹنے کا بھی خطرہ اور پھیلاؤ کا بھی خطرہ
ہے۔ اس لیے زندگی میں کوئی اصول بنانا چاہیئے اور جیو اس اصول
کے مطابق وقت کرنا چاہیئے تاکہ دل کو اطمینان حاصل ہووے۔ جیو

کو پہلی قید کرتا پن یعنی اہنکار کی ہے اور دوسری کرم کی اور تیسری کرم
پھل کی۔ یہ بھی ہو ہیں روگ یعنی ترشنا کی بیماری جیو کو لگی ہوئی ہے
اگر کرم کو چھوڑتا ہے تو کرم پھل دوند سے چھوٹ نہیں ملتی۔ اگر کرم پھل
دوند کو چھوڑتا ہے تو کرتا پن یعنی اہنکار اور دوند۔ گھیرے کر دیتا ہے
اس لئے چکر سے نکل نہیں سکتا۔ مہا پرشوں نے اس چکر سے نکلنے کا
صحیح طریقہ بتلایا ہے کہ کرتا پن یعنی اہنکار کی جڑ میں کلہاڑا مارو یعنی آپا ہی
کو تیاگ اور ہونا نہ ہونا پرکھو آگیا پر چھوڑ۔ جب ایسا کرتے کرتے
بدھی نرمل ہو جاویگی تو ست تت میں لین ہو جاویگی۔ تب آپ سے پتہ
لگ جاویگا کہ آتما ست ہے اور سنسار مِتھیا ہے۔ ایسی انوبھوگتی کی
حالت کو گیان کہتے ہیں یعنی بدھی اس حالت میں ست اور است کا
پورن طرح انترا انوبھو کرتی ہے۔ ایسی استھتی والا گیانی اگر کسی وقت
وا لسنک اسنر کا۔ پ میں گرفتار بھی جاوے تو ایسا سمجھیں جیسے کہ ندی
کے کنارے کوئی پرش بیٹھا ہوا تپش لگنے پر ندی میں غوطہ لگا کر ٹھنڈک
پاتا ہے ایسی استھتی والا پرش اس محویت کی حالت میں غوطہ لگا کر
سنکلپ کی تپش سے ٹھنڈک حاصل کر لیتا ہے۔

جب بدھی آتم لوگ میں آرُوڑھ ہو کر اپنے آپ کو ست شُدھ میں
لین کر دیتی ہے اندر شریک وکاروں سے بالکل اسنگ ہو جاتی ہے اس
وقت کیول اپنا آپ ہی سرب جگت میں محیط دیکھتی ہے۔ ایسی اوستھا
کو ہی گیان استھتی کہا گیا ہے۔ ایسی اوستھا کو پراپت ہوئے ہوئے
یوگی جن کیول آنند سروپ میں ہی مگن رہتے ہیں۔ اُن میں سے خاص خاص
سنت پرشوں نے اس نزواس اوستھا کی چیتاونی سنسار کو دی ہے

نہیں تو ویسے تو گیان میں عام مہاپرش لولین ہی رہتے
ہیں۔ جن ست پرشوں نے ست تت کی چیتنائی دیو
لیے اُن ہی کو سنسارک روپ میں گرو، پیر، نبی اوتار
کہتے ہیں اور ان کے ہی اُپکار دوارہ تمام سنساری جیو اپنی اُنتی کرتے
آئے ہیں۔ یہ ہی سنسار کی لیلا ہے ہر ایک مانش کو ست پرشوں
کی ست چیتنا وی میں درڑھ وشواس ہونا چاہیے۔ تبھی مانسک
دوشوں سے نورتی حاصل کر کے ادھم سے ادھم گتی سے بھی ست پد
کو پراپت ہو سکتے ہیں۔ ایسا ست پرشارتھ دھارن کرنا ہر ایک مانش
کا پرم دھرم ہے۔

پرشن ۳۲۵ :- مہاراج جی! پُراتن کال سے ہمارے ہاں گیروا
رنگ کا کپڑا جو کوئی پہن لیتا ہے اس کو بڑی عزت اور
سنمان سے دیکھا جاتا ہے اس کے پرتی بڑی شردھا بھاؤ
اُتپن ہوتی ہے۔ تمام سادھو سماج نے گیروا رنگ اپنایا ہوا
ہے کیا آپ اس پر روشنی ڈال سکیں گے کہ بزرگوں نے اس گیروا
رنگ کو اس قدر کیوں پوترتا پردان کی؟ اس کے پیچھے کیا راز ہے؟

اُتر :- پریمی! گیروا رنگ سے رنگا ہوا کپڑا آگ کی لپٹوں کے رنگ کا ہوتا
ہے۔ بزرگوں سے اس کا مطلب یہ ہی ہوتا تھا جو انسان اس گیروا رنگ
کو دھارن کرے گا وہ آگ کی لپٹوں کی مانند ہی اپنی سب آسکتیوں کو
جلا کر پرکاشمان ہوگا۔ جیسے آگ میں جو چیز ڈال دی جاتی ہے وہ بھسم ہو
جاتی ہے اسی طرح اس انسان میں جو گیروا وستر پہنتا ہے۔ شریر سے
سمبندھت ہر طرح کی آسکتی و ممتا جل کر خاک ہو جاتی ہے اور وہ

آگ کی روشنی کی مانند چمک اٹھتا ہے اور پوتر ہو جاتا ہے۔ پرکرتی ہیں چار
پرکار کی آسکتیاں ہوتی ہیں۔ شریر آسکتی، یا ودھیہ پریوار آسکتی، دھن دولت مہاراج
مدور، دیش ودر۔ ان چاروں ودھوں سے جو عبور پا جاتا ہے وہ ہی بھگوا اپنانے
کا ادھیکاری ہے۔ اس کے علاوہ جو آج کل بھگوے کا سانگ بنا ہوا ہے۔
وہ تم ہی دیکھ لو اصلیت سے کتنی دور ہے بھگوے کے پیچھے جو شردھا
ہے وہ سب اس تیاگ کی ہی مہمان ہے۔ راتنا وچار کرتے ہوئے آپ نے
ہن لکھت شبد اچارن فرمایا:-

کبیر پیالہ پریم کا انتر لیا لگائے ؛ روم روم میں رم رہا اور امل کیا کھائے
چا کھا چاہے پریم رس راکھا چاہے مان ؛ ایک میان میں دو کھڑگ دیکھی سنی نہ کان
مالا تو کر میں پھرے اور جیبھ پھرے مکھ ماہیں ؛ منوا تو چہوں دس پھرے یہ تو سمرن ناہیں
اک رنگی بن کارنی اک رس سدا سمان ؛ کبھی پر بیہہ سروہ جو سوہی پریم پردھان
کہتا ہوں کہہ جات ہوں کہے بجاوت ڈھول ؛ سواس خالی جات ہے تین لوک کا مول
ایسے مہنگے مول کا ایک سواس جو جائے ؛ چودہ لوک نہ پٹ لہے کاہے دھور ملائے

کبیر کھڑا یا ہے کر کری پھٹن ہی کرت کلنک
یا کو ٹکڑا ڈال کے کرنے لیئے تیہ نشنگ

پرشن ۲۳۶ :- مہاراج جی! ماتاؤں کے کیا فرائض ہیں؟
اُتر :- پربھی! ان میں سادگی اور سیوا کا ہونا لازمی ہے۔ ان کو چاہیئے کہ
کھانا پکانے اور کھلانے کا انتظام نوکروں کے ہاتھ نہ دے کر اُسے خود کیا
کریں اور اپنی اولاد کے اخلاق کا خاص خیال رکھیں ؛
پرشن ۲۳۷ :- مہاراج جی! آپ نے اپنے ساتھ سدھانت ہیں

جو کہ "سمتا ولاس" اور "سمتا پرکاش" کے روپ میں پرگٹ کیا ہے۔ برہم چریہ کے بارے میں کہیں زور دے کر خاص طور پر کوئی پرسنگ اچارن نہیں فرمایا اور نہ ہی کوئی ہدایت اس بارے میں عطا فرمائی ہے؟

اُتر :- پریمی! سمتا کے پانچ بنیادی اصول سادگی، سیوا، ستیہ، ست سنگ اور ست سمرن وغیرہ اسی لئے بنائے گئے ہیں کہ اس کام وکار کا جو بڑا پربل ہے اور جس کا بدھی پر بڑا اثر ہے (من [illegible]) ہو جاوے۔ خالی برہمچریہ پالن کرو کہہ دینے سے کام نہیں چلتا۔ اس کے بچاؤ کے علاج تجویز کئے گئے ہیں۔ جن کے سیون سے بیماری اپنے آپ رفع ہو جاوے ×

پرشن نمبر ۳۳۸ :- مہاراج جی! کیا گرہستی آدمی برہمچاری رہ سکتا ہے جبکہ اس کی استری اس کے برعکس زیادہ وشے آچاری ہو؟

اُتر :- لال جی! خوب غور سے سمجھو۔ عورت کی بدھی کمزور ہوتی ہے اس لئے آدمی اگر مستقل ارادے کا ہو اور سدا چاری ہو تو اسے اپنے موافق بنا سکتا ہے اور سمجھا بجھا کر وویک دوارہ اس پر قابو پا سکتا ہے ×

پرشن نمبر ۳۳۹ :- نہیں مہاراج جی! آج کے موجودہ زمانے میں عورتیں ایسی نہیں ہیں۔ ماحول ان کے بالکل اُلٹ ہے استریاں پرشوں پر حاوی ہیں تو پھر کیا علاج کریں؟

اُتر :- پریمی! باہوش ہو کر سن۔ اس کے لئے پھر رام تیرتھ کی طرح چھوڑ دے اُسے، اور سوتنتر ہو جا اور کوئی علاج نہیں ×

پرشن نمبر ۳۴۰ :- مہاراج جی! کیا عورتوں کو گورو دھارن کرنا چاہیئے کہ نہیں؟

اُتر :- ویسے تو دُنیا ہی اندھیرے میں ہے مگر عورتوں میں اندھ وشواس زیادہ ہے ۔ گھر میں پتی کو دُودھ نہ ملے لیکن باہر سادھوؤں کی سیوا میں ضرور دودھ پہنچائیگی ۔ کسی دن ذرا دیر ہو گئی تو مہاتما بگڑ گئے ۔ بس پھر کیا ہے اُن کو خوش کرتے کے لئے اگلے دن دُودھ کے ساتھ پھل فروٹ بھی لائے گی ۔ عورت کا پہلا گورُو تو پتی ہے ۔ اِس واسطے پتی کو گورو جان کر اس کی سیوا کرے ۔

پرشن ۱۸۴ ( ایک دیوی کے پرشن ) استری کے شریر کے ساتھ کئی پرکار کے روگ قدرتی طور پہ لگے ہوئے ہیں دُکھ سُکھ سے شریر گُذرتا رہتا ہے ۔ کبھی ایک حالت اس کی نہیں رہی ۔ آپ بھی سنت سمرن کے بارے میں بار بار فرماتے ہیں اور بھی سنت مہاتما ہمارے کئی پنڈت لوگ بھی کہتے ہیں ۔ استری کا جولا بڑا اپوتر ہوتا ہے اُسے بھجن سمرن کرنے کا حق ہی نہیں ۔ بعض نے تو شودر اور استری کا درجہ ایک معیار کر دیا ہے ۔ کس طرح پرم پوتر ہو سکتا مِل سکتی ہے ؟

اُتر :- دیوی ! ہر ایک جیو کا شریر تین کال ہی اپوتر ہے ۔ اس کے اندر مل مُوتر ، ہڈی ۔ مانس ۔ رکت انیک طرح کی گندگی بھری پڑی ہے ۔ استری پُرش ، امیر غریب ۔ ذلدری ۔ بادشاہ فقیر سنت سب کا شریر ایک جیسا ہی پانچ تتووں کا بنا ہوا ہے ۔ بادشاہ کا سونے کا نہیں ۔ غریب کا شریر مٹی کا نہیں ۔ پون ۔ پانی ۔ بیشنتر دھرتی اور آکاش ان پانچ تتووں کے شریر بنے ہوئے ہیں ۔ سب کے انتر آتم رام براجمان ہے ۔ شریر تین کال اپوتر اور ناش ہونے والا ہے ۔ آتم سدا نِت سُت چت آنند رشدھ اناشی

ہے۔ اگیانتا دھرم نے ہی سب کو حیران پریشان کر رکھا ہے۔ اگیانتا دھرم سے خلاصی پانا ہر ایک جیو ماتر کا حق ہے۔ پشوؤں کو چھوڑ کر سب استری پرش کے لئے ست اُپدیش کے اپنانے کا حق ہے۔ شریر کی اپوترتا ست نام ندھیاسن ابھیاس وغیرہ سے بالکل جاتی رہتی ہے۔ جس حالت میں ہو ہر سمے مالک کا سمرن دھیان کر سکتی ہو۔

پرشن نمبر ۱۴۳: مہاراج جی! یہ ماسک دھرم کے دنوں میں اشنان وغیرہ نہیں کیا جاتا۔ اس حالت میں کیا کرنا چاہیئے؟

اُتر:۔ دیوی! کیول ہاتھ منہ دھو کر ہی اپنا نیم کر سکتے ہو۔ چاہے پاخانے میں بیٹھے ہوئے تب بھی من کو دھیان میں لگائے رکھو۔ بہت وہم کو چھوڑ دو۔ کیا ان دنوں میں روٹی وغیرہ نہیں کھاتے ہو۔ کون سا کام چھوڑ دیتی ہو۔ بلکی شریک کرموں۔ کھانے پکانے کے سمے ضروری صفائی رکھ کر کے لقایا کارج کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس شریر کو بہت کاموں سے بچا کر رکھنا چاہیئے۔ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ سمرن کیا کرو۔ باقی جو سمجھا دیا ہے اُسے یاد رکھو۔ اور کوئی وچار ہو تو کرو۔

پرشن نمبر ۱۴۴:۔ مہاراج جی! یہی وچار بار بار سنشہ پیدا کر رہا تھا۔

اُتر:۔ دیوی! بغیر ست سمرن کے سب ہی شودر ہیں۔ استری پُرش کا کوئی سوال نہیں۔ جو کرے سو پاوے۔ گارگی مندالسا۔ ستیہ۔ ساوتری ادبھی انیک استریوں نے ست سمرن کیا۔ ابھیاس دوارہ ہی اونچا پد پراپت کیا ہے استری کا جولا سیوا روپ ہے۔ بچپن سے لے کر آخری اوستھا تک سیوا میں لگی رہتی ہیں۔ ایک ہی بڑا نقص ان میں یہ ہوتا ہے۔ پرنندا میں خواہ مخواہ اپنا وقت ضائع کر دیتی ہیں۔ اگر دُکھ کر بیٹھ جاویں دیر تک بڑے بڑے سادھو

سنتوں کو پیچھے پھینک دیتی ہیں۔ ان کی بدھی ایشور ٹھیک رکھے۔ مریادہ میں ہی رہیں۔ بغیر ست سنگ۔ ست سمرن کے مریادہ میں ان کا رہنا بہت مشکل ہے۔ وہ ہی سنسار کی ماتا ہے جس نے سمرن سیوا۔ ست سنگ میں من چت دے رکھا ہے۔ ایشور ہی کرپا کریں استری ساکھیات مایا کا روپ ہوتی ہے۔ اس واسطے سنساری چنتا میں زیادہ لگی رہتی ہیں بچپن سے ماتا پتا کے تنگ سوبھاؤ دوارہ چت کے اندر رنگ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ اگلے دوسرے گھروں میں جا کر اپنے تنگ سوبھاؤ سے اپنے جیسا بنا لیتی ہیں۔ سب سے ساتھ نباہنی اپنے سوبھاؤ پر منحصر ہے ورنہ ساری عمر گندگی دھوتے دھوتے ہی گذار دیتی ہیں۔ بہت کم دیویوں کے اندر دھرم کے ساتھ پریتی ہوتی ہے اور سچ مارگ سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ویسے اس دیش میں کچھ دھرم میں استریوں کی زیادہ پرورتی ہے مگر سوارتھ کو پورا کرنے کے واسطے انیک طرح کے دھرم۔ پوجا نیم کرتی رہتی ہے۔ گوردوارہ۔ مندر۔ سادھو سنت فقیر جس جگہ جاوینگی کا سا کوئی نہ کوئی لے کر جاوینگی۔ اس واسطے کوئی ہی کروڑوں میں سے پرم سدھی کو پراپت ہوتی ہے۔ ترم نیل ضرور ہوتی ہیں۔ تھوڑا کسی نے لالچ دیا معجزہ دکھایا۔ ٹھگی جاتی ہیں۔ ہاں کسی کے چت کو دکھی نہیں کرنا چاہیئے۔ کچھ نہ کچھ سیوا کر دیتی ہیں۔

پرشن نمبر ۳۴۲ :- مہاراج جی! آپ استریوں کو زیادہ اُپدیش کیوں نہیں دیتے؟

اُتر :- بھگتی! تم کو پتہ نہیں۔ ان کے اندر سنساری موہ بہت زیادہ ہوتا ہے ورتی بڑی چنچل ہونے کے کارن ان سے کچھ نہیں بن سکتا۔ زیادہ تر تو سوارتھ پورا کرنے کے واسطے زیادہ سادھو سنتوں کے پاس پھرتی رہتی ہیں کبھی کسی سے اُپدیش لیا کبھی کسی سے۔ کوئی ہی دیوی ست مارگ کی متلاشی ہوتی ہے

ویسے ہی گھر کے جھنجھٹوں سے فراغت نہیں ملتی صبح سے لیکر رات سونے تک کام میں لگی رہتی ہیں
کوئی بیمار ہے کسی کو نہلانا ہے۔ دودھ لانا ہے۔ گھر کے سو جھنجھٹ ہوتے ہیں۔ شریفا
سیوا بھاؤ تو بہت ہوتا ہے۔ ان کو یہ مایا جال نہیں نکلنے دیتا۔ اتنی موہ استریوں کے
اندر ہوتا ہے۔ موہ کر کے سارا سنسار بڑھتا ہے۔ موہ وادی میں ست سورج کا
مادہ ذرا کمی پر ہوتا ہے۔ ذرا کوئی چمتکار دکھانے والا آیا۔ ادھر لگ گئی ستی ساوتری
انوسوئیا سیتا۔ مندالسا میراں جیسی زندگی تیاگ والی اور جیسے بڑھی والی دیویوں کا
کم ہے۔ پھر بھی ان دیویوں کے ست پرت نے ہی بڑے بڑے مہاں پرشوں کو
جنم دیا ہے۔

پرشن ۳۴۵ مہاراج جی! ان میں چنچلتا زیادہ کیوں ہوتی ہے جو مرد
کیوں زیادہ کامیاب ہوتے ہیں؟

اُتر:- پریمی! یہ چندرماں کا انش رکھتی ہیں۔ جس طرح چندرماں گھٹتا بڑھتا رہتا
ہے۔ ایسا ہی ان کا سوبھاؤ ہوتا ہے۔ پل میں تولہ پل میں ماشہ۔ سوبھاؤ کو نرمل
کرنے میں لگ جاویں تو سب سے آگے بڑھ سکتی ہیں۔ مدالسہ جیسی دیوی جو
عرب میں ہوئی ہے کس قدر اونچے استھتی والی تھی۔ جس ہٹھ پر کھڑی ہو جاویں
پورا کر دکھاتی ہیں۔ مرد کے اندر سورج کلا زیادہ ہوا کرتی ہے۔ چنچلتا بہت کم
وچار، وویک، ویراگ کے بل دوارہ کم کر لینے کا موقع ملتا ہے۔ مضبوط دل ہوتا ہے
جہاں مرضی ہو چلا جائے۔ استری کا چولا بھی نرگن چولا ہے۔ چھوٹی بدھی والا چھوٹا دل
بغیر کسی آسرے کے رہ نہیں سکتی۔ یہ قدرتی نقص بھی بڑھتی رنگا ڈال لینے میں
بڑھے ہوتے ہیں۔ ان کی نابھی میں کچھ وچار ہوتا ہے۔ دیکھو کسی طرف رہی
ہوتی ہیں۔ منہ سے کچھ کہہ رہی ہوتی ہیں۔ شیخ سعدی ایک مہان پرش ہوئے
ہیں۔ ایک دفعہ ان کی ماتا اور سعدی کے درمیان کچھ وچار چل رہا تھا عورتوں

کے بارے میں سعدی کہنے لگے۔ عورتوں کے اندر ۳۶۰ قسم کی چالاکیاں ہوتی ہیں۔ ست کو جھوٹ اور جھوٹ کو ست کر دکھاتے ہیں اول درجے کی ماہر ہوتی ہیں۔ مہاتما نے کہا۔ میرے اندر بھی تم نے اتنے ہی اوگن دیکھے ہیں۔ سعدی کہنے لگے۔ تو سعدی کی ماں ہے تیرے اندر ایک اوگن کم ہوگا۔ مطلب یہ کہ سوبھاوک طور پر ان کے اندر دھیرج سنتوش سیتل پنا۔ وشواس عاسنا کی ادھکتا۔ موہ۔ لالسا۔ لجیا۔ شرم۔ حیا بھی حد سے زیادہ ہوتا ہے لیکن جدھر ان کی بدھی ہو گئی انگاہ گئی نہیں۔ فنا ہی ہوتی نہیں۔ ان کی سنکلپ شکتی میں بڑی طاقت ہوتی ہے اور رہ کرنے کی ہمت بھی بڑی ہو سکتی ہیں۔ رونا اور ہنسنا ان کا پرش کو بھلاوے میں ایک پل میں ڈال دیتا ہے۔ جائز ناجائز کام کروا ڈالتی ہیں لیکن ست مارگ میں جن کا چت درڑھ ہو چکا ہے۔ بڑے ہی تپ تیاگ کے بعد پھر پرش کے چولے میں آکر پرم گتی کو پراپت کر پاتی ہیں۔ جب سے سنسار کی ستھاپنا ہوئی ہے۔ آج تک کوئی استری اوتار نہیں کہلا سکی۔ نہ ہی رشیوں منیوں سنتوں نے استری چولا میں کسی دیوی کو اوتار مانا ہے۔ چاہے سدھ اوستھا کو پراپت بھی ہو چکی ہوں پھر بھی تت گت ہونے کے واسطے چولا پراپت کر کے پورن میں مل کر پورن ہو جاتا ہے۔

پریمی! پربھو کی مایا بڑی گہن اور اسچرج ہے تم ابھی کسی چکر میں نہیں آئے۔ ایشور ہی اس موہنی مایا سے بچائے۔ مریادہ سے جب بھی باہر چلو گے کوئی نہ کوئی جھنجھٹ پڑ جائے گا۔ ایشور ہر ایک جیو ماتر کو حد کے اندر ہی رکھے۔

پرشن نمبر ۴۶۳:- مہاراج جی! پرشوں کی طرح استریوں کو بھی پاس آکر بیٹھنے اور سننشٹہ نورت کرنے کی آگیا ہونی چاہیئے؟

اُتر ۱۔ پربھو! تمام ست سنگ کے دن عام مائیوں کو آنے کی اجازت ہے اگر کوئی مائی اس دن کے علاوہ آنا چاہے تو اپنے پتی یا ستری سمبندھی کو ہمراہ لے کر آئے۔ ویسے مائیوں کو آنے کی اجازت نہیں۔ یہ مریادہ کیونکہ پرکرتی ہے ماستری مایا کا سروپ ہے۔ پرش تو جنگل میں بھی رہ سکتا ہے لیکن استری کے لئے کٹھن ہے اس کے پتن کا ہر وقت خطرہ ہے۔

پرشن نمبر ۳:۔ مہاراج جی! اس سمے بھارت کا نظام چھن بھن ہو رہا ہے۔ ابھی ابھی دیش آزاد ہوا ہے اور کرمچاری بجائے دیش کے ہت کے واسطے کچھ سوچیں اپنی جیبیں بھرنے لگ رہے ہیں اور بھرشٹاچار ہی پھیلتا جا رہا ہے۔ اس بارے میں کیا آپ کچھ روشنی ڈال سکیں گے کہ کیا کارن ہے؟

اُتر ۱۔ لال جی! بھارت کا نظام آگے آنے والے وقت میں ٹھیک ہونے والا نہیں ہے کیونکہ مان اور مایا سے پرے رہنے والے لوگ ہی راج نیتی ٹھیک چلا سکتے ہیں۔ راج ہمیشہ باعمل ودوان لوگوں پر چلتا ہے۔ اس وقت بے عمل لوگوں کا ٹولہ اکٹھا ہوا ہوا ہے۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ پرجا کا ہت کن کے عمل میں ہی کھڑا ہے۔ اس طرح کے لوگ محض سوارتھ بدھی لئے ہوئے ہی وچرتے ہیں۔ ان سے کچھ بنے گا نہیں۔ یہ سب بیج بیج بونے والے ہیں۔ اگر ودوان باعمل ہوں تو سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اگر بے عمل رہے تو سب کچھ ڈبانے والے ہی بنیں گے۔ ایسا ہی سمے بھارت میں ہو رہا ہے اب تم ہی سمجھو کہ کیسے راس پر آوے جس کی بنیاد ہی غلط ہو۔

پرشن نمبر ۴:۔ مہاراج جی! اس سمے بڑے دنوں کے بعد دیش آزاد ہوا ہے اور یہ بڑی خوش نصیبی ہے کہ اس وقت کی

راج ستّا دیش سیوکوں کے ہاتھ میں ہے جنھوں نے بڑی سے بڑی قربانی کر کے دیش کو آزاد کروایا ہے۔ آگے آنے والے وقت میں دیش کا نظام کیسے چلے گا؟

مہاراج جی! اس بارے میں آپ کوئی روشنی ڈالیں (۴ دسمبر ۱۹ء)

اُتر:- پریمی! یہ درست ہے کہ دیش بھگتوں نے بڑی قربانی کر کے دیش کو آزاد کروایا ہے لیکن دیش سیوا اور راج اچھیا دو متضاد حالتیں ہیں۔ راج اچھیا کا تعلق پرکرتی کے ساتھ ہے اور دیش سیوا ادھیاتمک وستو ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی ایک جگہ نہیں ٹک سکتیں۔ دیش سیوا کرنے والا کبھی بھی راج اچھیا کو دھارن کر کے راجہ نہیں بنے گا۔ اگر بنیگا تو وہ صحیح طرح کا نظام نہیں کر پائے گا۔ راج ٹھیک چلنے کے لئے چار باتیں بڑی ضروری ہیں۔ پہلی بات عورتوں کی آزادی صرف گھریلو اور سماجک ہو دے۔ اس کے علاوہ ادھک سوتنترتا ہونا ٹھیک نہیں ہے اگر اس سے زیادہ آزادی دی گئی تو اس کا اثر ان سے پیدا ہوئی اولاد پر پڑے گا۔ ایسی سنتان وہ پیدا نہیں کر سکیں گی جو نیک سیرت نیک عمل، کُل آچاری اور مستقل ارادے اور درڑھ رنشچے والی ہو۔ اس کے الٹ جب زیادہ آزادی عورتوں کو دی جاویگی تو وہ بھرشٹ، لمپٹ اور ندآچاری سنتان دیش میں پیدا کرینگی۔ اس سے دیش کی راج ستا کا ناش ہو جاویگا۔ جب آگے کی نسل ہی ٹھیک نہیں ہوویگی تو راج کیسے ٹھیک چلے گا یعنی راج ہمیشہ پرجا کے اپنے وچار دل کی ایکتا پر چلتا ہے۔ اس طرح کی سنتان جو بھرشٹ، لمپٹ اور دُراچاری ہوگی وہ کبھی بھی ایکتا کا سنگٹھن دھارن نہیں کریگی۔ دوسری بات راج کی طرف سے دھن کی ٹکسال مناسبت میں ہونی چاہیئے یعنی یہ بات سوچ وچار کر کے مناسبت کے طریقہ سے ٹکسال جاری ہو کہ ضروریات کی چیزیں مہنگی نہ ہونے پاویں۔ لوگوں کی ضرورت کی سامگری مناسب داموں میں ہی پراپت ہونی چاہیئے۔ تیسری بات یہ ہے کہ دھن کا بٹوارہ

راج کی طرف سے ایسا سمتا ہیں ہونا چاہیئے کہ زیادہ امیر بھی نہ لوگ ہونے پاویں اور عزت بھی زیادہ نہ ہو۔ یعنی راج کی طرف سے ایسی گہری غور نال پروگرام بننا چاہیئے امیر اور غریب کے بیچ کا فرق ایک دم ختم ہو جاتا ہے۔ چوتھا۔ راج کے کرمچاری عالم۔ عامل اور حلیم ہونے چاہیئیں۔ نرکپھتا اور تیاگ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہونا چاہیئے۔ تب جا کر راج ٹھیک چلا کرتا ہے۔ ان فیقروں کی کون سنتا ہے۔ اِس وقت دیش میں من مانی کا راج چل رہا ہے۔ اب تم ہی سمجھ لو کہ آگے جا کر کیا ہوگا۔

پرشن ۳۴۹ :- مہاراج جی! کیا دھرم اور راج نیتی ایک جگہ رہ سکتے ہیں؟

اُتر:- پریمی! دھرم اور راج نیتی ایک دوسرے سے جدا نہ سمجھو لیکن رواجک دھرم جو آج کا دھرم بنا ہوا ہے اور شیطانیت جو آج کی راج نیتی بنی ہوئی ہے ایک نہیں ہو سکتے۔ نہ ہی اصل راج نیتی کے ساتھ رواجک دھرم کا کوئی تعلق ہے۔ رواجک دھرم وہ ہی باتیں ہیں جو کسی طرح کے شخصیت، ادارے گروہ کے رہن سہن۔ ریتی رسم رواج۔ پوشاک۔ کھان پین اور ملکی اخلاق پر مبنی ہیں جیسے کہ کیا گھر جانا خاص طریقہ سے پرماتما کی عبادت کرنی۔ نمازیں پڑھنا۔ روزے رکھنا۔ چوٹی رکھنا جینیؤ دھارن کرنا۔ تلک لگانا۔ کڑا۔ کچھا۔ کنگھا۔ کرپان دھارن کرنا وغیرہ وغیرہ سب رواجک دھرم ہیں! ان کا اصلی دھرم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دھرم کا تعلق اصل میں شانتی نال (کے ساتھ) ہے۔ اصلی دھرم اور صحیح راج نیتی ایک ہی چیز ہے اس میں کسی بھی مذہب و ملت کو دخل نہیں ہے۔ وہ انسانیت کا جزو ہے اور انسانیت کو پرگٹ کرنے والی اور پھیلانے والی نیتی ہے، تمام جیووں کے دکھوں کو دور کر کے ان کو راحت پہنچانی اور سارے وشو کو ایک کنبہ پریوار کے سمان جان کر ہر ایک سے دلی پریم کرنا۔ اپنے سوارتھوں کو تیاگ کر ہر وقت دوسروں کی

بھلائی چاہتی - یہ سب دھرم اور راج نیتی کے ایک ہی سروپ ہیں آ جاتے ہیں۔
اس طرح کی راج نیتی جب نیائی راجہ لوگ رائج کرتے ہیں تو تمام سنسار میں امن
اور چین پھیل جاتا ہے

پرشن نمبر ۳۵۰ :- مہاراج جی! جس سے سماج کا سدھار ہو سکے اس کے
لئے سُدھارک کو کیا احتیاط برتنی چاہیئے ؟

اُتر :- پریمی! کسی بھی نیتی کا اگر سدھار کرنا ہو تو کھنڈن کرنے سے پہلے اس کا
منڈن ہونا چاہیئے - یہ ہے کہ کسی بھی راج نیتی کو کاٹنے سے پہلے دیکھئے کہ وہ
کس اصول کی بنیاد پر کھڑی ہے - پھر اس کے بعد اسی اصول کا ہی آسرہ لے
کر بتلا دے کہ جس رہنما نے یہ نیتی رائج کی تھی جس کو تم اس شکل میں پالن کر
رہے ہو اصلیت میں اس کا کیا مطلب تھا - یہ بات اس بزرگ کے بتائے
ہوئے لفظوں میں پبلک کے سامنے رکھنی چاہیئے تب پبلک اسے سمجھے گی -
اور تمہاری تبدیل ہو گی - ہمارے دیش میں رشی دیانند نے کھنڈن تو کیا لیکن
منڈن ان سے نہ ہو سکا - جو کہ آخر میں نقصان دینے والا تھا -

پرشن نمبر ۳۵۱ :- مہاراج جی! جس شہر میں ہم نے بہت سا زمانہ
زندگی کا سُکھ سے گذارہ ہے - کیا اس شہر میں
مُصیبت آنے پر بھاگ جانا اخلاقی جُرم
نہیں - عمر کے لحاظ سے یا صحت کی وجہ سے
اگر ایک انسان شہر میں رہ کر اس کی حفاظت میں پورا حصہ نہیں لے سکتا
پھر بھی صرف شہر میں حاضر رہ کر لوگوں کو ڈھارس دینا ہی سیوا نہیں ؟

اُتر :- پریمی جی! عاشق کا فرض ہے کہ جس جگہ سب جیون آرام سے گذارہ
ہو وے اس کی یتھا شکت حفاظت کرے اور جو جیو ہمسایہ کے روپ

میں ابھرتیں ان کی ہر طریقہ سے سیوا کرے تب ہی جیون استفتی شکھ روپ ہوتی ہے۔ اگر چار و ناچار ہر طرف سے مجبوری ہو جاوے تو اپنے مست کو چرن کی حفاظت کے واسطے آشرم چھوڑ دینا کوئی دوش نہیں ؛

پرشن ۳۵۲ : مہاراج جی! دیوالی کیسے منائی جاوے ؟

اُتر : پریمی! روپیہ لو اور جاکر خوب جوا کھیلو۔ ہاتھ سچے کرو۔

پرشن ۳۵۳ : مہاراج جی! ست پرش تو جوا کھیلنے سے منع کرتے ہیں۔ آپ فرما رہے ہیں۔ جوا کھیلو۔

اُتر : پریمی جی! ایسا جوا کھیلو جو سکھدائی ہو یعنی روپیہ لو۔ بازار سے چاول دال اتیادی چیزیں خریدو اور پکا کر غریبوں کو کھلاؤ۔ اُن کی بھوک دور کرو۔ ایسا کرنے سے تمہارے انتہ کرن پوتر ہوں گے۔ تمہارا پریوار پوتر ہو گا اور اُن کا جیون بھی پوتر ہو گا۔ اس لئے ایسا جوا کھیلو۔

پرشن ۳۵۴ : مہاراج جی! ایسے کون سے سادھن (طریقے) ہیں جس سے انسان کارج میں لگ کر کامیاب ہو جاتا ہے۔ جو اپنے وہ کارج کسی طرح کا کیوں نہ ہو۔ مزاجی ہو یا حقیقی ؟

اُتر : پریمی! کسی بھی اوستھا کو پراپت کرنے کا پہلے نشچہ ہونا چاہیئے اور نشچے پکا ہونا چاہیئے۔ پھر اس کے لئے یتن کرنا چاہیئے اور پھر کامیابی کے لئے یتھارتھ یتن کرنا چاہیئے تب کہیں نتیجہ ٹھیک نکلتا ہے۔ نشچہ کرنے کے معنی ہیں کہ جس کارج کو ہاتھ میں لینا ہے اس کو پہلے اچھی طرح سے سمجھ لو۔ اس کی اونچ نیچ اور اپنی شکتی کا پورا پورا جائزہ لے لو۔ اس کے بعد یتن کرنا شروع کرو۔ کسی کام کو پورا کرنے کے لئے یتن کرنا ایسا ہے جیسے یہ نشچے کرے کہ یہ کام دس بجے تک ختم کرنا ہے لیکن وہ چار بجے تک ختم نہیں ہو پایا۔ ایسے یتن کو یتھارتھ یتن

نہیں کہتے۔ اِس واسطے بزرگوں نے ابھیاس، تھرتیں، ارادہ ہی پورنکی کامیابی حاصل ہونے کی بات کہی ہے۔ جب ابھیاس، تھرتیں ہوتا ہے تو دس بجے سے پہلے ہی کام ختم ہو جاتا ہے کہ سوارتھ یا پرمارتھ میں کارج کرنے والے انسان کو اپنے سامنے ایک لاکش رکھنا چاہیئے۔ اِس لاکش کے وشئی بھوت ہو اُنش کام کو پورا کرنے میں جٹ جاتا ہے اور اس کو پورا کر کے ہی چھوڑتا ہے۔ یہ بُدھی من اور اندریوں کے ساتھ پھنس کر اپنے آپ کی گھاتک بنی ہوئی اہنکار کی نیند میں چل رہی ہے اور اِس دُنیا میں پھنسی ہوئی رہے۔ ساہوش بدھی دھارن کر کے اس بیماری کو سمجھنا اور جاگرت ہو کر اِس بیماری سے چھٹی پانے کا یتن کرنا ہی ایک ماتر منش جیون کا لکش ہے۔

پرشن ۳۵۵ :- مہاراج جی! کسی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے کیا کسی بات کی خاص ضرورت پڑتی ہے؟

اُتر:- پریمی! وہ ہے مستقل ارادہ۔ جس کے بغیر تم کسی کام میں کامیاب نہ ہو سکو گے۔

پرشن ۳۵۶ :- مہاراج جی! یہ مستقل ارادہ پکا کیسے ہو؟

اُتر:- لال جی! یا تو گورو کا بھئے ہو یا ایشور کا بھئے ہو۔ تب ہی ارادہ پکا (مستقل) ہو سکے گا۔

پرشن ۳۵۷ :- مہاراج جی! ذرا کھول کر کرپا کریں؟

اُتر:- پریمی! بھئے کر کے تمہارے اندر نمرتا آویگی۔ جس کا بھئے کیا جاویگا اس کے لئے آپ آدر کا برتاؤ کرو گے۔ پھر وہ کرپا کرے گا تب تمہارے اندر اس کے لئے شردھا پیدا ہو گی اور تمہارا کلیان ہو گا۔ پھر یہ حالت آ دے گی۔

ں بھے کا ہو کو ڈرے نہیں - نہیں بھے مانت آن
کہو نانک سن رے منال - گیانی تا ہے بکھان

محمد صاحب فرماتے ہیں دنیا کو اگر جیتنا ہے تو صبر اور لیس سے جیتو۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی کچھ بھی کہے لیکن ضبط دھارن کرنی چاہیئے اور چپ رہنا چاہیئے۔ من میں دھیرج اور صبر دھارن کرنا چاہیئے لیکن اپنے ارادے کا پکا ہونا چاہیئے اور ساتھ ساتھ پریم دینا اور حلیمی کو اپنے اندر جگہ دینی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے لوگ تم سے گھبرانے لگیں گے۔ تمہارا راستہ صاف ہو جاوے گا ں

جنم مرن تل نہیں دکھ میتا ترشنا تل نہیں تاپ
امتی چلے یہ جیوڑا دھار مایا سنتاپ

ارب کھرب دھن ہووے پراپت راج اندر جو پائی
چار جگاں جو دسم بھوگے تو بھی نہ من ترپتائی

درشیہ مان سنسار یہ پل پل روپ وٹائے
تاں کے اندر من کو لاوے انت مورکھ پچھتائے

جس کا آدی سو انت بسماوے تاں سو گینی وچارو
کون وستو ہے شانتی کھوج کرو سنت ساد و

ایک بیتن جیون میں کئے ساگر پوریاں تاہے
جیتے جتن کئے گئی واتے تینے ہی پائے سنتاپے

پانچ تت کا مندر ساچا پر آدھار سمائی
ایسی شکتی کھوج گئی نانے جس یہ کھیل رچائی

اسَت وستو کو جو ہر جیو یے نِت ست رُوپ ہا وئے
اُس وستو کو کھوج گنی دا نے سو ہی ست رُوپ کہلائے
مِل سادھ سنگت یہ گرنہ پایا۔ ہر یا تم ہی دانا رو
ہر ِ جیاں کو نِت ہر جیوے پر کھیدا تا ہر جن ہارو
جیوں جیوں ہم بھ آ گیا بوُجھے کرتا پن دھیہ نا سے
اکرت روپ کی رسنا چا کھے تیوں تیوں پا وے پدا نباشے
مرنک دیہی سے جیون پایا ستگورو کے پرتا پے
جنم مرن کا مِٹا اندھیرا پایا رُوپ پرسافے
وست اگوچر اتنر پائی منواں نیچل ہو ہوُ
سنگت پورن پور سمایا۔ اب کچھ جان لوگ نہ رہیوُ

پرشن ۳۵۸ مہاراج جی! کہتے ہیں۔ سپنے میں مرے ہوئے کے درشن کرنا ہانی کارک ہے۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ کیا ایسا ہونا دُرست ہے؟

اُتر: پریمی! یہ سب اپنے من کی کلپنا ہے۔ مرے ہوئے کا شریر تو اس جگہ بھسم ہو گیا اور جیوا اپنی واسنا انوسار خبر نہیں کس قالب میں بچر رہا ہے اور اس جگہ جو سپن درشن ہیں یہ محض اپنے من کا سنکلپ ہے۔ اچھی طرح سے وچار کر لیو ہیں۔ ایشور ست بدھی دیوے ۔

پرشن ۳۵۹ :- مہاراج جی! روزانہ ہی صبح ست سنگ میں سادھ کی سیوا۔ ستیہ۔ ست سنگ اور ست سمرن پر وچار سنتے ہیں۔ چت میں بات بیٹھتی کیوں نہیں۔ سنے پر سب گیان دھیان بھول جاتا ہے؟

اُتر:- پریمی! جس نے اپنے پاپوں کو چھوڑنے کی کوشش کی یعنی ست عتن شروع کر دیا وہ تو ضروری کچھ نہ کچھ کر پاوے گا جو خالی سُنتا ہی رہتا ہے کبھی سادھن اصول کو دھارن نہیں کرتا۔ اُس نے کیا پراپت کرنا ہے۔ ست پُرش وشواس بخشتے ہیں جن کو پربھو چرنوں میں وشواس ہے اور ہر دے سے دوسروں کا دُکھ ہرنے والا ہے۔ تن۔ من۔ دھن کر کے اور آخری اوستھا شریر چھوڑنے کے وقت کو یاد میں رکھتا ہے۔ نت ہی ایشور آگیا میں استھر رہتا ہے۔ نرمان چت سے سرب کی سیوا کا بھاؤ من میں بنائے رکھتا ہے وہ ہی جگیاسو کھوٹے کرموں کو۔ اچھے کرموں کو وچارتا ہُوا ہر سمے ست کرم کرنے میں لگ جاتا ہے۔ موہ مایا میں پھنسے ہوئے جیو بھول جاتے ہیں۔ ہر سمے یہ ہی پرارتھنا کیا کرو۔ پربھو سوبدھی دے تاکہ نت بیری مہماں کا وچار کرتے ہوئے جیون یاترا ویتیت کر سکیں اور ناشوان سنسار میں آنے کا پھار تھ لابھ پراپت کر پائیں۔ یا تی پریمی! کسی اُستاد پیر کی سکھیا دوارہ ہی من اچھے بھاؤں کو پکڑ سکتا ہے:

پرشن نمبر ۳۶ :- دان کرتے سمے کس طرح دیکھا جائے کہ یہ پاتر ہے یا اپاتر یا سُپاتر؟

اُتر:- پریمی! جس طرح تم محنت سے دھن کماتے ہو اور پھر اُسے بہت شردھا اور پریم سے مستحق جیوؤں تک پہنچانا ٹھیک رہتا ہے اسی طرح دان کرتے وقت اچھی طرح جانچ کر لینی چاہیئے کوشش کرنے پر حقدار مل جاتا ہے دان کرتے وقت کبھی یہ کامنا کا منا من میں نہیں رکھنی چاہیئے۔ نشکام من سے دان پن کرنا ہی ٹھیک رہتا ہے۔ دان ایسی جگہ کرو۔ جو تمہارے دیئے ہوئے کا کبھی کوئی بدلہ نہ چکا سکے۔ اِس کے ساتھ ساتھ من میں کبھی ایسا وچار نہ اٹھے کہ میں بڑا

ذاتی ہوں نہ بہنے والے کو چاہیئے دیکھ "ایشور ہری آگیا پورن ہوئی" ایسا کہا وہ بنا لیے سرلشٹ دان ستو گنی۔ سدا چاری پنڈت گورو آچاریہ کی سیوا کرنے ہیں۔ وہ بن سکتا ہے۔

پرشن نمبر ۳۶۱ (ایک مسلمان پریمی کا سوال) بندہ کمال کو کب تک پہنچ جاتا ہے؟

اُتر: اے پریمی! جب بندہ اپنے عیبوں کو، غلطیوں کو اچھی طرح پہچان لیتا ہے اور اپنا رُخ ہر طرف سے ہٹا کر ذات اعلےٰ کی طرف موڑ لیتا ہے۔ دنیا کی طرف سے توجہ کو ہٹانا ہی اصلی خدا کے پیاروں کا کام ہے۔ اس کے بغیر سچائی کے راستہ میں اپنے آپ کو چلانا مشکل رہے گا؛

پرشن نمبر ۳۶۲: مولویوں اور پنڈتوں نے اپنا ہر جگہ اندھکار پھیلا رکھا ہے۔ واقعی بغیر مرشد کے دل کا وہم و گمان دور نہیں ہو پاتا؟

اُتر: سے بلھے نوں شاہ عنایت ملیا پائی رمز حقانی ہو،

جب سے دنیا کا سلسلہ شروع ہوا ہے بغیر مرشد کے کوئی بھی کام کی رمز کسی نے نہیں سمجھی۔ سب بات نقطہ کی ہے نقطہ سمجھ میں آجاوے تو نشمنزل کو پالیتا ہے۔ نقطے میں ساری خدائی ہے اور نقطہ نیچے چلا جائے تو جدائی ہو جاتی ہے۔ اس لئے دل کو عارفوں کی صحبت میں لگائے رکھا کرو۔ اُن کے جو لے علےٰ الحکم ہیں انہیں ماننا ہی اُن کی سنگت کرنا ہے۔ نہ کوئی کسی کے ساتھ آیا ہے نہ کوئی کسی کے ساتھ سدا رہ سکتا ہے۔ دو گھڑی کا میل جو قدرت کی طرف سے بن رہا ہے اس سے فائدہ اُٹھانا ہی گورمکھوں کا کام ہے۔

پرشن ۳۶۳: میرے آقا میرے مرشد! کیا روح طالب ہے وجود کی یا وجود طالب ہے روح کا؟

اُتر: پریمی جی! سوال تمہارا بجا ہے۔ روح خود متلاشی جسم ہے کیونکہ روح

کا بغیر جسم یعنی وجود کے رہنا ناممکنات میں ہے۔ شاید یہ جواب تمہاری ضمیر کے خلاف پڑتا ہو۔ کیوں؟

پرشن نمبر ۳۶۳:۔ درست بات کو ضمیر کبھی تسلیم کر لیتی ہے لیکن یہ آواگون کا مسئلہ کیا ہے۔ سمجھ میں نہیں پڑتا جب تک اسے پریکٹیکل نہ سمجھایا جائے؟

اُتر:۔ تمہیں اسے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ یہ مسئلہ تمہاری عقیدت کے خلاف ہے۔

پرشن نمبر ۳۶۴:۔ سوامی جی! تحت الثرا کا کیا مطلب ہے؟

اُتر:۔ پاتال لوک کو کہتے ہیں

پرشن ۳۶۵:۔ پاک مرشد! سلطان الاذکار۔ شغل منیرا کیا ہیں؟ مولویوں سے پوچھتا رہتا ہوں۔ کچھ اچھی طرح سمجھاتے نہیں۔ ان سب قاعدوں کا ذکر سب متبرک کتابوں میں پڑھا ہے؟

اُتر:۔ پریمی: تم سمجھ تو قریباً سب رکھتے ہو۔ لیکن سب باتیں ایکدم سے تمہیں بتلائی نہیں جا سکتیں۔ امید ہے اس مسئلہ پر اچھی طرح وچار کر لینا۔ یہ تمہارے پاس ہی ہیں۔ راز کی باتیں آرام سے ہی سمجھنی چاہیئں۔ جو تمہارے دل میں شکوک ہوں رفع کر لینا کیونکہ تمہارے چت کے اندر نشہ نہیں رہنا چاہیئے تب کسی بات پر عمل کر سکو گے۔

پرشن نمبر ۳۶۶:۔ خدمت میں گذارش ہے کہ اگر میں نیک اعمال اختیار کر لوں اور اپنی زندگی کو با اصول بنا لوں تو پھر کیا عبادت کی ضرورت ہے؟

اُتر:۔ پریمی جی! بغیر عبادت کے تم اپنی زندگی با اصول بنا ہی نہیں سکتے اور نہ

ہی نیک اعمال بن سکتے ہو ۔ اگر تم بغیر عبادت یا ریاضت کے نیک اعمال بن جاؤ تو پھر کیا کہنے۔

پرشن نمبر ۳۶۸ :۔ سوامی جی! خدا کچھ ہے یا یوں ہی ڈھکوسلہ بازی ہے۔ اگر ہے تو کہاں ہے؟

اُتر :۔ پریمی جی ست

ہے کہوں تو ہے نہیں ۔ نہیں کہوں تو گار
ہے نہیں اسکے بیچ ہیں دیکھا سو رجنہار

پریمی جی! تیرے وجود کے اندر جو لاوجود شئے تجھے محسوس ہو رہی ہے ۔ وہی خدا، اللہ ، رام اور رحیم ہے ۔ تیرے اس خاکی مکان کے اندر وہ لامکان بیٹھا ہے جو تیری رگ رگ میں جیون کا سنچار کر رہا ہے اور پھر تیرے اس خاکی جسم کی فنا پر وہ لافانی طاقت کبھی فنا نہیں ہوتی ۔ اسی لافانی طاقت کو تیری روح رواں یعنی خدا کہا گیا ہے۔

پرشن نمبر ۳۶۹ :۔ سوامی جی! میں بہت خوش نصیب ہوں کہ مجھے آپ جیسے مرشد کی قدمبوسی حاصل ہوئی ہے ۔ اب آپ براہِ مہربانی میرے لیے دعا فرماویں کہ مجھے روشن ضمیری حاصل ہو۔

اُتر :۔ پریمی! جو تمہیں کلام بخشا گیا ہے یہ ہی اسم اعظم ہے ۔ اس کو چھپا کر رکھنا اسی اسم اعظم سے بڑے بڑے غوث ، قطب ، اولیا کے مرتبہ تک پہنچے ہیں ۔ اسی کی مدد سے روشن ضمیری ، الہام ، آسمانی بانگ ، قلبی ذکر ، کشف وغیرہ خود بخود حاصل ہو جاویں گے ۔ خالی دواؤں کے پھیر و سول پر مت رہو ۔ ریاضت کرو !!

پرشن نمبر ۳۷۰ :۔ سوامی جی میرا مستقبل کیسا ہوگا ۔ سنا ہے فقیروں کی دعا سے آفات بلائیں ٹل جاتی ہیں ؟

اُتر :۔ تمہارا مستقبل تمہارے اعمال پر منحصر ہے ۔ یہ خدائی حکم میں دخل نہیں دیتے ہمیشہ سب کا بھلا ہی چاہتے ہیں ۔ ہمت اور حوصلہ سے کام لو ۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ۔ راضی بہ رضا کے مسئلہ پر صابر و شاکر ہو اور عاقبت کا فکر کرو ۔ دنیاوی زندگی چند روزہ ہے ۔ دکھ و سکھ سے گذر جاوے گی ۔ جو تمہیں کلام بخشا گیا ہے اس پر یقین رکھتے ہوئے اپنی زندگی کا سدھار کرو [illegible]



(اشعار پت)